



UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_188543**

UNIVERSAL  
LIBRARY

900510

12724

U.12676

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

1957/12/26

12724

2 - AUG 2000

# Osmania University

Call No. 920510

Accession No. 14427

Author م >

U.12676

Title

دوالقدر درگاه قلی خان

This book should be returned <sup>موقع</sup> on or before the date last marked below.

2 - AUG 2000 [P. 2]



— (جملہ حقوق محفوظ ہیں) —

# میرح دیلی

— از —

نواب القدر درگاہ علی خان سالار جنگ اندور

— (مقدمہ) —

— از —

حکیم مظفر حسین

## تصاویر

- ( ۱ ) - نواب محمد یوسف علی خاں بہادر سالار جنگ
- ( ۲ ) - نواب نور محمد علی خاں -
- ( ۳ ) - نواب فی والقدر درگاہ قلیخاں سالار جنگ خاندوران -
- ( ۴ ) - منظر مقبرہ سالار جنگی -
- ( ۵ ) - مرقد نواب فی والقدر درگاہ قلی خاں سالار جنگ خاندوران -
- ( ۶ ) - منظر - باغ دلکشاد -
- ( ۷ ) - دروازہ جلوس خانہ قدیم -
- ( ۸ ) - نواب مومن الدولہ خان عالم امام قلیخاں سالار جنگ -
- ( ۹ ) - عاشور خانہ خان عالم -

# انتخاب

اللہ میں حضرت مغفرتاؤ نظام الملک آصفیاء اول طاب ثاب ب  
عازم دہلی ہوئے اس وقت خاندوران ذوالقدر نواب درگاہ قلی خاں  
سالار جنگ و نواب حیدر خاں شیر جنگ آپ کے ہر کا تھے۔

یتا لیف خان دوران نواب ذوالقدر کے ذوق سلیم اور اس عہد کی بہترین یادگار ہے  
ان دنوں مذکورہ بالا خاندانوں کے ارکان کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت مغفرتاؤ طاب ثاب کے عہد سے  
اس مبارک عہد عثمانی تک ہمیشہ عہدائے جلیلہ و مناصب فیہر سرفراز اور نہایت نیک نام  
و فاشاری و جان نشاری سے متصف ہے۔

نواب مختار الملک سالار جنگ اسی خاندان کے رکن رکن اور دولتی ہے  
کے بچے جان نشار تھے۔ جن کے گورہر شب چراغ عالیجناب نواب میر یوسف علی خان بہادر  
سالار جنگ دام اقبالہ (جو متذکرہ صدر خاندانوں کے فضائل و فوائد کے حقیقی وارث و حلالہ  
دو دمان ہیں) دولت علیہ آصفیہ کی کرسی مدار المہمانی پر زینت بخش رکھے ہیں۔

یہ متذکرہ بناسبت خاندانی موصوف ہی کے نام نامی سے معنون کرنے کی عزت  
حاصل کرتا ہوں۔

احسان فراوانی ہوگی اگر اس موقع پر میں اپنے سراپا غایت مجسم شفاق نواب غیاث جنگ در  
دام اقبالہ (خلف خان دوران نواب رکن الدولہ رکن الملک مغفور) کی اس ذوق علی و غنایت کا  
ذکر نہ کروں کہ موصوف ہی کے الطاف کی مانند سے خیر کو خان دوران نواب ذوالقدر کے متعلق مفید  
معلومات و عکس تصاویر وغیرہ کا ذخیرہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔

حکیم مظہر حسین آبادی





# فہرستِ مضمین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲	سفرِ دہلی	۰	انتساب
۱۳	خدمتِ داروغہ کی ہر کارہ پر سرِ فرازی	۰	نواب میر یوسف پٹان
۱۴	نادر گردی	۱	مقدمہ
۱۸	خاندورانِ نوابیۃ اللہ کی رفاقت و نفاذی	۱	دہلی بارہویں صدی ہجری میں
۲۰	حضرت معصومین کی نوابیۃ اللہ پر اعتماد	۲	دہلی اور اس کے بانیوں کے نام اور اس عہد کا مختصر خاکہ
۲۰	تالیفِ تذکرہ -	۴	نولف کا تعارف
۲۱	ایک تاریخی انتخاب	۵	نام و خطابات، تخلص اور اصنافِ ادبی و علمی و فنون
۲۱	شبابِ زندہ دلی	۶	خاندورانِ نوابیۃ اللہ کے آبا و اجداد
۲۱	ترتیبِ تذکرہ		خاندانِ علی خاں
۲۲	انشاء پر دہلی	۸	درگاہِ علی خاں اول
۲۳	حسنِ عقیدت	۹	نوروزِ علی خاں
۲۳	قدمِ شریفِ حضرت سرکوشان	۱۰	عکسِ نوروزِ علی خاں
۲۳	قدمِ مبارکِ حضرت علی	۱۱	خاندانِ علی خاں (۲)
۲۴	مزاراتِ درگاہِ ادویا	۱۱	عہدِ حضرت معصومین کی طاب
۲۵	نواب ذوالقدر کی پاکِ مشرقی	۱۱	خاندورانِ نوابیۃ اللہ درگاہِ علی خاں
۲۵	عرسِ حیدر نزل	۱۱	تاریخ و مقامِ ولادت
۲۶	بارہویں صدی کی خوش حالی اور زندگی	۱۱	تعلیم و تربیت
۲۶	خوش حالی کا دوسرا اوتار	۱۲	منصب و جاگیر

صفحہ ۲	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶	ادب ہندیب	۴۸	واضا منصب عطاء خزانہ
۲۷	شاہ سعادہ	۴۸	رنگنا تھر راؤ سے مقابلہ
۲۷	شاہ غلام محمد داؤل پورہ	۴۹	عہدہ خزانہ خزانہ
۲۹	روساؤ و نواب ذوالقدر کے ہم بزم اجا	۵۰	خاندوران نواب ذوالقدر کا خطا علیٰ انصیب
۲۹	اعظم خان		جلیلہ پسر فرزند ہونا
۲۹	نواب ذوالقدر کی راست گوئی	۵۱	اورنگ آباد میں جاری جلوس
۲۹	مرزا سنو	۵۲	حسن انتظام
۳۰	لطیف خان	۵۲	عکس مقبرہ سلاہنگی
۳۰	اس عہد کی وضع داری	۵۳	عسزل
۳۲	یازد ہسم میرن	۵۳	وفات
۳۳	سیر عرب	۵۳	عکس مرزا خاندوران نواب ذوالقدر
۳۳	کمل پورہ	۵۴	خاندوران کی لطیفہ گوئی و بذلہ سخن
۳۴	نگال کا نمید	۵۷	تایخ گوئی
۳۴	رینی ہبابت خان	۵۸	شاعری و بزم افزوی
۳۴	شعرائے معاصرین مرثیہ گو و ارباب طبع وغیرہ	۶۰	کلام فارسی
۳۸	نواب ذوالقدر کی موسیقی دانی	۶۱	کلام اردو (قصیدہ)
۳۹	دکن کو مراجعت	۶۲	شوق عمارات
۴۱	عہدہ نواب امیر الدولہ ناہر جنگ شہید	۶۲	عکس باغ و لکناؤ بزم دیوڑھی لاہر جنگ
۴۲	انقلاب و شہنشاہ اور باقیوں کی بہادری کا نشانہ	۶۵	عکس دروازہ جلو خانہ قدیم
۴۳	خاندوران کے باغی کی بہادری	۶۵	اولاد و اولاد
۴۳	خدمت کو توالی پسر فرزند	۶۶	عکس نواب خان عالم فرزند نواب گاجپنجاں
۴۶	عہدہ نواب امیر المملکت صلابت جنگ	۶۶	عکس عاشور حسن خان عالم
۴۸	خان دوران کی داروغہ کی غلطی پسر فرزند		نقل اسناد
	خان دوران نواب ذوالقدر کا صوبہ داری		سند نظام آباد پر وائی پسر سند کو توالی
	اورنگ آباد		سند و صوبہ سندھ کی ساز و دل و دلالت

# ۳ آفتاب از تذکره

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱	ذکر درویش سلوٰۃ خوانی	۱	ذکر تدم شریف
۲۲	میر سید محمد	۲	تدم گاہ حضرت علی علیہ السلام
۲۳	مجنون ناک شہری	۳	در گاہ قطب الاقطاب
۲۴	شاہ کمال	۵	مرقد سلطان الدین باری
۲۵	شاہ غلام محمد	۵	مرقد سلطان الشاہ معشوق الہی
۲۶	شاہ رحمت اللہ	۷	مزار نصیر الدین چرخ دہلی
۲۷	اعظم خاں	۸	مزار شاہ ترکمان بیابانی
۲۸	مرزا متو	۸	مرقد باقی باللہ
۲۸	لطیف خاں	۹	قبر شاہ حسن سولنا
۳۰	کیفیت مہنت	۹	قبر شاہ بایزید اللہ ہو
۳۳	یازد ہوسم میرن	۹	قبر شاہ عزیز اللہ
۳۴	دوازدم بربیع الاول در سمرقند	۱۰	قبر مرزا بیدل
۳۷	یزم آرائی خان زمان	۱۱	عرس خلد منزل
۳۸	ذکر کیفیت کل پورہ	۱۲	قبر میر شرف
۳۹	کیفیت ناگل	۱۳	ذکر میر کلچر میر شرف
۴۰	ذکر رینی جہا بت خاں	۱۴	کیفیت چوک سعد الدین خاں
۴۰	ذکر شعرا و	۱۷	چاندنی چوک
۴۰	مرزا جان حبائیان	۱۹	ذکر حافظ شاہ سعد اللہ
۴۲	معنی یا خاں	۱۹	شاہ غلام محمد داول پورہ
۴۳	شیخ علی حسنین	۲۰	شاہ محمد امیر
۴۴	سراج الدین خاں آرزو	۲۱	شاہ پانصد مٹی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸	غلام محمد	۴۵	میر محمد اسلم ثابت
۵۹	رحیم حسین و تانین	۴۶	ابراہیم عسلیخان راقم
۵۹	قاسم علی	۴۷	میر محمد اسلم مفتوح
۶۰	معین الدین قوال	۴۸	مرزا عبدالخالق وارستہ
۶۰	برہانی قوال	۴۸	گرامی
۶۱	برہانی امیر خانی	۴۹	مرزا ابوالحسن آگاہ
۶۱	رحیم خاں جہانی	۵۰	ذکر مرثیہ خواناں
۶۱	شجاعت خاں کلاوت	۵۰	پیر لطف علی
۶۱	ابراہیم خاں کلاوت	۵۱	مسکین حسنین بنگلین
۶۱	سواد خاں	۵۱	میر عبداللہ
۶۲	بوئے خاں	۵۲	شیخ سلطان
۶۲	گھانسی رام بکھاؤ جی	۵۳	میر ابو تراب
۶۲	حیدر خاں ڈھولک نواز	۵۳	مرزا ابراہیم
۶۳	تہسنا	۵۳	میر درویش حسین
۶۳	شہباز وحدے نواز	۵۴	جہانی حجام
۶۳	شاہ درویش سبوح نواز	۵۴	محمد نسیم
۶۳	نامیہ اشکم نواز	۵۵	ذکر ارباب طرب
۶۴	تقی بھگت باز	۵۵	نعمت خان مین نواز
۶۵	شاہ دانیال سرخی	۵۶	برادر نعمت خاں
۶۶	خواصی دانوٹھا	۵۷	تاج خاں قوال
۶۶	یاری نعت ال	۵۷	جانی ، غلام رسول
۶۷	معتوقہ ابوالحسن خاں	۵۸	باقر ظہورچی
۶۸	جسٹ قوال	۵۸	حسن خاں ربانی
۶۹	چیم خاں ، دولت خاں ، گیان خاں ، ہندو	۵۸	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۶	چک کمانی	۷۰	الہ بندی امرو
۶۶	کمالی کنکا	۷۰	رجی امرو
۷۷	زینت و بیجی	۷۰	میاں بیگنا امرو
۷۸	گلاب	۷۱	سلطانہ امرو
۷۸	رمضانی	۷۲	سرس رویہ امرو
۷۸	رحمان بانی	۷۳	نوربائی (رطوالف)
۷۹	پنابانی	۷۴	چینی
۸۰	کمال بانی	۷۵	اویگم
۸۰	ادما بانی	۷۵	پہنیاے نیل سوار
۸۱	پناوتو	۷۶	رام جینی

## صحت لاط

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح
۲	تلون	۲	متلون
۸	رائے اجازت	۱۰	رائے واجازت
۱۰	.	۶	طاہرہ پوکس خاندوران نواب ذوالقدر و نگاہ قلیا
۱۰	اضافہ کیا تھا	۱۶	اضافہ کیا تھا
۲۰	ہمراہ کتاب	۹	ہمراہ کتاب
۲۵	چنیس ہنگامہ	۱۳	دچنیس ہنگامہ
۳۲	د اصحاب غنچ و دلال میلے	۱۴	د اصحاب غنچ و دلال
۴۳	جمادی الاولی	۵	جمادی الاولیٰ
۴۶	زرہ	۱۴	زرہ
۴۶	کہ	۱۷	چو
۴۷	پوشن دار	۵	ہوشدار
۵۱	بروج	۱۵	بروج
۵۲	الغوزہ نوازی	۴	الغوزہ

صفحه ۵۲ غلط

۴ ۵۲

۱۰ ۵۳

فوزل  
خوابت که  
نواب میر یوسف علیخان

۳ ۲ ۳

۱۸ ۴

انتاب ۴

۱ ۹

۱۵ ۱۰

نقوال نادون ۸

۵ ۲

۳ ۳

۵ ۵

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

۳ ۶

صحیح

افزون

خوابت و

عکس نواب میر یوسف علیخان بهادر سال ۱۲۸۵ هجری قمری

رنگینه راؤ سے مقابلہ دہلی

ذکر ارباطرب

حیدر خان

آصفیہ ثانی

نواب تھورنگل شرف الدولہ

دول

مکارہ

بدستخط نواب میر یوسف علیخان بهادر سال ۱۲۸۵ هجری قمری

فوجدار فوج

مثنیٰ

بیمار

موجودات

اعلیٰ سوار

صمصام جنگ مرقوم

سہ و نیم آنہ از گزاشت

رسد و اب

بیاض

بیاض

ممنوع

منہا سوار

فوجدار فوج

خلافت راشدہ

اسناد

غلط

فوزل

خوابت کہ

نواب میر یوسف علیخان

رنگینه راؤ سے مقابلہ

ذکر ارباطرب

حیدر خان

آصفیہ ثانی

نواب رکن الدولہ

دول

مکار

بدستخط نواب میر یوسف علیخان

فوج دار فوج

مثنیٰ

بیمار

موجودات

اعلیٰ سوار

صمصام جنگ مرقوم

نیم آنہ از گزاشت

رسد و اب

بیاض

بیاض

ممنوع

منہا سوار

فوجدار فوج

خلافت راشدہ

اسناد

حصہ دین

۸

۱۰

۱۵

۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# دہلی

## بارہویں صدی ہجری میں

کوئی افسانہ نہیں تیرے فسانہ کی طرح  
سب ہی تیار خدین ٹھہیں سکیڑوں دفتریکھے

قلم و ہند میں دہلی ہی ایک ایسا مقام ہے جو فرماں روا یاں ہند کی  
شاہنشاہیوں کا صدر مرکز ہوتی رہی اور وقتاً فوقتاً مختلف زمانوں میں اپنے  
بانیوں کے نام کی مناسبت سے اس کے نام بھی مختلف مثلاً ہستنا پور، اندپرست،  
دلیپ نگر، تغلق آباد، دہلو، شاہجہاں آباد وغیرہ رکھے گئے۔ ایک شہر

یہ نفاذ عہد فیروز شاہ تک زبان زد خلوت تھا۔ طوطی ہند امیر خسرو اپنے مجموعہ ”فیروز شاہ“ کو مخاطب  
کر کے فرماتے ہیں:   
یا ایک اسپم بخش یا ز آخور بغرا بار گیر      یا بفرماں دہ کہ گردوں شینم و دہلو روم (مظفر)



اُجڑنے پر دوسرا شہر اُسی کے متصل آباد ہوا۔ مگر ان ناموں میں سب سے زیادہ قبولیت اور عام شہرت دہلی یا دلی نام ہی کو حاصل ہوئی جو آج تک زبانِ خاص و عام ہے۔ غرض دلی کے کوچہ و بازار کی بنیاد تاریخی زمانہ کی آب و گل سے پڑی ہے اُس کے مہندم عمارات، شکستہ متعارف بلند مینار، عالیشان گنبد اپنے اولوالعزم بانیوں صاحبِ عظمت و جبروت شہنشاہوں کے نشاط انگیز اور عبرت خیز افسانوں کو آج تک یاد دلار ہے۔

آخری دہلی شاہجہاں آباد کی بناء اور اُس کی آبادی کا فخر مغلیہ خاندان کے اقبال مند تاجدار شاہجہاں کو حاصل ہوا۔ دہلی اُس وقت طرفہ شانِ شوکت اور عجیبِ عظمت و حشمت کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ کسی شاعر نے خوب نظم کیا ہے:

نذر ماش گرم و نہ سرماش سرد      ہمہ جائے شادی و آرام و خور  
نہ مینی درال شہر بیمار کس      کیے بوستان از بہشت است بس

لے میر جی کاشی نے بہترین تاریخ "شدشاہ جہاں آباد از شاہجہاں آباد" لکھی اور پانچواں درپہلے سے سرفراز ہوا ۱۶ مظفر  
لے شاہجہاں نے شہنشاہی میں جلوس کیا۔ بادشاہ نہایت فیاض اور خیر خواہ رعیت تھا۔ اس کی بنوائی ہوئی عمارات  
آج تک روئے زمین کی عمارتوں میں بے مثل سمجھی جاتی ہیں۔ اس کے عہد میں ملک اس درجہ سرسبز و نشاطاں ہوا کہ کسی عہد  
مغلیہ میں نہ ہوا ہوگا گو سلطنتِ مغلیہ کی عظمت و شان کا ستارہ اس کے عہد میں اُتھلائے عروج کو پہنچ گیا تھا۔ تختِ طاووس  
اسی شہرِ ابر کی نادیدہ کارِ نفاستِ ابر میں اس تاجدار کی سلطنت کا خاتمہ اُسی کے پرہیزگار شاہ عالمگیر کے ہاتھوں  
ہوا۔ اور آٹھ برس تک قید کی مصیبتیں جھیل کر شہر میں اس سرے فانی سے عالم جاوِ دانی کی طرف کوچ کیا ۱۶ مظفر

چہ ہندوستانِ طراوتِ سرشت کہ از شرم اورنگ بار دہشت  
 بلندی گرفتہ درویشانِ حسن زہے مصر و خوبی و کنگانِ حسن  
 دوسرا شاعر کہتا ہے

کسے از زندگانی شاد باشد کہ در شاہجہاں آباد باشد  
 مگر جہاں عہد موضوعِ دہلی بار ہویں صدی ہجری میں ہے جس کو  
 عہدِ زوال کہنا بجا ہے۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ سلطنتِ مغلیہ کا آفتاب اقبالِ نصفِ النہار سے  
 گزر چکا ہے۔ اس کا جاہ و جلال اور آنکھ نہ ٹھیرنے والا پرِ رعبِ چہرہ لحظہ  
 بہ لحظہ زرد ہو رہا ہے۔ ادا بار و انحطاط کے دل بادل گرد و پیش منڈلا رہے  
 ہیں۔ خانہ جنگی اور طوائفِ الملوکی کی دبا ہر چار جانب پھیلی ہوئی ہو۔ خود غرض  
 ناعاقبت اندیش وزراء، امراء کی باہمی چشمک اور رشک و حسد نے رہی سہی  
 شاہی عظمت و شوکت کو بھی مفلوج بنا دیا ہے۔ کہیں مرہٹے سرکشی و ستابی  
 اور ٹوٹ مار میں مصروف ہیں تو کسی طرف سکھوں نے شور و فساد مچا رکھا  
 ہے اور اُس کی نیمروزہ آن پر ایمان لانے والے بھی زیر لب لا احب الالہین  
 کہہ رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے طوفانِ خیز اور شورشِ انگیز زمانہ میں دہلی کس درجہ  
 مرکزِ آلام و مصائب نہ بنی ہوئی ہوگی اور کیا کچھ اس کی معاشری و تمدنی

حالات میں انقلاب نہ ہو گیا ہوگا۔ یا اینہم اس مرقع دہلی کو پڑھئے اور موجود  
متن و روشن زمانہ کی دہلی کا اس وقت کے حالات و واقعات سے مقابلہ کیجئے  
انصاف شرط ہے ممکن نہیں کہ آپ بھی میسر کے ہمنوا نہ ہوں اور نہ کہیں۔

دلی کے نہ تھے کوچے اور اقاصوتھے جو شکل نظرائی تصویر نظر آئی

یہ مرقع اسی عہد گذشتہ کی یادگار ہے۔ مؤلف معاصر ہے چشم دید حالات  
و واقعات کو بے کم و کاست حوالہ قلم کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم عصرانہ قیمتی معلوما  
اور اس عہد کی طرز زندگی پر معنی آفریں روشنی پڑ رہی ہے۔ لہذا مناسب معلوم  
ہوتا ہے کہ یہاں ناظرین کرام سے مؤلف کا تعارف کرایا جائے کہ مرقع ہذا کی  
اہمیت پر کافی روشنی پڑ سکے۔

## مؤلف کا تعارف

نام و خطابات، تخلص اور | نواب ذوالقدر لقب، درگاہ قلیخاں نام، سالار جنگ  
اوصاف ذاتی۔ | موتمن الدولہ، موتمن الملک، خانِ دواں خطاب، تخلص بہ درگاہ

لے میر تقی نام میر تخلص۔ ریختہ گوئی کے مسلم الثبوت استاد متوطن اکبر آباد۔ دہلی میں غصہ تک سکونت پذیر رہے علیہ السلام  
میں لکھنؤ پہنچے وظیفہ سے سرفراز ہوئے انکے والد کا نام مذکرہ نویں نے سیر خدائہ لکھا ہے مگر موصوف نے خود نوشت سوانح حیات  
”ذکر میر“ میں میر علی ترقی بیان کیا ہے ۱۳۱۸ھ میں انتقال کیا موصوف کی تصنیفات (۱) کلیات چھ دیوانوں اور قصائد و ثنویات

پر مشتمل (۲) تذکرہ ریختہ گویان موسوم بـ نکات الشعراء (۳) ذکر میر خود نوشت سوانح حیات یادگار میں ۱۲ منظر

عالی خاندان، خوش خلق، سلیم الطبع، مدبر، شجاع، انصاف پسند، شگفتہ مزاج، سخندان، بدیہیگو، انشا پر داز، غرض جملہ اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے متصف تھے۔ جن کا ہم آئندہ خان دوراں یا نواب ذوالقدر کے لقب سے ذکر کریں گے۔

وطن و سلسلہ نسب | نواب ذوالقدر کے آبا و اجداد کا وطن نواحی مشہد مقدس مملکت ایران تھا۔ اور سلسلہ نسب حسب ذیل و اسطوں درگاہ قلیخان ابن خاندان قلیخان بن نوروز قلیخان بن درگاہ قلیخان بن خاندان قلیخان جو ترکان بور بورالوس خانات سیاہ خیمہ کے ایک بڑے سردار سے تھی منہی ہوتا ہے۔

لے لچھی زائن شفیق تذکرہ گل رعنائیں رقمطراز ہے :- ”(درگاہ قلیخان) امیر سے بود عالیجاہ دانش آگاہ متصف باوصاف حمیدہ و متعلق باخلاق پسندیدہ غنچہ تصویر را در محفل نگینش ہوائے شگفتگی در سر و طوطی خوش سیر را از بیان شیرینش متعارف در شکر بلبل ہزار داستان تغنیہ طلاقت ز بانش گل شگفتہ جبین در یوزہ گرچہ خندش چربے بانی او دل سنگ را موم می ساخت و بہر دل نزدیک او احباب اعداء را در دام می انداخت ضمیر نیرش در بھیرسانی بازار آئینہ می شکست ذات والا صفاتش در ہم افروزی بالادست شمع می نشست مولیٰ دل شیر تر نہ را آب می نمود و خجالتش گئے سبقت از رستم و شاں می ربود۔ دیگر اوصاف پسندیدہ عدیل و نظیر نہشت۔“ نیز عبدالوہاب ولایتی نے بھی اپنے تذکرہ فیض میں ذکر کیا ہے۔ (درگاہ قلیخان) جو خن خل او بوئے عطری باغنام میراندہ و گرجوی اوجام نشاء دو بالا در محفلها میگردد اند و نظم و نثر استعداد بلند دارد

و از جلال طبیعت شعرو انشا و با سرعت تمام ابداع می نماید۔ منظر

لے ذوالقائم قلی ترک اور ترک کی زبان میں قادر انداز کو بھی کہیں منظر لے نوحی شہید تقدس میں قلیہادری شجاع سے مشہور تھا۔ منظر

# خانِ دورانِ نوابِ ذوالقدر کے آبا و اجداد

## خاندانِ متلی خاں

خانِ دورانِ نوابِ ذوالقدر کے جدِ اعلیٰ خاندانِ قلیخاں علی مردان خاں کے ہمراہ متعینہ قندھار تھے۔ شاہ صفیؒ کی تلون مزاجی اور ناقدر دانی کی وجہ سے علی مردان خاں نے جب ترک ملازمت کی قلعہ قندھار اولیائے دولت

۱۷ علی مردان خاں کے والد گنج علیخاں زیک کرد۔ شاہ عباس صفوی اول (مضی) کی ولیعہدی میں خدمت آتا لیتی پڑتا اور بعد ازاں بصلہ خدات لائقہ مراتب علیائے خانی اور آجندہ بابا کے لقب سے سرزند ہوئے تیس سال تک مستقل کرمان پر حکومت کی بعد فتح قلعہ قندھار شاہ عباس نے اس قلعہ کی حکومت پر سرفراز کیا۔ گنجعلی نے سکنہ نام میں جھوکے سے ٹکر کر انتقال کیا علی مردان خاں نے لاش شہید مقدس رونق منورہ رضویہ میں دفن کی۔ شاہ عباس نے خبر انتقال سکر علی مردان خاں کو خطاب خانی حکومت قندھار سے سرفراز اور بانی کے لقب سے مفتخر کیا۔ شاہ عباس انتقال اور شاہ صفی کی ناقدر دانی کے باعث علی مردان خاں متوسل بدربار شاہِ بھبھانی اور حسن خدائے صلیب مرتب اعلیٰ منصب امیر لاملاری پر فائز ہوئے۔ لاہور میں اکبر آبادی کا ہنگ موصوف کی یادگار موجود ہے۔ شاہ درین مقام اچھی یادہ انتقال کیا۔ لاہور میں دفن ہوئے۔ عالم رائے عباسی مطبوعہ لاہور ص ۳۲۔ آثار الامراء ص ۹۵ مطبوعہ گلکے سوسائٹی (مظفر) ۵۲ خزائنہ فارمہ ص ۱۲۱ (مظفر) ۵۳ شاہ عباس صفوی

کا پوتا نہایت جبارہ حکومت کی ۱۶۴۷ میں بمقام کاشان انتقال کیا۔ تم میں دفن ہوا۔ تاریخ ایران ص ۱۵۱ (مظفر)

شاہجہانی کے تفویض کر کے بیعت خاندان قلی خان عازم ہند ہوئے اور لاہور پہنچے۔ خاندان قلی خاں روز شنبہ ۲ جمادی الثانی ۱۰۳۸ھ مع عرصہ شہادت علی مردان خان اور بارہ نفر رومیوں (جن کو شاہ ایران نے بعد فتح ایران قندھار روانہ کیا تھا) کے ہمراہ دربار شاہجہانی میں حاضر ہوئے۔ خود نے خلعت اور ہزار روپیہ نقد سے سرفرازی پائی۔ رومیوں کو بھی خلعت اور چار ہزار روپے خزانہ شاہی سے مرحمت ہوئے۔ ۷ جمادی الثانی ۱۰۳۸ھ کو جب شاہجہاں نے اختیار پور میں منزل کی اور باغ انبالہ میں جشن منگایا تو خاندان سلیمان ہی کے ذریعہ علی مردان خاں کو خلعت خاصہ و پاکلی عاج بایراق طلا روانہ کی۔ علی مردان خاں جب (روز دوشنبہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۰۳۸ھ صوبہ داری کشمیر پر سرفراز ہوئے تو خاندان سلیمان بھی موصوف کے ہمراہ کشمیر میں تاحیات عز و وقار سے بسر کرتے رہے۔

۱۰ خلعت خاصہ۔ اس لباس خاص سے مراد ہے جس کو بادشاہ کسی وقت زیب تن فرمائے جہاں عمل صالح نے اس خلعت خاص میں پوش سحر کا ذکر کیا ہے (منظر)

۱۱ پاکلی عاج (سکھپال)۔ بایراق طلا وہ شاہی پاکلی جو ہاتھی دانت اور بکار زر مرصع ہو۔ ایسی پاکلی عوامانہ فرما کر کے کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ اس قسم کی خلعت کی سرفرازی مخصوص امتیاز پیدا کر دیتی تھی (منظر)

۱۲ بادشاہ ۱۰۳۸ھ مطبوعہ کلکتہ۔ عمل صالح ۱۰۳۸ھ -

۱۳ گل رعنا ۱۰۳۸ھ قلی۔

## درگاہ شلی خاں اول

خاندان سلیمان کے بعد ان کے خلف الصدق درگاہ قلی خاں اول نے علی مردان خاں کی سفارش پر بارگاہ شاہجہانی سے ضلع ٹھٹہ میں جاگیر و منصب سے سرفرازی پائی۔ خود علی مردان خاں نے بطور ضمیمہ اپنے سرکار کی میر سامانی بھی خان موصوف کے سپرد کی۔ علی مردان خاں کے انتقال <sup>۱۱۸۰ھ</sup> کے بعد شہزادہ اورنگ زیب نے خان موصوف کو اپنے منصبداروں میں شریک کر کے افتخار بخشا۔ درگاہ قلی خاں شاہزادہ کے ہمراہ دکن آئے کچھ عرصہ قیام کے بعد ہندوستان کو مراجعت کی اور وہیں انتقال کیا۔

۱۱۸۰ھ میر سامانی کی خدمت اس وقت گویا مرتبہ وزارت کے مائل سمجھی جاتی تھی۔ اسی لیے یہ عہدہ دیون خانگی کہلاتا اور قہرسم کا نظم و نسق میر سامان ہی کی رائے اجازت پر موقوف ہوتا تھا۔ (مظفر)

۱۱۸۲ھ عالمگیر۔ ممتاز محل کے بطن سے <sup>۱۱۸۲ھ</sup> شہزادہ شیب بیکشنہ <sup>۱۱۸۲ھ</sup> از دی قعدہ کو پیدا ہوئے۔ باپ اور بھائیوں پر فتح پائی <sup>۱۱۸۲ھ</sup> شہزادہ روز جہرہ و قلعہ کو جلوس کیا۔ دکن کی اسلامی سلطنتیں مفتوح ہوئیں۔ تمام عمر سپاہیانہ میدان داریوں میں گزاری۔ پچاس سال ستائیس یوم سلطنت کر کے نو سال سترہ یوم کی عمر میں <sup>۱۱۸۸ھ</sup> ۲۸ ذی قعدہ کو انتقال کیا۔ خلد آباد میں دفن ہوئے غلد مکان لقب پایا۔







نواب نوروز قلی خان جد نواب درگاه قلی خان سالار جنگ

## نوروز قلی خاں

درگاہ قلی خاں کے بیٹے نوروز قلی خاں دار و آرا کی قلعہ داری پر سرفراز  
 کیے گئے۔ تاحیات اس خدمت پر ممتاز رہے اور یہیں انتقال ہوا۔  
 (ملاحظہ ہو عکس ۱۔ شبیبہ نوروز قلی خاں) یہ دو شعر موصوف ہی کی طبعزاد ہیں۔  
 نشان نیافت کسے از خبار ما و ہنوز    خبار خاطر خلقیم و خاک بر سر ما  
 انچہ جہتیم و کم دیدیم و در کار است و نیست  
 نیز این معنی بجز آدم کہ بسیار است و نیست

## خاندان قلی خاں

نوروز قلی خاں کے بیٹے خاندان قلی خاں ثانی منصب و جاگیر سے  
 سرفراز ہو کر منصبداران متبعینہ اور نگاہ بادیں شریک ہوئے۔ شاہ عالم خلد منزل نے  
 ۱۰۰۰ دراصل دھار وار ہے۔ شاہجہانی جلوس کے تیسرے سال ۱۰۰۰ میں اعظم خاں مرحمت خاں راجہ چھنگر سنگر بدای  
 کے ہاتھ پرستج ہوا۔ محل صالح ص ۱۰۰ ج ۱۔

۱۰۰۰ ماخوذ از بیاض خاندانی۔ قلی

۱۰۰۰ ابو نصر قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی، بعد وفات عالمگیر ۱۰۰۰ میں تخت نشین ہوئے۔ بدیع الزما  
 اجتہاد خاں نے غلہ دین پناہ سے تاریخ جلوس نکالی بھائیوں پرستج پائی۔ مرہٹوں کی بغاوت اور کموں کی سرکشی کا  
 (۱۰۰۰ برصنہ)

سنگینیر کی وقائع نگاری اور وہاں کے محالات کی فوجداری پر سرفراز فرمایا  
نظام آباد بالائے قتل فردا پورا اجنبہ کی تعمیر و آبادی حضرت مغفرت مآب  
طاب ثراہ کے عہد میں خاندان قلی خاں ہی کے اہتمام سے سرانجام کو پہنچی۔  
خان موصوف پہلے رکن ہیں جن کا مستقل تعلق دولت علیہ آصفیہ سے  
ہوا۔ خان دوران فواب ذوالقدر درگاہ قلی خاں مؤلف تذکرہ ہذا آپ  
ہی کے خلف الصدق ہیں۔

(بقیہ جاشیہ ص ۹) سد باب کیا۔ نہایت ذی علم اور عالم دوست خصوصاً فقہ حدیث اور علم کلام میں ممتاز زمانہ  
علماء سے اکثر مباحثہ و مناظرہ کی صحبتیں رہتی تھیں حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت اور خلافت بلا  
کے قائل ہوئے۔ بعد تحقیق مذہب امامیہ اثنا عشری اختیار کیا ۱۲۴۳ھ کو انتقال ہوا تاریخ بہادر شاہی قلمی ص ۱۰۰  
۱۱۱۱ھ سنگم نیز سنگم یعنی ملانیر مغربی آب کو کن کی جانب شرق سے جو ترقی ہو وہ اس مقام پر آب گنگ سے مل جاتی  
اسی لیے اس مقام کو سنگینر کہتے ہیں۔ غربی حد گھاٹ کو کن اور سرکار کلیان اس کے پایاں ہیں ہے۔ شمالی حد کوہ  
سبحا چل جو کو کن سے ملا ہوا ہے۔ ماہور اور صوبہ بہار بلکہ اس سے کچھ آگے تک پہنچتی ہے۔ قلعہ دھرپ وغیرہ اسی  
پر واقع ہیں جنوبی حد کندہ تا طیار پایاں میں ساحل دریا بالائی جانب ملک مرہٹہ و کنٹر اور قلعہ خیر ہے اس سرکار  
میں نہایت استحکام قلعہ تھے۔ سواخ و کن قلمی ورق ۲۰۔

۱۱۱۱ھ نظام آباد۔ یہ نام حضرت آصف جاہ طاب ثراہ نے ۱۱۱۱ھ میں جبکہ اس کی دوبارہ آبادی میں ترقی اور عمارت  
میں اضافہ کیا تھا۔ اور بطریق انعام التماخاں دوران فواب ذوالقدر درگاہ قلی خاں کو عطا فرمایا ملاحظہ ہو نقل سند  
(بقیہ برص ۱۱)



خاندوران ذواب والقدردرگاه قلی خان سالار جنگ  
موتمن الدوله موتمن الملک



# عہد حضرت مغفرتا طلبا ثے آہ

## خانہ نواب ذوالقادر گاہ قلیخان سالار جنگ

تایخ و مقام ولادت | خان دوران نواب ذوالقادر ۲۹ رجب ۱۲۲۲ھ بمقام سنگنیر پیدا ہوئے۔ سنہ ولادت کی تایخ خود ہی

نظم فرمائی ہے۔

شہ سال ولادتش ز روئے الہام در گاہ مستی ز خاندان والا  
تعلیم و تربیت | فیاض قدرت کی طرف سے خان دوران نواب ذوالقادر  
کو ایک خاص جوہر قابلیت عطا ہوا تھا موصوف لڑکپن  
ہی سے نہایت ذہین اور ذکی الطبع واقع ہوئے تھے۔ ابتداً گواپنے والد  
خاندان تیلخان کے زیر پرورش رہے مگر موصوف کی حقیقی تعلیم و تربیت حضرت  
مغفرتا مآب طاب ثراہ کے زیر نگرانی رہی جس کے فیضان سے

(بقید حاشیہ مثلاً) یہ سند بہر خان دوران نواب کن الدولہ کن الملک مدار الہام دکن ۱۴ رمضان ۱۲۳۲ھ ورنائے نواب

ذوالقادر کو عطا ہوئی ہے اس سند میں اس وقت اس کا چھل چار ہزار آٹھ سو چھ روپے ساڑھے آٹھ آنے لکھایا گیا ہے۔ مظفر

لہ اس تایخ میں ایک عدد کی کمی یعنی ۱۲۳۲ھ برآمد ہوتے ہیں۔ مظفر

خان دوراں ہنوز سن رشد کو نہ پہنچے تھے کہ اکثر علوم و فنون متداولہ میں بہرہ یاب ہو کر معصروں میں ممتاز ہوئے

منصب جاگیر | حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ نے حقوق دیرینہ اور خاندان کی ذاتی قابلیت پر نظر فرما کر چودہویں سال (۱۳۳۱ھ) آبابی منصب جاگیر عطا فرمائی۔ مصاحبت میں رہنے کا شرف بخشا اور بیسویں سال ہمراہ رکاب رہنے کی عزت سے سرفراز کیا۔

سفر دہلی | یہ وہ زمانہ ہے کہ خاندان تیموریہ کا آفتاب اقبال گھٹنا گیا۔ ہند کے آخری شہنشاہ محمد شاہ (رنگیلے) سربراہی سلطنت

۱۱ خزانہ عامہ ۲۲۲ وگل رعنا قلمی ورق ص ۲۱۱ ۱۲ خزانہ عامہ ۲۲۲ وگل رعنا قلمی ورق ص ۲۱۱

۱۳ خاندان مغلیہ کے آخری شہنشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ ۱۴ شمارہ سال کی عمر میں بامداد قطب الملک (سید عبدالستار)

وامیر الامراء (یحییٰ علیخان) بمقام اگرہ ۵ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ تخت نشین ہوئے ۱۵ شمارہ میں باتفاق بعض امراء ان دونوں

اعیان سلطنت (قطب الملک امیر الامراء) کے خاتمہ کے بعد زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لی۔ نااہلی اور عہدوں کے بے موقع استیض

سے اراکین سلطنت میں چوٹ پڑ گئی اس اختلال سے مرہٹوں کی قوت حد سے سواڑ بڑھتی اور دہلی کا شاہی گھنٹا گلیا۔ اس پر بادشاہ

و رعیت کی پیش بندی نے سلطنت کو اور بھی کمزور بنا دیا۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم کے وقت سلطنت گویا عضو مفلوج ہو گئی تھی۔ اس

ہنگامہ کے بعد حالات اور بھی بدتر ہو گئی تمام صوبے علی الاعلان خود مختار ہو گئے غرض سلطنت کو اس نیچاں حالت

میں چھوڑ کر بادشاہ نے بعمر ۴۳ سال ۱۱۵۰ھ سے ۱۱۵۱ھ اس سلسلے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا

علامہ علی ارشد نے افی ذاہب الی دینی سیدھدین سے تاریخ وفات نکالی ۱۲ مظفر

دربار گہوارہ عیش و عشرت اور آماجگاہ نشاط و طرب بنا ہوا ہے۔ بادشاہ امور مملکت سے بے بہرہ ہر وقت ہاتھ میں جام اور مشغول بہ دلا رام ہیں زمام سلطنت بھی اُن ہی اعیان اور روساء کے ہاتھوں میں جنھوں نے عیاشی اور اہولہ لب کو اپنا شعار اور مقصد حیات بنا لیا ہے۔

حضرت مغفرت آب طاب ثراہ عرصہ سے کنارہ کشی اختیار فرما کر دکن میں مستقل فرما روائی کر رہے ہیں۔ مرہٹوں کی سرکشی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ہر طرف تاخت و تاج میں مصروف ہیں۔ شیرازہ سلطنت درہم برہم ہو رہا ہے۔

آخر کار محمد شاہ نے مرہٹوں کے مقابلے اور ان کی تادیب کے لیے حضرت مغفرت آب طاب ثراہ ہی کو منتخب فرما کر اولاً کمال دہجائی اور اشفاق آمیز عنایت ناموں سے سرفراز کیا۔ پھر صوبہ مالوہ و گجرات کو ضمیمہ دکن بنا کر مرہٹوں کا فتنہ فرو کرنے کے لیے دہلی طلب فرمایا۔

خدمت پر سرفرازی | اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت مغفرت آب نے خانِ دوراں کی حُسنِ لیاقت کے باعث جاگیر و منصب شرفِ مصاحبت و ہمراہ رکاب رہنے کے اعزاز سے سرفراز فرمایا تھا۔



مگر دہلی کی روانگی کے موقع پر خصوصیت سے عہدہ داروں کی ہرکارہ سے سرفراز  
فرارخان دوراں کو اپنی معیت میں رہنے کے شرف سے ممتاز کیا۔

لے باثر نظامی قلمی مؤلفہ مسارام ورق (۶۳) یہاں اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خدمت ہرکارہ  
کی اہمیت پر فی الجملہ روشنی ڈالی جائے جس سے اس کی دارونگلی کی وقعت اور منزلت کا صحیح اندازہ کیا جاسکے۔  
واضح ہو کہ موجودہ زمانہ کی طرح اُس وقت ہرکارہ کی خدمت اس قدر معمولی اور بے وقعت نہیں ہوتی تھی۔ اتفاقاً  
سے پتہ چلتا ہے کہ اُس وقت یہ خدمت ایک خاص رتبہ رکھتی اور ہر کسٹ ناکس کو نہیں دیکھائی جاتی تھی۔ ہرکاروں  
کے تقسیم رکے وقت ان کی راست بازی و فاداری اور مستعدی کا خصوصیت سے خیال رکھا جاتا تھا  
چونکہ درحقیقت دوسرے نفلوں میں ان کو سوانح نویسی کی سی ہتم با نشان خدمت انجام دینی ہوتی تھی۔ گویا یہ  
شاہی سوانح نویس سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ جگ جیون داس (ہرکارہ) اپنی تواریخ منتخب معروف بتاریخ  
بہادر شاہی میں رقمطراز ہے۔ کہ ”میں ایں سواد در سنہ یکہزار و یکصد پنچ ہجریہ مقدسہ در سلک بندگی  
بندائے درگاہ عالم پناہ انسلک یافتہ بخدمت ہرکارگی کہ عبارت از سوانح نویس است  
سر بلند گشت۔“ اب صحیح اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عہدہ داروں کی ہرکارہ جس پر خاندانوں نے اتنا قدر  
سرفراز کیا کہ کئے گئے تھے کس درجہ وقیع اور رفیع المنزلت خدمت تھی جس کو مکھن لال نے اپنی تاریخ یادگار میں  
عہدہ خدمتگاری سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ وہ ذاب میر الملک بہادر کے ترجمہ میں دولت علیہ آصفیہ سے اس  
خاندان کے توسل اور واقعہ نادری کے تحت حضرت آصفیہ اور محمد شاہ و قراقرظ کی نظر بندی کا حال اور  
اس وقت شیخ حید (شیر جنگ) (یعنی مناصب حلیہ پر سرفراز رہے اس کو ناظرین آئندہ کسی فیصلہ میں غلط فہمی  
(باقی برصغیر ۱۵)

حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ آخر ماہ ربیع الاول ۱۱۵۱ھ دہلی پہنچے۔  
 ملازمت شاہی سے سرفراز ہو کر بعد اجازت مرہٹوں کی ہم پر روانہ ہوئے  
 مہنوز ہم سرنہ موئی تھی کہ غلغلہ نادری بلند ہوا۔ حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ  
 نے مرہٹوں سے مصالحت کر کے دہلی کو مراجعت فرمائی۔

ناد گردی | نادری طوفان جبکہ باد و باران کی طرح قندھار، کابل، لاہور کو تباہ  
 و برباد کرتا ہوا دارالخلافہ دہلی سے سو میل کے فاصلہ پر  
 آ پہنچا۔ شاہی لشکر نے بھی کرنال پر مقام کیا۔ برہان الملک ۱۱۵۱ھ ذیقعدہ  
 کو داخل لشکر اور دربار شاہی میں باریاب ہوئے۔ اس عرصہ میں جاسوسوں  
 سے نادری سپاہیوں کے ہاتھوں اپنے بہیر و بنگاہ پر آخت و تاراجی کی خبر ملی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور خانِ دُور از نواب ذوالقدر کی رفاقت و جان نثاری کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ  
 ”دُرّان قید ایں شیخ حیدر (شیر جنگ) و درگاہ قلی ہر دو خد متکا در رفاقت بودند“ اس فقرہ کو پڑھ کر  
 بجز اس کے کہ ہم بریں عقل و دانش باید گریست کہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ منظر

لئے فضل علی خاں نے حضرت آصفیاء طاب ثراہ کے ورود دہلی کے موقع پر تاریخ ذیل لکھ کر پیش کی اور نہر اردو  
 نقد مع اسب با ساز فقرہ صلہ سے سرفرازی پائی۔ ۵

صد شکر کہ ذاتِ دیں چننا ہی آمد      رونق دو ملک بادشاہی آمد  
 تاریخ رسیدن بجو شمع با تعف      گفت آیتِ رحمتِ الہی آمد  
 ۵ بقول گرد و عاری لال ۱۱۵۱ھ ذیقعدہ -



ادا کیے بعد سہ پہر محمد شاہ نے اپنے قیام گاہ کو مراجعت فرمائی۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ برہان الملک کو منصب امیر الامرائی کی آرزو تھی۔ اور ان ہی کی کوشش سے نادر شاہ مصالحت پر آمادہ ہوا تھا مگر جب برہان الملک کو منصب امیر الامرائی سے مایوسی ہوئی۔ انھوں نے نادر شاہ کو بہت کچھ مال و دولت کی طمع اور قلعہ معلے چلنے کی ترغیب و تحریص کی۔ نادر شاہ نے دوبارہ بعض امور کے تصفیہ کے جیلہ سے (۲۴ ذیقعدہ ۱۱۵۰ھ کو) اولاً حضرت مغفرت آب پھر (۲۶ ذیقعدہ ۱۱۵۰ھ کو) محمد شاہ اور فیروز جنگ کو بلا کر نظر بند کر لیا۔ غرض اس وقت حضرت مغفرت آب کی رفاقت میں بجز خان و نواب ذوالقدر اور نواب حیدر خاں شیر جنگ کوئی رفیق و جاں نثار موجود نہ تھا۔

(بقید حاشیہ معقولہ گذشتہ) کے آثار عیاں تھے۔ سن رشد کو پہنچ کر سلطنت ایران کو تباہی سے بچایا تمام مقبوضات افغانستان روسیوں، روسیوں سے واپس لیے سلطان حسین صفوی اور شاہ عباس ثالث کو معزول کر کے (مثلاً) خود تخت تاج کا مالک ہوا۔ قندھار فتح کیا پھر کابل پر قبضہ کیا ۱۱۵۰ھ میں ہندوستان پر تاخت کی فتیاب ہوا۔ دریائے سندھ کی مغرب طرف کا تمام ملک قمر و ایران میں شامل ہوا۔ ہندوستان سے واپسی کے بعد مشہد کو دار السلطنت بنایا حواریزم، بخارا اور افغانستان کو مغلوب کیا۔ اس کی غوریزی کے باعث رعیت ناراض تھی۔ آخر علی قلی خاں حاکم ہرات (جو نادر کا بھتیجا تھا) نے بعض امراء کے اتفاق سے سنہ ۱۱۵۰ھ جری میں قتل کر دیا۔ اس کے عہد میں حدود سلطنت ایران دریائے سندھ سے کوہ قاف تک وسیع ہو گئے تھے۔ (جہاں کشائے نادری)

۱۱۵۰ھ اصلی نام شمس الدین محمد حیدر ہے۔ بن محمد تقی بن محمد باقر بن شیخ محمد علی ابن شیخ ادیس۔ سلسلہ نسب سچند واسطہ (باقی بر صفحہ ۱۸)

## رفاقت و وفاداری | خانِ دُورال کی جیتی رفاقت و وفاداری اس سے زیادہ

(بقیہ ماضیہ صفحہ ۱۷) حضرت خواجہ ادیس قرنی تک تہی ہوتا ہے۔ جد اعلیٰ شیخ ادیس اولاً خدمتِ تولیت اوقاتِ مدینہ منورہ پر سرفراز تھے بالآخر مدینہ منورہ سے اپنے بیٹے (شیخ محمد علی) کے ہمراہ بحرین آئے وہاں سے عازم کوکن (کوجنوبی کن کنائے دیائے شور واقع ہے) ہوئے۔ کوکن سے عہد علی عادل شاہ میں بیجا پور پہنچے علی عادل شاہ نہایت اعزاز و احترام سے پیش آیا اور اقامتِ بیجا پور پر مقرر ہوا۔ آپ نے منظور فرمایا۔ علی عادل شاہ نے آپ کے فرزند شیخ محمد علی کی قابلیت پر نظر فرما کر خدمتِ دبیری سے سرفراز کیا اور ملا احمد نوائے (جو فاضل یگانہ اور اس وقت مرحوم شہانہ سے متبادر الہامی پر سرفراز تھا) کی دختر سے عقد ازدواج قرار دیا۔ اس عہدہ کے بطن سے شیخ محمد باقر و شیخ محمد علی عالم جنم ہوئے۔ شیخ محمد باقر سن رشد کو پہنچ کر خدمتِ میر سامانی اور شیخ محمد علی عہدہ مستوفی الممالک سے سرفراز ہوئے۔ عہد سکندر عادل شاہ میں مصطفیٰ خاں و دیر کی ناموافقت سے عالمگیر کے پاس عرضداشت لکھی۔ عالمگیر نے فرماں سلبی صادر کیا بعد حصولِ ملازمت شاہی شیخ محمد باقر منصبِ دوہزاری و پانصد سوار اور دیوانی شاہجہاں آباد و کشمیر سے ممتاز اور شیخ حیدر منصبِ ہزار و پانصدی و سرد سوار و دیوانی فوج شاہزادہ اعظم شاہی مقرر کیے گئے۔ شیخ محمد باقر نے بسبب ناموافقت آپ ہوا شہنشاہ عالمگیر سے بواسطہ اسد خاں تعیناتی کوکن کی درخواست کی۔ عالمگیر نے زراہ عنایت دیوانی تملکوکن نظام شاہی پر سرفراز کر کے مقرر فرمایا شیخ جو صوفیہ اقامت کمال عز و وقار بسر کی۔ آخر عمر میں خدمت سے استعفیٰ اور جاگیر مشر و ملی سے دست بردار ہو کر انڈیا میں سکونت اختیار کی۔ عالمگیر نے جاگیرات بجالاؤر تکلیف نوکری سے معاف فرمایا مسئلہ میں انتقال ہوا۔

علوم متعل و متعل میں فاضل حیدر عالم متبحر تھے۔ تلخیص المرام فی علم الکلام و روضۃ الافوار زیۃ الانکار آپ کے مشہور تالیفات ہیں۔ موصوف کے فرزند شیخ محمد تقی عہد عالمگیر میں منصبِ سردی اور عہد بہادر شاہ میں منصبِ پانصدی (۱۹) بقیہ صفحہ (۱۸)

اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے جبکہ نادر شاہ کے ورود دہلی کے بعد (دہلی کے بد معاشوں کی ہرزہ سرائی کے باعث) قتل و غارت کا بازار گرم تھا اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷) بیجاہ سوار اور جہہ فرخ سیر میں داروغہ جزیرہ خجستہ بنیاد سے سرفراز کیے گئے جب حضرت مغفرت آجلا شاہ فائز دکن ہوئے تو خانِ بوسوف کے داروغہ علی احسام قلعہ جات دکن پر متنازع کیا ۱۱۳۵ھ شیخ مرصوف نے اس عالم فانی سے کوچ فرمایا۔ شمس الدین محمد حیدر آپ ہی کے خلف الصدیق ہیں ۱۱۳۳ھ تک عالم وجود میں آئے عالی جنت (۱۱۳۳) تاریخ تولد کسی میں منسوب ہے عالمگیری منقحر اور بعد سن رشد و تیز حضرت مغفرت آپ کے زمرہ متوسلین میں شامل ہو کر باضافہ صدی منصب دوسری داروغہ علی فیلخاندہ سے سرفراز ہوئے بعد حلت شیخ (محمد نفی) باضافہ صدی منصب سہ صدی پر متنازع اور بوقت روانگی حضرت مغفرت آپ بسوے دہلی خدمت عرض کیے سرفراز ہوئے اور ہنگامہ نادری کے بعد باضافہ دوسری منصب پانصدی و خطاب حیدر یا خاں پر منقحر کیے گئے۔ واقعہ ذاب ناصر جنگ شہید کے بعد باضافہ صدی منصب شش صدی اور بعد فتح ترجاپلی باضافہ دوسری منصب شش صدی و ہشتصد سوار پر ترقی فرمائی عہد مظفر جنگ میں منصب ہزار و پانصدی و پانصد سوار سے ممتاز ہوئے عہد امیر الممالک صلاحیت جنگ میں اولاً منصب پنجہزاری چہار ہزار سوار و پاکی جھاردا و علم و فتارہ و خطاب فیروز لدولہ شیر جنگ ثانیاً باضافہ دو ہزاری منصب ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و ماہی تہا اور خطاب فیروز الملت میسر سامانی سے سرفراز کیے گئے پھر دیوانی سکار، زان بعد صیحات دکن پر ممتاز ہوئے آخر بسبب ضعیفی گوشہ نشینی اختیاب رکی۔ مگر حضرت آصف جاہ ثانی نے باصرہ تمام نظامت خجستہ بنیاد (اوزگ آباد) سے سرفراز فرمایا۔ پانچ سال تک ہنایت عدل و داد و نیک نامی سے خدمت مفوضہ انجام دے کر ۱۱۹۶ھ ہجرہ، سال اس سرائے فانی سے کوچ کیا۔ حلیۃ العالم

حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ نادر شاہ کے پاس بغرض عفو تقصیر حاضر ہوئے  
ہیں۔ اس نازک موقع پر خاندوراں نواب ذوالقدر نے جو جاں بازی و سرفروشی  
کی ہے اس کے متعلق تمام تذکرہ نویس متفق اللفظ ہیں کہ وہ قوتِ بشری سی باہر تھی  
اعتماد | حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ خان دوراں نواب ذوالقدر  
کو گولہ لپکن ہی سے ہنایت عزیز رکھتے اور موصوف کی قابلیت و شجاعت  
پر اعتماد و بھروسہ فرماتے تھے۔ مگر گذشتہ واقعات نے خانِ دوراں کے اعتبار  
و اعتماد میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ  
یہ دستور کر لیا تھا کہ بزمِ نادری میں خانِ دوراں نواب ذوالقدر اور حیدر خاں  
نیر خٹک کو ضرور ہمراہ رکاب رکھا کرتے تھے۔

تایف تذکرہ | تذکرہ ہذا خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے اسی عہد میں تایف  
کیا جو معاشری تمدنی، تاریخی معلومات اور ادبی فوائد گونا گوں سے مالا مال ہے  
اس کے بغور مطالعہ کے بعد صرف دہلی کے واقعات اور معاصرین کے حالات

لے غلام علی آزاد بلگرامی خزائن عامرہ میں رقمطراز ہیں۔ درہنگامِ نادر شاہی (نواب درگاہ قلی خاں)  
ہمراہ رکاب بود جافتشانیہا فوق طاقت بشری تقدیم رساند<sup>۱۲۲</sup>۔ اسی طرح چھیڑاں خٹک نے اپنے تذکرہ گلِ عنایا  
لکھا ہے۔ درہنگامِ نادر شاہی (نواب درگاہ قلی خاں) ملازم رکاب بود جافتشانیہا خارج از مقدور بشری معل اور  
قلی منہ<sup>۱۲۳</sup> نیز عبد الواب لٹ بادی اپنے تذکرہ بینظیر میں لکھتا ہے۔ درہنگامِ نادر شاہی (نواب گاہ قلی خاں)  
بہرہ رکاب بود طرفہ جافتشانیہا خارج از مقدور بشری معل اور منہ<sup>۱۲۴</sup>۔ ۱۲۵ حدیقہ العالم ص ۱۱۷ ج ۲۔

ہی پر عبور نہیں ہوتا بلکہ خانِ دُوراں کی انشا پر دازی اور اوصاف ذاتی پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے۔ نیز ایسے واقعات کا بھی پتہ چلتا ہے جس سے اکثر خاص تالیخی انکشافات | تالیخی صفحات معرا نظر آتے ہیں۔ مثلاً بعد ہنگامہ نادری محمد شاہ کا مہنیاات شرعیہ سے تائب ہونا اور اس ضمن میں اربابِ رقص و سرود کو موقوف کرنا ایک ایسا انکشاف ہے کہ اس عہد کی کسی تالیخ میں نظر نہیں آتا ملاحظہ ہو۔ خانِ دُوراں اربابِ طرب کے تحت کمالِ بانی کے حالات میں خامہ فرسایں:

”دیں دلاکہ از سوانحِ نادر شاہی مزاج بادشاہ دیں پناہ از  
استماع ساز و نوا انحراف و رزیدہ واربابِ نعمہ را بیکتلم  
موقوف گردیدہ“

شبابِ زندہ دلی | ورود دہلی کے وقت خانِ دُوراں کی عمر ۲۹ سال تھی۔ گویا  
ریحانِ شباب تھا۔ سن کا اقتضا ماحول کا اثر زندہ محفلوں بے تکلف جلسوں  
کی شرکت اُس وقت گویا زندہ دلی اور مقصدِ حیات سمجھی جاتی تھی۔ اس کے زیر  
اثر خانِ دُوراں بھی درگا ہوں میں جاتے حالِ قائل کی مجلسوں راگ و رنگ  
کی محفلوں میں شریک ہوتے۔ تفریح گاہوں اور میلوں کی سیر سے محظوظ ہوا  
کرتے تھے۔ جیسا کہ تذکرہ ہذا کے ملاحظہ سے ناظرین پر روشن ہوگا۔

ترتیبِ تذکرہ | اس تذکرہ کی ترتیب نہ ابواب و فصول پر کی گئی ہے نہ اس پر



کوئی مقدمہ تحریر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خان دوران نے یہ تذکرہ تالیف کی نظر سے مرتب نہیں کیا بلکہ بطور یادداشت صرف چشم دید حالات و واقعات کو نہایت سادگی سے قلمبند کیا ہے تاہم جو ترتیب اس تذکرہ کی واقع ہوئی ہے اس سے خان دوران کے ذوقِ سلیم اور بعض مخصوص صفات پر روشنی پڑتی ہے۔ نیز اس خصوصیت کے زیرِ اثر موصوف کے ذوقِ قلم اور فوٹو انشاء پر دازی | انشاء پر دازی کا بھی کافی اندازہ کیا جاسکتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلم برداشتہ تحریریں وہ تمام خوبیاں جو مشرقی لٹریچر میں کلام کی عمدگی کا معیار سمجھی جاتی ہیں۔ مثلاً عبارت کی سادگی اور بے ساختگی حقائق نگاری کے ساتھ استعارات و تشبیہات کا بر محل استعمال، الفاظ کی شستگی، ترکیبوں کی جستگی، تلمیحات یا اشعار کا جا بجا چٹخارہ وغیرہ وغیرہ موجود ہوں۔ موصوف کی خاص تحریریں قدر بلند مرتبہ نہوگی۔ علاوہ ازیں ایک اور خصوصیت جو خان دوران کی طرزِ انشاء میں خاص طور پر نمایاں ہے وہ تحریر میں روانی اور قدرتِ بیانی ہے۔ کہ ہر ایک واقعہ کو اس پیرایہ میں جو اس کے مناسب حال ہو یعنی متانت کے موقع پر سنجیدگی، طرافت کے نخل پر ویسے ہی معنی خیز برجستہ فقرے اس خوبی سے بیان کرتے ہیں جو حقیقتاً تحریر کی جان ہوتے ہیں۔ ناظر بجائے خود ملاحظہ فرمائیں اور مخطوط ہوں۔ یہاں ہم اب ترتیب تذکرہ کے ضمن میں خان دوران کے بعض مخصوص صفات پر روشنی ڈالینگے۔

حسن عقیدت | ترتیب تذکرہ پر نظر کرنے سے خانِ دوراں کے حسن عقیدت کا اظہار ہو رہا ہے۔ چنانچہ موصوف نے سب سے پہلے ذکرِ قدم شریف حضرت سرورِ کائناتؐ سے تذکرہ کا آغاز کیا ہے۔

قدم شریف حضرت سرورِ کائناتؐ | یہ مقام دراصل فیروز شاہ کا باغ تھا۔ شاہزادہ فتح خاں کے انتقال کے بعد بادشاہ نے فرطِ محبت سے شاہزادہ کو یہیں دفن کیا۔ گردِ مدرسہ و مکانات بنوائے مسجد تعمیر کی اور نقشِ پائے مبارک (جو خلیفہ بغداد نے تحفہً بھیجا تھا) بطور تعویذ قبر پر سنگِ مرمر کا حوضہ بنوا کر نصب کیا۔ چار دیواری کے متصل ایک کشادہ پختہ حوض بنوایا۔ مجاورین حوضہ کو پانی سے ہر وقت لبریز رکھتے اور تبرکاً تقسیم کیا کرتے ہیں۔ زمانہ عرس (ربیع الاول) میں زائرین کا بہت ہجوم ہوتا ہے اور بڑی دھوم دھام رہتی ہے۔ خصوصاً ۱۲۔ ربیع الاول کو دو روز و یک سے غریب امیر زیارت کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ عہدِ مولف میں عموماً ہر جمعرات اور خصوصاً ماہِ ربیع الاول میں زائرین کی بڑی کثرت رہا کرتی تھی۔ عمائدین شہر کے پاس سے بطریقِ نذر و نیاز کھانے پینے کا سامان اس قبر آتا تھا کہ تمام فقرا، و مساکین اسی سے سیر و سیراب ہو جایا کرتے تھے۔

قدم مبارک حضرت علیؑ | اس کے بعد قدمِ مبارک حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ مقام اب شاہِ مرداں اور علی جی کے نام سے مشہور ہے نقشِ پائے قدم

سنگِ مرمر کے حوضہ میں جمایا اور حوضہ کے نیچے سنگِ مرمر کا فرش کر کے اطراف  
سنگِ مرمر ہی کا مچھر بنایا گیا ہے۔ حوضہ کے کنارہ پر یہ شعر کندہ ہے۔  
برزینے کنشان کفِ پائے تو بود

ساہا سجدہ صاحبِ نظر اے خواہ بود

راسخ الاعتقاد حضرات نے گرد و اطراف میں بہت سی عمارتیں تعمیر کر کے  
سعادت دارین حاصل کی ہے۔ اکثر عمارات پر تاریخی کتابے نصب ہیں۔ ہزاروں  
زائرین حاضر ہوتے اور مقاصدِ ولی میں کامیاب ہوتے جاتے ہیں۔ ہر مہینے کی  
بیسویں اور غرہ محرم سے ۱۲ تاریخ تک خاص مجمع رہتا ہے۔ عہدِ مؤلف میں عموماً  
بروزِ شنبہ زائرین اور حاجت مندوں کا بڑا ہجوم ہوتا اور ۱۲ محرم کو (بروزِ زیارت  
حضرت خامس آلِ عبا) خصوصیت سے اہلِ غزائے رسم پرستہ داری گریاں مالاں  
حاضر ہو کر مراسمِ تعزیت بجالاتے تھے۔ اس روز کوئی متنفس ایسا نہ ہوتا تھا کہ  
زیارت سے محروم رہے۔

مزارات اور درگاہِ اولیا ازاں بعد مزارات اور درگاہوں کا ذکر مثلاً درگاہِ قطبِ لا قطب  
(خواجہ بختیار کاکی) قاضی حمید الدین ناگوری، سلطان شمس الدین غازی۔ نظام الدین  
امیر خسرو، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی۔ شاہ ترکمان بیابانی، باقی باللہ شاہ بایزید  
شاہ عزیز اللہ، مرزا بیدل۔ عرسِ خلد منزل و میر مشرف کے اعراس اور خوارق  
عادات کا ذکر نہایت خوش اسلوبی سے کیا ہے۔

پاک مشربی | متذکرہ بالا اعراس کے تذکرہ میں ذکر عرس خلد منزل پڑھنے سے خانِ دوراں کی پاک مشربی پر ایک خاص روشنی پڑ رہی ہے اور ظاہر ہو رہا ہے کہ (باوجود رندانہ محفلوں اور بے تکلف جلسوں کی شرکت کے) خانِ دوراں کا دامن نجاست کے بدنامہ صبوں سے پاک ہے۔

عرس خلد منزل | یہ عرس ۲۳۔ محرم کو حسب الحکم تہر پرور باہتمام حیاتِ خاں ناظر منعقد ہوا۔ ایک ہمدینہ قبل سے تیاری کی جاتی اور انواع و اقسام کے اسباب و آرائش سے زینت دیجاتی دیکھی بڑھانے کے لیے ہر قسم کی ممکنہ صورتیں اختیار کی جاتی تھیں عرس کیا تھا۔ سچ پوچھئے تو ایک خاص بزمِ رندانہ یا ہر قسم کے فسق و فجور کی آماجگاہ تھی۔ اس کی حقیقی اور پر لطف تصویر خانِ دوراں کے قلم مانی رقم سے کھچی ہے۔ ہم صرف اس ذکر میں جو آخری فقرہ موصوف کے زبانِ قلم سے بے اختیار نکل گیا ہے۔ جس سے خانِ دوراں کی پاک مشربی کا اظہار ہو رہا ہے نقل کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

چنین ہنگامہ چشم بستن عین مصلحت و بصیرت کشودن محض بصیرت اعراس کے تذکرہ کے بعد چوکِ سعادتِ خاں اور چاندنی چوک کے مرقع دکھائے ہیں۔

چاندنی چوک کا ایک واقعہ جس سے اس عہد کی خوشحالی اور دولت مند پر روشنی پڑ رہی ہے قابلِ ملاحظہ ہے۔

بارہویں صدی کی خوشحالی اور دولتندی | واقعہ یہ ہے کہ ایک رئیس زادہ چاندنی چوک کی سیرکاشت ہوتا ہے۔ بیوہ ماں تہیدستی کے عذر کے بعد اس کے متروکہ پدری سے ایک لاکھ روپیہ دیتی اور کہتی ہے کہ چوک کے نفائس اور نوادروگو اس قلیل رقم سے نہیں خرید کیے جاسکتے ہیں مگر اب اسی قلیل رقم کو اپنے ضروری مصارف کے لیے لیجاؤ۔ اسی طرح ایک اور واقعہ جو اس عہد کی خوش حالی پر روشنی ڈال رہا ہے قابل ملاحظہ ہے۔ ضمناً خان دوراں کی راست گوئی پر بھی شعاع پڑ رہی ہے۔

خوشحالی کا دوسرا واقعہ | واقعہ یہ ہے کہ ہنیائے فیل سوار اس عہد کی مشہور طوائفین میں ایک ممتاز طوائف تھی۔ وزیر الممالک اعتماد الدولہ کو اس سے خاص تعلق تھا چنانچہ نواب موصوف نے ایک مرتبہ صرف اسباب تجرع (جام و صراحی) مرصع برسم تحفہ جو اسے دیا تھا وہ ستر ہزار روپیہ قیمت کا تھا چاندنی چوک کے ذکر کے بعد معاصر مشائخین عظام و فقرا کا تذکرہ کیا ہے ان بزرگوں کے حالات پڑھنے کے بعد خان دوراں کے ادب و تہذیب ادب و تہذیب | اور اس عہد کے حسن اخلاق پابندی وضع حسن معاشرت کا موجودہ زمانہ کی ترقی یافتہ دہلی کی دولتندی اور اس اجڑی ہوئی دہلی کی خوشحالی کا توازن فرمائیے اور دیکھیے۔

تفاوتِ رہ از کجاست تا بجااست

کی کس حد تک مصداق ہے۔ مظفر

مرق پیش نظر ہو جاتا ہے۔

شاہ سعد اللہ | چنانچہ شاہ سعد اللہ (جو ایک نہایت مرد بزرگ اور اس وقت کے ممتاز مشائخین میں شمار ہوتے تھے) کے متعلق لکھتے ہیں:۔

علو جلال و سمو مناقب ایشان از اندازہ تحریر و ترقیم بیرون است و شرح کمالات و بیان نزہت طلبان از احاطہ گزارش بیرون۔

شاہ غلام محمد داول پورہ | اسی طرح شاہ غلام محمد داول پورہ کی علوم منزلت اور شکوہ و حشمت کے متعلق رقمطراز ہیں۔

لہ داول تخلص کی ایک ثنوی موسوم بہ ناصری نامہ راقم کی نظر سے گذری جو تین سو چھپن اشعار پر مشتمل ہے اور ایک شب میں تصنیف ہوئی ہے۔ اس تخلص سے اس وقت تک جو مصنف کے حالات کا پتہ چلا ہے۔ اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ ثنوی شیخ عبداللطیف الخاطب بہ دواؤ الملک معروف بہ شاہ داول کی تصنیف ہے شاہ صاحب موصوف اولاً سلطان محمود بیکہ کے روسائے عظام سے تھے۔ مگر مصلح الفقہ فخری ترک لباس دنیوی کے بعد منفقر پر رونق افروز ہوئے۔ اس ثنوی میں زن شوہر کے تعلقات اور حقوق شوہر کو مختلف عنوان اور دھچپ پیرایہ سے سمجھایا ہے۔ آغاز کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ناریاں سنو پیو کی بیاں	پیو باج کوئی پیارا نہیں	بن سیر کے ناہوے عیاں	پیو باج کوئی پیارا نہیں
عورت خاوند	پیو پیو	پیو جو سوں دہی احسان ہیں	پیو جو سوں کا سلطان ہے
جس کو عقل ہو گی ان ہیں	پیو تھی نکو بیزار ہو	پیو سوں سچی اختیار ہو	پیو باج کوئی پیارا نہیں
دنیا فنا ہو سنیار ہو	تو کل گھڑی اس کس منا	نا چیز ہے دنیا فنا	پیو باج کوئی پیارا نہیں
جن میں جنم کا ہے بنا			

دور باش شکوہ غمراشاں صولت اغنیا بر عیشہ می آرد و کلمات عظمت  
سیماش دو تلمشاں را در لرزہ می افکند۔

شاہ صاحب موصوف ہی کے حالات میں اس عہد کی پابندی وضع ملاحظہ  
فرمائیے کہ بادشاہ وقت (محمد شاہ) اور رؤسا و علمائین شہر کی جانب سے شاہ صاحب  
موصوف سے یومیہ قبول کرنے کا اسرار بجز بالغم پہنچتا ہے مگر خود داری یہ ہے کہ  
”ثبات قدمش با وجود کثرت توابع کہ در دائرہ توکل مستقیم و استقلال  
وضعش در ناز و نعیم۔“

ان ہی کے اوصاف میں لکھا ہے۔

با وضع و شریف و با اغنیا و غربا یکجاں ساوگ است از بزرگان زمانہ  
اند و در فتوحات و جواہر دمی یگانہ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) خاتمہ پر لکھتے ہیں۔

دیکھیا دنیا کی دھاتیں کیتا فکر ایک ات میں بولیا زناں کی بات میں پیو باج کوئی پیارا نہیں  
مقطع ملاحظہ ہو۔

زن قے ہوا جیکوئی دکھیا دکھ نارتی سینا یکمیا دوہین یوں داؤل دکھیا پیو باج کوئی پیارا نہیں  
اس شہسوی سے لسانیات خصوصاً گجراتی زبان پر بہت کچھ روشنی پڑ سکتی ہے مگر یہاں ہم صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ شاہ غلام محمد  
داخل پورہ جیسا کہ ان کے تعصب ظاہر ہو رہا ہے اسی سلسلہ کی ایک فرد ہیں۔ یہ وہ بزرگ تھے کہ حضرت سہروردی صاحب انکی محفل  
سماع میں حاضر ہو کر تھے جسے حاضر نظامی نے ایک قطعہ کا ذکر کیا جس سے موصوف کی علو منزلت اور حضرت تنہا کی روشن خیالی و اعلا  
دماغی پر روشنی پڑتی ہے۔ منظر

پھر شاہ محمد امیر و شاہ پانصدنی، درویش صلوٰۃ خوانی، و سید محمد مجنوں ناگنہائی  
شاہ کمال، شاہ رحمت اللہ وغیرہ کا بلحاظ حفظ مراتب ذکر کرتے ہوئے ہم بزم احباب  
روسا وہم بزم احباب | اور وسار کا تذکرہ کیا ہے ان حالات کے تحت خاندوران  
کی نڈر دلی و راست گوئی کی بہت سی مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں۔

اعظم خاں | از انجملہ اعظم خاں ولد فدوی خاں برادر زادہ خانبہاں عالمگیری  
کی رنگیں فراجی بزم آرائی، فیاضی، فراخ حوصلگی، فن موسیقی سے دلچسپی وغیرہ وغیرہ کا  
راست گوئی | تذکرہ کرتے ہوئے موصوف کی امر دہرستی و شاہد بازی کے متعلق  
صاف طور پر لکھتے ہیں۔

طبیعتش امارد پسند است و مزاجش بجمت سادہ رویاں در بند۔  
پھر اس گروہ کی ناز برداری خاطر و تواضع کے ذکر میں لکھا ہے۔

”غرض ہر جا سبز رنگے بنظر می آید منسوب بہ اعظم خاں است و ہر کجا و خطہ  
جلوہ می کند از او بستہائے آن عظیم الشان۔“

مرزا منو | اسی طرح مرزا منو (جو اس عہد کے روسا زادوں میں تھے) کی امر دہرستی  
کا نقشہ اور ان کی اس فن میں یگانگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ خطہ  
”خانہ اش بہشت شداد است و کا شانہ اش آشیانہ مجمع پر یزاد ہر نو  
زنگیں کہ بایں مغل ربط ندارد فرد باطل است و ہر طبع کہ بایں مجمع مربوط نیست  
در حلیہ اعتبار عاقل مجلسش دارالعیار شاہداں است و بزمش محکم امتحان



گلر خاں - نقد قراضہ حسن تا بدار الضرب ز برمش رجوع نکند کمال عیار نیست  
چہ شد مثل طلائے دست افتار است و سیم جال تا در کوزه مجمعش گذار نیابد  
چاندی نیست چہ شد کہ زر نقرہ خالص است -

لطیف خاں | ازاں بعد لطیف خاں (جو اس عہد کے امراء میں تھے اور فنِ سقّی  
میں یکتائے روزگار سمجھے جاتے تھے) کی لطیفہ گوئی 'بذلہ سنجی' بزمِ افسر زئی  
عیش پسندی کا ذکر کیا ہے - یہ ذکر کرتے ہوئے ان کی وضع داری پر بھی روشنی ڈالی  
اس عہد کی وضع داری | ہے جس سے اس عہد کی وضع داری کا ایک خاص نمونہ  
پیش نظر ہو جاتا ہے وہ یہ کہ موصوف کی دولت و بضاعت جب صرف  
پا انداز شاہی ہو چکی اور حشمت و اقبال نے جواب دیدیا باوجود اسکے موصوف نے  
اس وقت بھی (گو سابق کے مثل ہجوم نہ ہوتا تھا مگر) مخصوص احباب سے  
محلِ عیش و عشرت کو اسی طرح منعقد رکھا - چنانچہ لکھتے ہیں :-

"الحال کہ بضاعتہا صرف پا انداز شاہی گردیدہ اینہمہ ہجوم نیست  
لیکن مردم مخصوص جمع می شدند و یکپاس شب ہمیشہ بہ تعیش می گزرانید"  
اس کے بعد کیفیتِ بسنت اور مقاماتِ متبرکہ کا ذکر کرتے ہوئے  
یازہم میرن کا ذکر کیا ہے - اس ذکر میں خصوصیت سے خانِ دوراں کے

لے تیرن تخلص صادق علی خاں نام پسر میر جعفر علی خاں نافرنگالہ - شاہزادہ علی گہر جب اپنے والد  
احمد شاہ سے ناراض ہو کر بغرضِ تسخیر بنگالہ پہنچے تو یہی میرن مع فوج شاہزادہ کے مقابلہ میں فوج کش تھا -  
باقی صفحہ آئندہ

قلم کی بیباکی و راست گوئی کا اظہار ہو رہا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یکایک ایک شب بجلی گری اور میرن کی خرم ہستی کو مع دو خدہ نگاروں کے فنا کر دیا۔ تنہا احباب مولفہ عبدالکریم صفحہ ۷۷ موبین کا نمونہ کلام اردو (جو ایک قدیم بیاض میں حقیر کے کتابخانہ میں موجود ہے) نمونہ بدیہ ناظرین

ہے نور خدا محرم اسرار پوِ صلوات	من بعد وصتی حیدر کرار پوِ صلوات
سب لوح و قلم عرش و کرسی ہوا مداح	سب اولیوں کے قائلہ سالار پوِ صلوات
سلطان شجاع میر عرب شاہ دلاؤ	امت کی شفاعت کے کرنہار پوِ صلوات
یا حیدر صفدر میری مشکل کروا ساں	ہے شاہِ دو عالم کے مددگار پوِ صلوات
تم مہر نبوت کے چھترا ز دل بجاں ہو	تجھ شیر خدا دلدل اسوار پوِ صلوات
کر میری مدد واسطے خاتونِ قیامت	ہے تجھ سے ہر ایک نذر و دیار پوِ صلوات
تم باپ ہو شبیر و شبیر یا شنہ عالی	تجھ دست بدین قاتلِ کفار پوِ صلوات
سُن میری عرض عابد و باقر کے تقدق	جعفر کے بہر گلشن گلزار پوِ صلوات
تم وارثِ کونین ہو یا موسیٰ نکاح	سلطان رضا شاہ خراسان پوِ صلوات
از روئے تقی داد میری دے میرے نوا	سردار نقی روشن انوار پوِ صلوات
یا عسکری رکھ لاج میری ہر دو جہاں میں	اور مہدی دیں ہادی سالار پوِ صلوات

میلن کو شبِ روز ہے صلوات کا کہنا

لازم ہے وہ معصوم دہ و چار پوِ صلوات

مناجات سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوفِ منہیات شرعیہ سے اس وقت تائب ہو گئے تھے۔ لہٰذا قابل

یازدہم سیرن | یہ محفل نامبرہ کے مکان پر ہر مہینہ کی گیارہویں تاریخ منعقد ہوتی ہر قسم کے تکلفات اور اسباب آرائش سے زینت دی جاتی۔ ہمانوں کی خاطر تو وضع خاص طور سے خاطر خواہ کی جاتی۔ تمام شہر کی زہرہ جبیں نامور طوائف اور اماردہ لائے رنگیں کے ہجوم سے موصوف کا مکان گویا نمونہ بہشت شداد بنا رہتا تھا۔ غرض اس محفل کا مرقع کھینچتے ہوئے اولاً میران کی منکسر فراجی و وسعت اخلاق کثرت تواضع، ہمان نوازی، سلیقہ بزم آرائی، ارباب رقص و نشاط سے ربط و ضبط، حسینوں و مجہینوں کی تسخیر اور اس خصوص میں موصوف کی رسوائی اور وزیر الممالک کے مزاج میں درخور اور رسوخ پانے کا اظہار کرتے ہوئے وزیر الممالک کی بادہ خواری و حسن پرستی کا صاف صاف الفاظ میں تذکرہ کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں :-

نامبرہ ہر چند یکہ بوفرا نکسار و وسعت اخلاق و کثرت تواضع و رعایت ہمانداریا و ترتیب بزم آرائیہا محمود اقران خود است لیکن بعلاقہ دار و علی ارباب رقص و نشاط و تقریب مرجعیت اہل طرب فی الجملہ مطعون است چون وزیر الممالک بتجرع میلہ دارند و با اہل حسن و جمال و اصحاب غنچ و دلال میلے ازاںجا کہ توجہ خاطر بقدم حسن خدمات مغزو محترم است و در تلاش مردم حسین طرفہ دستے دارد و ہر روز پیکرے تازہ با فصول تسخیری کند از دیگر مصاحبانش مکرم۔

پھر دوازدہم سیرن عرب کا تذکرہ کیا ہے ۔

ملے عرب | یہ سراسر کبریٰ میں تعمیر ہوئی۔ جمیدہ بانو بیگم عرف حاجی بیگم محل ہمایوں بادشاہ نے تین سو عرب سوسادات عظام سو مشائخین کبار اور سو عام عرب حرمین شریفین سے لا کر آباد کیے تھے۔ عہد محمد شاہ تک یہ مقام عربوں کی بود و باش ہی کے لیے مخصوص تھا۔ بارہویں ربیع الاول کو دوازدہم ہوتی تمام شب عربی قصائد (مجیدہ حضرت سرور کائنات) پڑھے جاتے مناقب مولود خوانی نہایت خوش الحانی سے ہوتی تھی۔ شوقین مزاج بھی طبعان عرب کی نظارہ بازی کے لیے شریکِ محل ہوتے غرض خاصہ مجمع ہوتا۔ انواع و اقسام کے عربی کھانوں سے ہمانوں کی ضیافت کی جاتی تھوہ کا دور چتا ختم پر خرمائے تازہ و خستہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ خانِ دوران بھی ایک مرتبہ سید حشمت خاں کے ہمراہ شریکِ محل ہوئے اور موصوف کی بھی تھوہ سے ضیافت کی گئی موصوف کی زبانی کیفیت تھوہ خوری ملاحظہ ہو۔

”پیالہ ہائے کلاں تھوہ خوری کہ گاہے شیرینی ہم داخل می کنند علی الاطلاق  
بمردم تکلیف می نمایند چوں تہوع آور است ہمان در رد و قبول سخت  
ازیت میکشند۔“

اس کے بعد دوازدہم خانِ زماں کی زریب وزینت و آئینہ متبرکہ کی زیارت وغیرہ کے ذکر کے بعد۔ کسل پورہ کا تذکرہ کیا ہے۔

کسل پورہ | یہ مقام کسل سنگھ نے (جو محمد شاہی ہزاریوں اور دولتِ ثروت

میں ممتاز تھا، نہایت خوش منظر و پر تکلف بنوایا۔ اور فواخشان روزگار و زنانہ بازار کی گوسایا تھا۔ اوباشوں، شہوت پرستوں کا مسکن، مامن تھا۔ محتسب کی مجال نہ تھی کہ اس احاطہ میں قدم رکھ سکے یا کسی پر احتساب کرے ہر ایک اپنے مشرب میں آزاد تھا ہر طرف نا و نوش کا ہنگامہ اور ہر وقت صدائے چنگ و رباب بلند رہتی تھی اس کے بعد ناگل کے میلہ کا ذکر کیا ہے۔

ناگل کا میلہ | ناگل نامی کوئی شخص صاحب کمال اس احاطہ میں دفن ہوئے تھے۔ یہ احاطہ خواجہ بسنت اسد خانی کی سراسے متصل تھا۔ ہر مہینے کی ۲۴ تاریخ دہلی کی شوقین مزاج تماشاہیں عورتیں بن سنور کر زیارت کے بہانہ سے آتیں اور اصل مدعائے دلی سے کامیاب ہوتیں اس مقام کی برکت یا ان بزرگ کے تصرفات سے تھا کہ ہر وارد و صادر جو بھی یہاں پہنچ جاتا تھا وہ کوئی نہ کوئی جلیس و دمساز سے ہمکنار اور شراب و صل سے ضرور سرشار ہوتا تھا۔ بلاکشان محبت سویرے ہی سے منزل مقصود کا رخ کرتے اور سر شام واپس ہوتے تھے۔ اس کے بعد رینی ہما بت خاں کا ذکر ہے۔

رینی ہما بت خاں | یہ ایک وسیع میدان تھا جہاں بروز یکشنبہ بکثرت پہلوان اور تماشائی جمع ہوتے پہلوانوں میں زور آزمائی اور کشتی ہوتی ہر ایک اپنے جوہر کمال دکھا کر ناظرین کو خوش کرتا تھا اور بعد برخاست شیعہ بنی تقسیم کجائی تھی۔ شعرائے معاصرین | ازاں بعد بعض شعرائے عصر مثلاً میرزا جاجاناں یعنی باب خاں

شیخ علی حزیں - سراج الدین علی خاں آرزو - مرزا محمد فضل ثنابت - ابراہیم علی خاں رزم  
 میسر شالدین مفتوں - عبدالخالق وارستہ - گرامی - مرزا ابوالحسن آگاہ - حلیمہ وغیرہ  
 کے حسن بیان، حسن اخلاق، قادر الکلامی، نازک مزاجی، بزم آرائی  
 کا تذکرہ کیا ہے۔ چونکہ خانِ دوراں خود بھی شاعر تھے اس لیے جستہ جستہ مقام پر  
 روانی قلم میں شعر کے مخصوصات کلام کا بھی ذکر آ گیا ہے۔ مثلاً حلیمہ کے کلام  
 متعلق لکھا ہے۔

”طورِ کلاش بطورِ سختی اطعمہ“

اسی حلیمہ کی یادداشت کے متعلق لکھتے ہیں کہ پچاس ہزار متقدمین اور متناخرین  
 کے ابیات اس کو یاد تھے۔ یا گرامی کشمیری کے حالات میں لکھا ہے کہ باوجود  
 مولویت ذوقِ شاعری بھی تھا۔ اپنے کلام کی بیاض ہر وقت بغل میں لیے رہتے  
 اپنا تمام کلام منتخب سمجھتے اور تازہ گوئی کے دعوے میں اس درجہ غلو کرنے کہ مشاعرہ کو  
 مناظرہ کی حد پر پہنچا دیتے تھے۔ زان بعد مشہور مرثیہ گو، مرثیہ خوانوں اور ہر ایک  
 کی طرز خواندگی سوز و گداز، مضامین درد و الم میں ایک دوسرے پر تفوق - معین  
 کا ان کی خواندگی کی مجلسوں میں هجوم - ایک دوسرے پر سبقت اور مراہم تعزیت  
 ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ ان میں بعض ایسے بھی مرثیہ گو شعرا کا ذکر ہے جنہوں نے  
 اس وقت ریختہ گوئی میں علمِ استاد ی بلند کیا تھا۔ مثلاً منقبت کہنے میں پسر  
 لطف علی خاں کے متعلق لکھا ہے۔

و منقبت در ریختہ بطریق و ساز و سامان مالا کلام میگوید۔

یا تمسکین و حزی و غمگین تینوں بھائیوں کے حالات میں لکھا ہے  
ہر سہ برادر اندوے بزبان ریختہ مرثیہ گفتن مہارتے تمام دارا  
شہر کلام اینہا شہرت دارد و در واقع ہر سہ کہ بسیار خوب مرثیہ می گویند۔  
یا محمد معیم کے متعلق لکھا ہے۔

مضامینہ در ریختہ می آرد کہ فارسیان مضمار فارسی زمیں گیر می شہ  
پھر ارباب طرب کا ذکر ہے جس کے تحت 'بین نواز'، 'قوال'، 'طنبورچی'،  
'سارنگی نواز'، 'ڈھولک نواز'، 'دمدے نواز'، 'سبوحچے نواز'، 'بھگت باز'،  
'زنکو لہ نواز'، 'مورچنگ نواز'، 'نقال'۔ 'امرد'، اور طوائفین کا ذکر کیا ہے۔ ۱۱  
حالات پڑھنے سے گو اس عہد کی عشرت پسندیوں کا مرقع پیش نظر  
گر قابلِ خاطر یہ امر ہے کہ جو بھی جس فن کا ماہر ہے وہ اس فن میں کامل اور بگاہ  
ہے مثلاً ایک طوائف ادبِ بیگم کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ جب محفل میں  
نہیں پہنچتی تھی۔ بجائے اس کے افضل بدن کو اس خوبی سے رنگتی اور نقشہ  
سے آراستہ کرتی کہ گویا گلبدن یا کنخاب کا پا جامہ پہنے ہوئے ہے بڑی خوش  
سوائے آشنا کے کوئی اور پہچان بھی نہ سکتا تھا۔

اسی طرح ایک نقد نام معروف بہ شاہ درویش مادرزاد نابینا کی  
کا ذکر کیا ہے کہ یہ اس چاکہ دستی اور خوش اسلوبی سے سبوحچہ بجاتا کہ ڈھوا

استادوں اور پکھاؤجی کی پیشانیوں سے عرق غلات ٹپکتا تھا اس نے خود ایک ایسا بمثل ساز اختراع کیا تھا کہ اس سے ڈھولک و پکھاؤج اور زنبورہ تینوں صدائیں نکلتی تھیں اس ذیل میں ایک اور نابینا کی شکم نوازی کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا پیٹ مانند سیاہ بختوں کے سیاہ ہو گیا تھا۔ اور شیخص موافق اصول و قانون ڈھولک و پکھاؤج شکم اس خوبی سے بجاتا تھا کہ اکثر طوائفین اس کی شکم نوازی پر رقص کرتی تھیں۔

اسی طرح سلطانہ امر کے ذکر میں لکھا ہے کہ سبز رنگ تھا بارہ سالہ عمر تھی مگر رفاہی میں طرفہ ادائیں اور بلا کی شونیاں کرتا گانے سے ایک عالم کو مفتوں اور خلائق کو دیوانہ بناتا تھا اور اس عمر میں فن موسیقی میں اس درجہ کمال حاصل کیا تھا کہ اس سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتا۔ بڑے بڑوں سے مقابلہ و دعوائے ہمسری رکھتا تھا خانہ دوراں نے ایک محفل کا جس میں سلطانہ امر بھی موجود تھا ذکر کیا ہے اور دوبارہ اظہار آرزو کرتے ہوئے لکھا ہے۔

خار خا حسرت اعادہ صحبتش درد ہائے یاراں باقیمست شوق

تحریر کے میخواب

یاحسین خاں ڈھولک نواز کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ ڈھولک نوازی میں یگانہ روزگار اور عجوبہ عصر تھا۔ دہلی میں اس سے بہتر کوئی ڈھولک نواز پیدا نہ ہوا تھا۔ اس کی استاد کی کا یہ عالم تھا کہ چھ مہینے تک اگر محفل منعقد رہے تو وہ شہر



نئے طریقے سے دھولاک بجا کر اہل بزم کو خوش کرتا رہے۔

موسیقی دانی | اگلے زمانے میں دستور تھا کہ شرفاء، امراء اور شاہزادوں کو ہر قسم کے فنون لطیفہ کی کچھ نہ کچھ تعلیم ضرور دی جاتی تھی۔ از انجہ فن موسیقی کی تعلیم بھی ہر صنیع و شریف کے لیے ضروری تھی۔ بزرگان دین خود اس فن میں کامل ہوتے اور اس فن کے مہرین کی قدر اور حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ مندرکہ بالا باب طرب کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خان دوراں کو بھی اس فن میں اس درجہ مہارت اور کمال حاصل تھا کہ موصوف نے اُن کے حالات میں اکثر و بیشتر ہر ایک کی خواندگی پر ایک تنقیدی نظر ڈالی ہے۔ مثلاً رحیم سن و تان سین کی خوش گلوئی بزم رانی وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ در عالم کبت اعجوبہ روزگار اند و در عرصہ دھڑ دھڑ مبارز سپہ سالار۔

یا رحیم خاں جہانی کے متعلق لکھا ہے کہ خیال را ہمزہ میخواند  
یا شجاعت خاں کے متعلق لکھتے ہیں کہ در کبت دعویٰ دارد لیکن  
اثرے درد لہا نیست۔

یا نور بانی کے تجل سواری اور جاہ و چشم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ  
”جنگلہ اکہ بفعل راج الوقت دہلی است خوب مشق کردہ“

یہ وہی نور بانی ہے کہ نادر شاہ اس کی حاضر جوابی و لطیف گوئی بذلہ سنجی سے بہت خوش ہوا تھا اور یہ غزل جبر کا مطلع ہے ”دلبر ماہ و گربہ سنا ز آمدہ“ ازل ماچہ بجا ماند کہ باز آمدہ“ شکر چار ہزار روپیہ انعام سرفراز کر کے کہا تھا۔

دکن کو مراجعت | حضرت مغفرت آباد طاب ثراہ نے بوقت روانگی دہلی اپنے  
 فرزند نواب ناصر جنگ شہید کو دکن میں اپنا جانشین فرمایا تھا۔ بعض مفسدین نے  
 موصوف کے دل میں خود مختاری کے خیالات پیدا کر دیے۔ مغفرت آباد  
 طاب ثراہ کو جب اس انحراف کی متواتر خبریں پہنچیں آپ ۲۰ جمادی الاول  
 کو حضور محمد شاہ سے مرخص ہوئے اور بمعیت خان دوراں نواب ذوالقدر درگاہ قلیج  
 دکن کو مراجعت فرمائی۔ نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید حضرت مغفرت آباد  
 سے برسرِ پیکار ہوئے شکست پائی اور صبح و سلامت حضرت مغفرت آباد  
 کی خدمت میں حاضر کیے گئے۔

غرض خان دوراں نواب ذوالقدر دکن پہنچ کر حضرت اصفیاء طاب ثراہ کے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) ”روئے ہند را سیاہ کن بیا کہ بایرانت بریم“

مگر ایک غزل جس کا مطلع تھا

سمن شمع جاگدازم تو صبح دلکشائی سوزم گرت بہ میثم سیرم چو سمن منائی

مناکر بچید بیماری نجات حاصل کی تھی۔ مرآۃ آفتاب منا۔ قلمی ص ۶۹

۱۷۸۵ء میں نواب میر قمر الدین شاہ نے ہجری میں پیدا ہوئے۔ عہد عالمگیر میں منصب پنہجڑاری اور خطاب حسین قلیج خان  
 و صوبہ داری بیجاپور سے سرفراز ہوئے۔ شاہ عالم بہادر شاہ نے خطاب خان دوراں و صوبہ داری آودھ سے سرفراز کیا  
 اول سال جلوس فرخ سیر خطاب نظام الملک بہادر فرخ جنگ و منصب ہفت ہزاری و نظامت صوبجات دکن سے متفرغ  
 ہوئے۔ عہد فرسینح الدراجات میں صوبہ داری مالوہ عطا ہوئی۔ پھر بغیر تسخیر دکن روانہ ہوئے ۱۷۸۵ء میں قلعہ آبر طاب ثراہ  
 (بانی برصغیر ہند)

حیات عنایات شاملہ و مراحم خسروانہ سے سرفراز و شاد کام رہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹)

اور برہان پر محمد انور خاں سے مصحفی تخییر کیا۔ ان قراض تسلط سادات بارہ کی ہم بھی درآل آپ ہی نے سرکی ۱۳۳۲ء میں بارگاہ محمد شاہ میں حاضر ہو کر خلعت وزارت سے ممتاز ہوئے۔ چند در چند وجوہات کی بنا پر دارالسلطنت (دہلی) سے تشریف فرمائے دکن ہوئے۔ مبارز خاں (ناظم دکن) سے شدید معرکہ کے بعد ۲۳ محرم ۱۳۳۲ھ ہجری کو فتح یاب ہو کر جلاوطنی دکن پر بلا شرکت غیرے فرما فرما رہے۔ ۱۳۳۲ھ میں محمد شاہ نے خطاب منجھار سے اور صوبہ اکبر آباد کو کوسمیدہ دکن ہمارے سرفراز اور مرہٹوں کا فتنہ فرد کرنے کے لیے دہلی طلب کیا (یہی وہ سفر ہے کہ خاں دوراں نواب ذوالقدر بھی ہمراہ رکاب تھے) آپ دہلی پہنچے ان ہی دنوں میں نادی طوفان اٹھا۔ اس ہنگامہ کے فوجیوں نے ۱۳۳۲ھ میں دکن کو مراجعت فرمائی۔ بعد مرحدہ نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید ۱۳۳۲ھ میں ترجبا پالی قلعہ بالکنڈہ وغیرہ تسخیر کیا۔ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ نواح برہان پور میں انتقال فرمایا۔ نعش اور گناہ باو منتقل ہوئی اور غلہ آباد میں پائین مزار شاہ برہان الدین دفن کیے گئے بعد صلت مغفرت آب سے مقب ہوئے۔ غلام مرتضیٰ متوجہ بہرشت و صلت کی تاریخیں ہیں۔ اس بہت سے بھی سنہ صلت برآمد ہوا ہے۔

رنگ طرب از رخ جہاں رفت صد حیف کہ آصف زماں رفت

حضرت مغفرت آب کو شعر و شاعری سے بھی خاص فوق تھا۔ چنانچہ باوجود کثرت کاوانہما کہ نظم و نثری ملکات دو دیوان سبع موزوں کی یادگار ہیں۔ موصوف نے اولاً شاکر بعدہ آصف تخلص فرمایا۔ نمونہ کلام بلاغت نظام ہدیہ ناظرین ہے۔ غزل تخلص شاکر۔

عیش است دران غاذ کہ بستر نتواں یافت اسباب تردد بہر کسیر نتواں یافت  
(باقی صفحہ ۴۱)

## عہد نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید

بعد ملت منفرت اب اللہ نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید  
جلوہ فرمائے تخت حکومت ہوئے۔ ادھر دہلی میں محمد شاہ نے بھی اللہ میں  
انتقال کیا اور احمد شاہ سریر آرائے حکومت ہوئے۔ نواب ناصر جنگ شہید کے  
نام فرمان صوبہ داری دکن مع لوازمات صادر ہوا۔ نواب صاحب موصوف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹)

ابن طائر فرست کچوں برقی است پرانیا  
در دامِ عمل گیر کردیگر نتواں یافت  
از شرم رسا جلوہ آن حسن دل آزار  
در خائے آئینہ مکر نتواں یافت  
... ہوئے اگر از درد شرم روز قیامت  
بر باد رود محشر دفتر نتواں یافت  
شاکر نہ حدیث نبوی می کشم ایں جام  
جز ہر علی آب کوثر نتواں یافت  
ولہ بختصر آصف

بوسہ گاہے لبِ فلاک بود جائے علی  
اوج امید گرفتہ است چوں من پائے علی  
آفت است چو ارکانِ سلمانی من  
شدہ ام شیفۃ دوا لہ و شیدائے علی  
می سز و قیئتش افزوں زدو عالم صفت  
بے بہا ہست زبں گوہر بختائے علی

حضرت معصوم تاجک چھ فرزند (۱) میر محمد پناہ، مخاطب بغازی الدین خان فیروز جنگ (۲) میر محمد خاں خاٹک، نظام الدولہ ناصر جنگ شہید

(۳) میر محمد خاں مخاطب امیر الامراء، صلاحیت جنگ (۴) میر نظام علی خاں مخاطب امیر علی خاں طہسب  
بران الملک بسلالت جنگ (۵) میر علی علی خاں مخاطب ناصر الملک۔ اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ گلزارِ مصفیہ ص ۱۵۷ و تزکِ مصفیہ ص ۱۵۸

حسب دستور بغرض استقبال نہایت بزرگ اختتام سے فرماں واری (محمدی باغ)  
 رونق افروز ہوئے۔ جشن منعقد ہوا اور ہاتھیوں کی بہادی کا تماشا شاہی توپ خانہ  
 انعقاد جشن اور ہاتھیوں کے مقابلہ میں ہونے کا حکم ہوا۔ وسیع میدان میں ایک جانب  
 کی بہادی کا تماشہ تین سو توپوں کی قطاریں جمائی گئیں۔ دوسری جانب ہاتھیوں  
 کی صفیں کھڑی کی گئیں۔ تمام توپیں یکبارگی چھوٹیں تو یوں کا سر ہوتا تھا کہ بہت سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰

لے گل رخا قلمی ورق ۲۰۶ و تذکرہ فیض علی ورق ۵۰ و خسرا نہ عامرہ۔ منشات موسوی خاں کے اس لفظ  
 سے جو حضرت مغرت مآب کی جانب سے لکھا گیا ہے اس میں خان دوران کو محالی پناہ کے لقب سے یاد کیا ہے جس  
 خان موصوف کی وقت و عظمت کا انہار ہو رہا ہے۔ عنایت نامہ خان موصوف کے خط کے جواب  
 میں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

بدرگاہ متلی خاں۔ خط مرحلہ متضمن انہار نگاہداشت جمعیت سوار و پیادہ و سیدخل  
 شدن مغزول دروازہ شدن۔ آنوالی پناہ بجانب سرادرجوع آوردن و کلائے زمینداران و ساعی  
 بدون در تحصیل پیشکشہا و فیصل شدن مقدمہ چندی از زمینداران و تلاش برآمد عمل مغزول رسید  
 و کیفیت مرقومہ مشہور و ماضی موجب استخوان گردید۔ تا حال یقین کہ سبزو رسیدہ  
 از انتظار بہام و انصرام کار با فخر علی حاصل نمودہ و از وجہ پیشکش بہنہائے خطیر معبر عن  
 وصول در آوردہ اند و کار بافضل الہی بروفق مدعا صد گرفتہ بہر حال از جزا نکلات جاگیر سرکار بحمدی تمام زروا فر  
 بلا توقف و تاخیر باید فرستادہ کہ برائے تنخواہ سپاہ و اخراجات لایہی ضرور است۔ منشات موسوی خاں جو کہ ترقی  
 مظفر

ہاتھی روگرداں ہو کر بھاگے۔ مگر بعض ہاتھی مقابلہ پر جے رہے۔ خصوصاً خانِ دُورِاں  
 خانِ دُورِاں کے | نواب ذوالقدر کا ہاتھی جو نہایت دلیر و بیباک تھا توپِ خا  
 ہاتھی کی بہادری | پرستانہ وار حملہ آور ہوتا رہا۔ اس جشن کے بعد نواب صرخنگ  
 شہید جلوہ فرمائے بلکہ خجستہ بنیاد (اوزنگ آباد) ہوئے۔

خدمت کو توالی پسر فراری | جلوس کے دوسرے سال ۱۱۰۶ جادیۃ الاولیٰ ۱۱۶۳ھ کو  
 خانِ دُورِاں نواب ذوالقدر نے بارگاہِ سلطانی سے خدمت کو توالی بلکہ خجستہ بنیا  
 لے ازاںجہ کی فیل دگاہ نقلی خاں نہایت دلیر و بیباک بود کہ چوں سستاں چلہا بروئے توپ می دوید۔  
 تاریخِ ظفرہ - تالیف گرد عاری لال - (منظر)

نے کو توالی کا قیام حضرت عمر کے اولیات سے ہے جو شرطہ (پولیس) سے موسوم تھا۔ قضاۃ، مفتی، فقہا کی  
 زیرِ صدارت رہتا تھا۔ ان کے احکام کا نفاذ یا ثبوت جرم سے پہلے مجرم کی حراست و تاویب اور مجرم سے اثبات  
 جرم میں مفتی کی امداد اس کا فرض منصبی تھا۔ افسر پولیس (کووال) مجاز تھا کہ ذنا اور مسکرات پر حد شرعی قائم  
 کرے۔ عہدِ خلفائے عباس، اندلس کے اموی فاتحین۔ مصر کے خلفائے فاطمیین نے  
 جرائم کی سماعت، ان کا فیصلہ، حدود شرعی کا اجراء کو تووال کے فرائض قرار دیکر قضاہ کے حدود اختیار سے نکال  
 لیا۔ مگر عظیم المنزلت خدمتِ ذی دجاہست سرداروں اور ذی مرتبت عاملین کے لیے مخصوص تھی۔ ولایات  
 اندلس نے اس کی دو قسمیں کیں (۱) شرطہ صخری جو عام رعایا اور معمولی لوگوں کے اعمال کی بخانی  
 اور اس طبقے کے مجرمین کی تادیب کیا کرتا تھا (۲) شرطہ کبوی اس کا مرتبہ وزارت کے بعد سمجھا جاتا تھا۔ سردارِ قوم  
 متفرقینِ سلاطین، شاہی خاندان کے افراد عاملینِ عظام اور روسائے شہر کے معاملات اور ان کے اعمال کی بخانی اس کے  
 (ذاتی پھرؤ بند)

## د فوجدارى افواج بلده مع اضافہ بکصد سوار و محاسل پر گندہ دھاویرہ سے

(بقیہ صفحہ ۴۳) لکھ  
ذمہ ہوتی تھی۔ سلاطین مغلیہ کے عہد میں بھی یہ نہایت اہم باشان عہدہ سمجھا جاتا تھا۔ خصوصاً ان شہروں کی  
کوتوالی جہاں شاہی محلات، دوسائے عظام کی بود و باش اور مستقل صرافہ ہو یا جو شہر غنیمت کی تاخت و تاراج کے جلا گنا  
رہتے ہوں خاص رتبہ اور عزت رکھتی تھی۔ اسی لیے خانِ دوران، ذاب ذوالقدر درگاہ قلی خاں سالار جنگ کو  
بلدہ جستہ بنیاد جیسے معرکہ الاراء شہر کی کوتوالی سے سرفراز کیا گیا جو سالہائے دراز سے مختلف شاہی خاندانوں کا تخت  
ہوتا چلا آ رہا تھا اور جس کی ثروت بھی ہمیشہ ہمسایہ فرمانرواؤں کو کھٹکتی رہی اور جس کی فتحیابی کے لیے بار بار حملے ہوتے رہتے  
تھے۔ اس مقام پر اس عہد کے فرائض کوتوالی کا اظہار خالی از دیکھ پی نہ ہو گا۔

آج تک دکن میں قدیم باوضع لوگوں کی زبانوں پر مثل شہور ہے اول بادشاہ بعد وزیر پھر کوتوال باقی بیچ  
حقیقت بھی یہی ہے کہ کوتوال کے اختیارات نہایت وسیع اور اس کے فرائض بھی نہایت دشوار ہوتے تھے۔ تمام شہر  
اور باشندگان شہر کی جان مال کی حفاظت اس کا فرض اولیں تھا۔ کوتوال کو حسب ذیل قواعد کی پابندی اور ان کا  
انصرام لازمی ہوتا تھا:- (۱) دورہ کر نیوالے سپاہیوں کی مختلف مقامات پر چوکیاں قائم کرنا (۲) شب میں تمام شہر اور گلی کوچوں  
کی گشت و گلا کر امن و امان برقرار رکھنا (۳) چوروں، ٹھانی گیسوں، گرہ کٹ، بدعاشوں اور ڈاکوؤں کی شب و روز نگہبانی اور  
ان کی دست برد سے رعایا کو محفوظ رکھنا (۴) منہیات شرعی علی الخصوص مسکرات پر نہایت ہوشیاری سے نگہبانی رکھنا (۵)  
فاشان بازار کی نگہبانی اور شراف کی عورتوں کو اغوا کر کے بیگنا بچانے والوں علی الخصوص کٹنیوں محفوظ رکھنا (۶) بدعاشوں  
مفسدوں اور چوں سے عریب شرفاء کی عزت و آبرو کی صیانت (۷) لوہاروں کو بندوق سازی سے منع کرنا اور ان پر نگرانی رکھنا  
(۸) ٹھکانہ جات موقع موقع قائم کرنا جس سے شاہراہوں کی اس طرح حفاظت ہو سکے کہ مسافریں اور راہروں باطمینان سفر  
رکھ سکیں (۹) کہیں کسی یہاں چوری یا دہشتی نہ ہونے پائے (۱۰) اگر کسی کا مال چوری جائے تو مال یا مالک کے مالک کو مال  
(دہائی برخواستہ)

سرفرازپانی۔ ملاحظہ ہو نقل سند کو توالی سے۔ ونقل سند پر گنہ دہا ویرہ سے۔

(ابتداءً ۳۳) سے اور اس بمال چور کو سزا دینا (۱۱) مال برآمد نہ ہونے کی صورت یا کسی اور فریضہ کی کوتاہی میں کو توال جوابہ سمجھا جاتا تھا۔ مظفر لہ مخفی ذرا ہے کہ اس عہد میں یہ اصطلاح موجودہ پولیس اور آسٹا کی تحریک میں خزانہ شاہی سے نہیں دی جاتی تھی۔ بلکہ ایسی خدمت کے ساتھ کوئی جاگیر تفویض ہوتی جس سے اخراجات کی کفالت و سربراہی ہو۔ یہ جاگیر بشرط خدمت ہوتی تھی۔ خان دوران نواب ذوالقدر سے پیشتر ابتداءً عہد حضرت مغرت آب میں کو توالی و فوجدارِ اطراف بلوہ پر سید نجم الدین خاں مامور تھے۔ ان کو عیجرہ کرتے ہوئے حضرت مغرت آب نے میر عبد اللہ کانقر کیا۔ ان کی علیحدگی کے بعد میر مہدی اس خدمت سے سرفراز ہوئے۔ میر مہدی کی علیحدگی کے بعد حضرت مغرت آب نے خان دوران نواب ذوالقدر کا تقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعض امور کے عدم تکمل کی وجہ سے احکام حاصل نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد ۲۲ ربیع الثانی کو بجائے خان دوران نواب ذوالقدر کے امان اللہ بیگ الخائب بہ حفاظت بیگ خاں کو سرفرازی ہوئی۔ اس کے بعد ۱۱ جمادی الاول ۱۱۸۰ کو احکام مشروط مع اضافہ سو سوار نواب نظام الدولہ امرتسار شاہید نے خان دوران نواب ذوالقدر کو خدمت کو توالی و فوجداری اطراف بلوہ سے سرفرازی کیا۔ اس کی نسبت جو سند دفتر شاہی سے حاصل ہوئی ہے اس کی نقل سے منسلک ہے۔ یہ حکمنامہ شاہنواز خاں مدار الہام وقت مکی ہجری ۱۱۸۰ کا ردوائی دفتری طے ہونے کے بعد ۲۹ رجب ۱۱۸۰ کو حاصل ہوا۔ اس خدمت کے ساتھ کو توالی کی خافت کے لیے جو فوج مقرر تھی مزید ایک سو سوار کے ساتھ مع جاگیر مذکور (جس کا حاصل اس وقت سات ہزار دس روپیہ ساڑھے تین آد تھا) خان دوران کو عنایت ہوئی (مظفر ۷) لہ سوانح دکن میں منعم خاں نے اس پر گنہ کے تحت ۴۰ موضع اور اس کی آمدنی پینسٹھ ہزار دوستیس روپیہ پہنچ بیان کی ہے۔ حالانکہ سند میں سات ہزار دس روپیہ ساڑھے تین آد مسطور ہے۔ مظفر۔



## عہد نواب امیر الممالک صلابت جنگ

نواب امیر الممالک صلابت جنگ کو بعد شہادت ناصر جنگ

ملہ میرا صحراں نام نظام الدولہ ناصر جنگ خطاب بعد رحلت حضرت آصف جاہ خطاب شہداء، راجاوی لٹانی لٹا  
 قریب پونہن نالہ ساحل تاپتی واقع برہانپور سند نشین ہوئے۔ بوقت نیابت چونکہ باپ سے راد منسوب ہو گیا تھا لہذا  
 آپ کے عین جیات اس نے سرکشی نہیں کی۔ اسی سال شاہ ابدالی نے دہلی پر چڑھائی کی۔ احمد شاہ بادشاہ کی طرف سے  
 فرائی سببی پر بغرض امداد آپ روانہ ہوئے۔ ہنوز دریائے ترہا تک پہنچے تھے کہ پھر بادشاہ نے حکم سابق منسوخ فرمایا  
 آپ صاحب فرمائے دارالسلطنت ہوئے۔ آپ کے غیاب میں ظفر جنگ نے امداد دوڑے وچند اصحاب علم نبوات بنکدیا فرانسس  
 کی مخالفت میں لکھنؤ کمپنی نے اپنے مفاد کی غرض سے نواب ناصر جنگ شہید کی رفاقت پر آمادگی ظاہر کی۔ غرض مقابلہ میں ظفر جنگ  
 شکست ہوئی اور قید کیے گئے۔ نواب ناصر جنگ شہید پانڈیچری کی تسخیر کے خیال سے روانہ ہوئے آخر وہاں کے زائد قیام میں فرانسس  
 کی سازش سے بہت خان ملکھام نے شیون مارکر ہتھام چنپا آپ شہید کر ڈالا۔ نعش خلد بادلائی گئی اور روضہ محضر شاہ بڑن الدین  
 میں قریب قد حضرت صغہا خطاب راہ دفن کیے گئے۔ علامہ زاد بلگرامی نے تاریخ رحلت آفتاب فتن فرمائی۔ نواب شہید کو حق سبحانی  
 اور مسمویٰ پر کمال حاصل غنا شاعری سے خاص فوقی تھا۔ علامہ زاد بلگرامی سے مشورہ فرماتے تھے آپ کے دو دیوان طبع ہو چکے ہیں مگر ملاحظہ

دوانش تنگ شکر آفریدند      دلب قند کر آفریدند

ترا خورشید انور آفریدند      مرا از زہر کستہ آفریدند

کرم کن عیسیٰ مادر خایم      ترا ساتی کوثر آفریدند

دلِ صافی کہ مادریم ناصر

کہ شبنم پاک گوہر آفریدند

(باقی صفحہ آئندہ)

و قتل مظفر جنگ نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی اور بعض اعیانِ مملکت نے  
بہ سبب بزرگی تخت نشین کیا۔ آپ کے جلوس (۱۸ ربیع الاول ۱۲۲۳ھ) سے  
گو زاعات خانگی کا خاتمہ ہو گیا مگر فرامیسی گروہ کے روز افزوں اقتدار نے

بیجا پٹنہ منو گڈشتہ کہ برچیند کے از آشنائی <sup>در ایست</sup> کہ کل گرد و ہمار بیوفائی

ورق گردانی دارند ہوش دار بوقت کار یارانِ ریائی

مرکشتی وقامت رست کردی چہ در روز قیامت رونائی

ز خونِ دین میخوابد دل من کف پائے ترا ساز و خنائی

گدائی گر ہوس باشد کسے را توں کرد از در ولس گدائی

گدائی از در شاہ نجف کن

اگر خواہی تو ناصر بادشاہی

یہ شعر بھی آپ کا نہایت مشہور ہے: <sup>بگاہ</sup> انتخابے میکنی بر سر تگ دم تو اے جاں از کجا آمیختی این قدر دانی را (مظفر)

۱۷ ہایت محی الدین خاں: ام مظفر جنگ خطا حضرت آصف جاہ طاب ثراہ کے چیتے زائے اور سعد اللہ خاں وزیرِ عظم شاہ جاہ

کے پوتے۔ جرنیل ناصر جنگ شہید حسب الطلب واد دہلی ہوئے تو موصوف نے باغواںچہ صاحب بامداد دہلی کے ارکاٹ میں

اول الدین خاں کو شکست دیکر قتل کیا اور خود مئی سلطنت ہوئے۔ نواب ناصر جنگ شہید نے واپسی کے بعد مظفر جنگ کو شکست دی اور

مقتد رکھا مگر بعد واقعہ شہادت نواب ناصر جنگ فرانیسیوں اور چند اصاحب مظفر جنگ قید رہا کہ تخت نشین کیا بہنوز دواہ <sup>زیادہ</sup>

حکومت کنئی کہ محکوم بہت خاں بہادر کے ہاتھ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۲۳ کو موصوف قتل ہوئے اور بہت خاں محکوم حضرت نواب

آصف جاہ ثانی کے دستِ حق پرست سے وصال جنم ہوا۔ مظفر ۱۲ تا بیخ ظفر ۱۲ مظفر

انگریزی کمپنی کی رقابت کو اور براؤن ختم کر دیا۔ ادھر مرہٹوں نے بھی سر اٹھایا۔ مزید برآں  
 فرماں روا کی غیر مستقل مزاجی نے سلطنت کو نہایت ضعیف بنا دیا۔ غرض خاندورال  
 نواب القدر عہدہ گو تو ولی پر کار فرما تھے کہ امیر الممالک نواب صلابت جنگ کا دوشروع ہوا  
 داروغہ فیجندہ | ایندرا خان دورال نواب ذوالقدر داروغگی فیجندہ پر سرفراز کیے گئے مگر  
 ۶۷ء میں باضافہ منصب شش ہزاری و علم و نقارہ مع خطاب مؤمن اللہ سے مخدو  
 صوبہ ری ونگلا بادشاہ قلعہ منصفیٰ خطا۔ کچھ عرصہ نہ گذر تھا کہ صوبہ اری خیمہ بنیاد اور گلاب پر سر بلند ہوئے  
 رگھوناتھ راؤ سے مقابلہ یہ وہ زمانہ ہے کہ راؤ بالاجی راؤ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا (مادھو)  
 پونے میں جانشین ہوا مگر زمام سلطنت درحقیقت رگھوناتھ راؤ کے قبضہ اختیار میں رہی  
 چنانچہ اس نے تھوڑے عرصہ میں فوج کثیر فراہم کر کے دکن کا رخ کیا اور تاخت کرتا ہوا  
 اورنگ آباد پہنچا۔ خاندورال نواب القدر سے معرکہ آرا ہوا موصوف نے نہایت پامردی  
 سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ غنیم کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اسی سال امیر الممالک  
 نواب صلابت جنگ غرلت نشین کیے گئے۔ اور حضرت نواب نظام علیاں آصفیہ  
 ثانی رونق افرائے سریر سلطنت ہوئے۔

۱۷۸۱ء کا رگھوناتھ راؤ خاندورال نواب القدر سے معرکہ آرا ہوا موصوف نے نہایت پامردی سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ غنیم کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اسی سال امیر الممالک نواب صلابت جنگ غرلت نشین کیے گئے۔ اور حضرت نواب نظام علیاں آصفیہ ثانی رونق افرائے سریر سلطنت ہوئے۔

۱۷۸۱ء کا رگھوناتھ راؤ خاندورال نواب القدر سے معرکہ آرا ہوا موصوف نے نہایت پامردی سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ غنیم کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اسی سال امیر الممالک نواب صلابت جنگ غرلت نشین کیے گئے۔ اور حضرت نواب نظام علیاں آصفیہ ثانی رونق افرائے سریر سلطنت ہوئے۔

۱۷۸۱ء کا رگھوناتھ راؤ خاندورال نواب القدر سے معرکہ آرا ہوا موصوف نے نہایت پامردی سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ غنیم کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اسی سال امیر الممالک نواب صلابت جنگ غرلت نشین کیے گئے۔ اور حضرت نواب نظام علیاں آصفیہ ثانی رونق افرائے سریر سلطنت ہوئے۔

## عہد حضرت غفر انما نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی

غفر انما حضرت نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی سالہ میں بمقام بیہ مسند نشین ہوئے۔ آپ کی شخصیت اس وقت دکن میں بلحاظ قابلیت و تدبیر و بہادری حضرت آصف جاہ اول طاب ثراہ کا حقیقی معنوں میں نقش ثانی سمجھی جاتی تھی اور واقعہ بھی یہی ہے۔

چنانچہ جس وقت سے زمام سلطنت مستقلاً حضرت غفر انما طاب ثراہ کے ہاتھوں میں آئی۔ باوجود اس کے کہ اُس وقت دکن کے اندرونی و بیرونی حالات و واقعات نہایت ناگفتہ بہ ہو رہے تھے۔ خود ہندوستان کی سیاسی فضا نہایت مکدر تھی۔ انگریز کمپنی کا اثر و اقتدار روز افزوں بڑھ رہا تھا۔ جا بجا بغاوتوں کا طوفان شورش پسندوں کی سرکشی رو بہ ترقی تھی۔ قلمرو آصفی کے اصلی رقبہ کا بھی بہت کچھ حصہ نکل چکا تھا۔ محاصل کی کمی فوجی ضرورت اور اس کی کثرت سے خزانہ بھی

لے چنانچہ صاحب ترک آصفیہ رقمطراز ہے۔ ”بسب شہادت ناصر جنگ و تصرف کلاہ پوشاں فرانسیسی جنگ و سستی عمل مہلات جنگ فوسے رو بہ ابتری آورده بود کہ ہر گردن کش از گوشہ کمین بر سر فرساد برآوردہ بہ بازوے تمدنی تاؤلا

مینزد و ہر شورہ پشت بہ نگرہ میخواند کہ فتنہ سازہ برپا کردہ علم بناوت افزاؤد۔ ۳۲ منظر

زیر بار ہو گیا تھا۔ ادھر مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی قوت اور ان کی سلطنت آصفیہ سے قلبی عداوت، میسور کی خود سری، فرانسیسیوں کی اہل دربار سے خفیہ سازشیں یہ تمام وہ اسباب تھے کہ جس سے سلطنت گویا قالب بے جان ہو رہی تھی۔ ایسے نازک وقت میں پائے ثبات کو جنبش نہ ہونا اور زمام استقلال کا ہاتھ سے نہ چھوڑنا ہر کس ناکس کے حدود اختیار سے باہر تھا۔ یہی نہیں بلکہ مرہٹوں سے برسرِ مقابلہ ہونا، فرانسیسیوں کے سازشی جال توڑنا انگریزی کمپنی کی مدد کرنا، ٹیپو سلطان کو خود سری کی سزا دینا اور باوجود ان تمام الجھنوں اور قومی دشمنوں کی فریب ساز یوں سے بچکر اپنی مستقل سلطنت کو قائم رکھنا صرف حضرت غفر آفتاب ہی کے مخصوصات سے تھا۔ جیسا کہ آپ کے عہد کے تاریخی واقعات سے منکشف ہے۔

خطاب علی اور منصب | عہد مابقی سے زیادہ خانِ دُورالِ نواب ذوالقدر کی ترقی جلیل پر سرفرازی | کا آخری عہد حضرت غفرانِ مآب طاب ثرا کا عہد مبارک تھا۔

چنانچہ جب ۱۲۰۵ھ ذیحجہ ۵۱۸۱ھ کو زمام سلطنت حضرت غفرانِ مآب طاب ثرا نے لے نواب میر نظام علی خاں نام۔ اسد جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ ثانی خطاب۔ حضرت آصف جاہ منقرت آجکے فرزند چارم۔ روز عید فطر ۱۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت مغفرت آجکے چودہویں سال خطاب اسد جنگ سے سرفراز فرما کر غیب الدولہ کی امانت میں مرہٹوں کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ مگر، مظفر جنگ میں نواب ناصر جنگ اور مظفر جنگ کے قاتل بہت زیادہ نیکو کام کو قتل کیا۔ عہدِ الممالک ذاب ملامت جنگ میں صوبہ داری اور مرتبہ وزارت سے سرفراز ہوئے۔ فرانسیسیوں کے سازشی جال توڑے۔ حیدر جنگ کا خاتمہ کیا۔ مرہٹوں سے (انیسویں صدی)

اپنے ہاتھ میں لی تو اسی ہیمنہ میں خانِ دُوراء نواب ذوالقدر کو منصبِ ہفت ہزاری،  
 ہای مرتب، خطابِ موئن الدولہ و سواری عماری ہاتھی و دجھالہ دار کی اجازت سے  
 سر بلند اور صوبہ داریِ نجستہ بنیاد سے مفتخر کیا۔

اورنگ آباد میں سواری جلوس | بعد حصول فرمانِ صوبہ داریِ نجستہ بنیاد خانِ دُوراء بسواری  
 جلوس (کہ ہر چہا ر جانب تماشا یوں کا ہجوم پس پیش سپاہ اور الغوزہ نوازوں کی  
 جماعت الغوزہ نوازی کرتی ہوئی نہایت تزک و احتشام سے) تشریف فرمائے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)  
 مقابلے رہے۔ خود تخت نشین ہونے کے بعد فرانسیسی اثرات کو زائل کیا۔ انگریز کیپنی نے اپنے مفاد کی غرض سے آپ سے  
 اتحاد قائم کیا اور میور پر آپ ہی کی مدد سے فتح پائی جس کی وجہ سے ہندوستان میں استقلال قائم ہوا۔ مرہٹوں  
 سے مقابلہ کے وقت انگریز کیپنی نے عین وقت پر بد عہدی کی آپ کی مدد سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے سلطنت  
 آصفی کو بہت نقصان پہنچا۔ سنہ ۱۲۰۸ھ میں قوطِ عظیم ہوا۔ غرض آپ کا عہد مختلف نوعینوں سے مجموعہ آلام و مصائب  
 بنا رہا۔ مگر آپ ہی کی شخصیت، استقلال اور تدبیر تھا کہ دیگر تمام زبردست اور سرکش ریاستیں فنا ہو گئیں اور سلطنت  
 علیہا صغیر آج تک تمام ہندوستان کے لیے مایہ ناز و مدافعتی رہی ہوئی ہے۔ آخر بجا رضہ لغوہ اور فالج، ۱۲۱۸ھ  
 بمرہ، سال ۵۴ سال حکمرانی فرما کر مر گئے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا۔ مکہ مسجد میں دفن ہوئے بعد طر  
 غفر تاب لقب پایا۔ مزار کی جالی پر حسبِ ذیل سند رکھ دی گئی ہے۔

روح پاک میر نظام علی مدام خواندہ بادشہ شہنشاہِ فتح زین صریح و قیامِ باغِ انوار مستوجبِ بہشت باخلاص فاتح  
 ۱۲۱۸ھ ۱۲۱۸ھ  
 ۱۲۱۸ھ خزانہ عامرہ۔ ۱۲۱۸ھ الغوزہ نوازی ایک قسم کا خاص ترکی باجہ تھا جو آپ ہی کے خاندان کے لیے مخصوص اور بوقت

سواری جلوس میں رکھا کرتا تھا۔ مظفر

خجستہ بنیاد اوزنگ آباد ہوئے اس موقع پر غلام علی ارشد نے قطعہ ہذا لکھ کر پیش کیا جس کے آخری مصرع سے سنہ تقرر ظاہر ہوتا ہے۔

### قطعہ

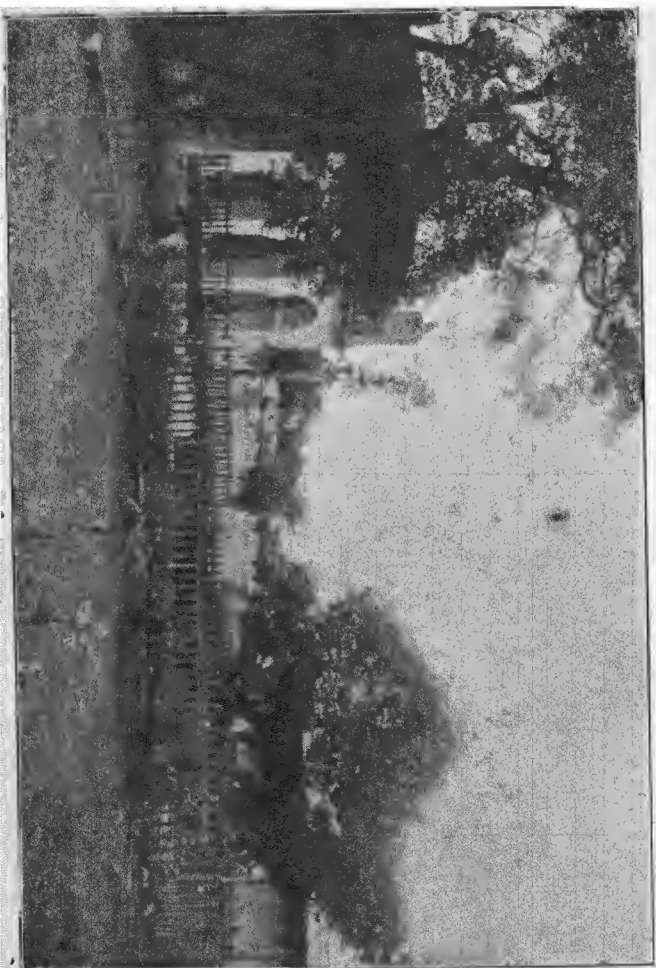
ناظم عصر چو آمد خجستہ بنیاد      شکر درگاہ الہی ز صد فزوں باد  
دو چہ گلشن دولت کہ نظر کر مش      خلق از آفتِ دُورِاں ہمہ مہوں باد  
شاد در بزم قفاش دل اجاب ملام      دشمن او بصیست کہہ مخروں باد  
باد و حسن نگہبانی ایزد محفوظ      مثل آں نقطہ کہ در دائرہ نوں باد  
خواست ارشد ز خود سال قدش فرمود      قدم مؤتمن الدولہ ہمایوں باد

حسن انتظام | خانِ دُورِاں نواب ذو القدر رعایا پروری و عدل گستری اور  
حُسن انتظام کے باعث جب تک اس خدمتِ جلیلہ پر سرفراز رہے نہایت  
ہر دلعزیز اور صفاتِ مذکورہ میں شہرہ آفاق رہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ گزرا تھا کہ  
حسن خدمات کے صلہ میں خطابِ خانِ دُورِاں سے بھی مفتخر کیے گئے۔

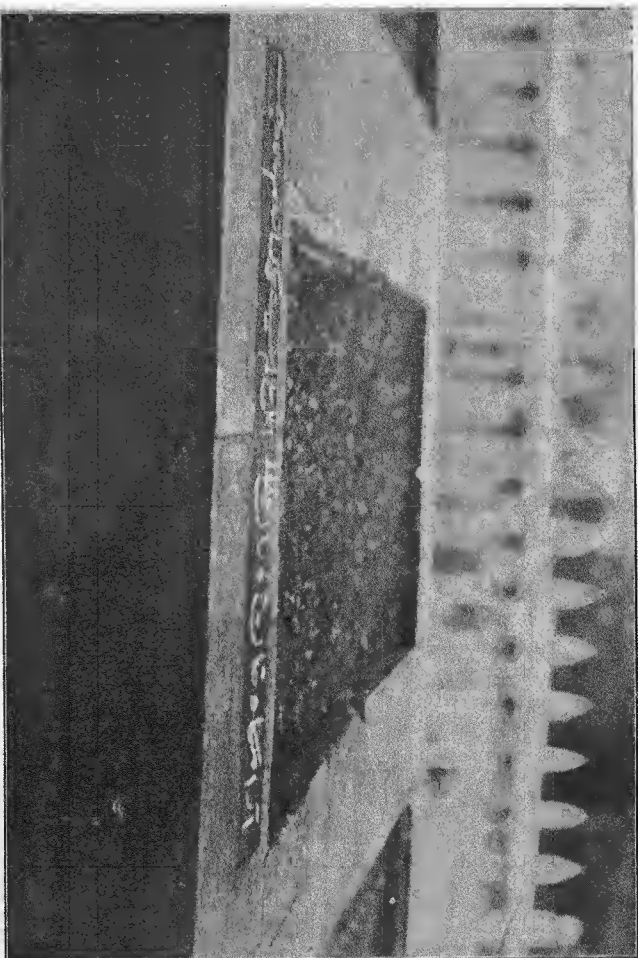
۱۔ علامہ آزاد بلگرامی نے بھی خزانہ عامر میں خانِ دُورِاں نواب ذو القدر کی رعایا پروری اور حسن سلوک کا ذکر فرمایا  
کہ ”بافضل برصوبہ داری مذکور بحال و برقرار است و رعایا و برایا سلوک پسندیدہ اور امنی۔“ نیز عبدالباقی  
اپنے تذکرہ میں موصوف کی عدل گستری کے اس طرح ملحق ہیں ”دیں ایام برصوبہ داری خجستہ بنیاد و امور است ایس

صوبہ میان ایالت و عدالت و امور“ منظر

منظر مقبرہ سلا، جنگ واقع اورنگ آباد







مزار خاندوران ثواب ذو القدر در گاه قلی خان سالار جنگ بهادر

عزل | ہر روز اختیار جہاں پیش دیگر است  
دولت مگر گداست کہ ہر روز بردرست

خانِ دُورِاں نواب ذوالقدر غرہ رجب ۱۰۹۹ھ کو پانچ سال سات ماہ کار فرما  
رہنے کے بعد اس خدمت سے سبکدوش کیے گئے۔ ۵۰ فیچہ ۱۰۹۹ھ کو اپنی جائیداد  
نظام آباد میں رونق افروز ہوئے۔ اس عرصہ میں اس خدمت پر پھر فائز ہونے  
کے اسباب مہیا ہو رہے تھے کہ آپ علیل ہوئے اور کچھ دن نہ گزرے تھے کہ  
وفات | ۱۸ جمادی الاول ۱۱۰۰ھ کو بمرض سرسام اس دارِ فانی سے عالمِ  
جاودانی کو انتقال کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ سَرَّاجِعُوْنَ۔

اس عمر کہ بتیاب بہ بینی آنرا نقشہ است کہ برآب بینی آنرا  
دُنیا خواہست کہ زندگانی دروے خوابے است کہ در خواب بہ بینی آنرا  
نقش اورنگ آباد لائی گئی اور مقبرہ سالار جنگی میں دفن کیے گئے۔ (ملاحظہ ہو  
عکس مقبرہ سالار جنگی و عکس مرقد خاص نواب موصوف)۔ اہل اورنگ آباد  
کے لیے یہ دن روز قیامت سے کم نہ تھا۔ تمام شہر گویا ماتم کدہ بنا ہوا تھا  
ہر صغیر و کبیر رعایا و برایا خاک بسر نوحہ کنان جنازہ کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے  
فریاد و فغاں کی صدائیں فلکِ نہم تک پہنچ رہی تھیں۔ غلام علی ارشد حسینی  
لہ اس کیفیت کا شیعہ اورنگ آبادی نے گلِ رعنا میں تذکرہ کیا ہے وہ لکھتا ہے "روزِ دفن اور شورِ قیامت برپا ہوا رعایا و برایا"

شہر خاک بسر نوحہ کنان در جوتابوت میرفتند و فریاد و فغاں بر آسمان نہم میرسانیدند۔ مظفر

اس مصرع سے سنہ رحلت نکالا ہے۔ اہل عالم سببہ چاک از ماتم سالار جنگ  
ایک اور صورتی و مخفی تاریخ رحلت مصرعہ ہذا سے نکالی گئی ہے۔

یک ہزار و یکصد و ہشتاد سال

سنگ مزار پر تاریخ غلام علی ارشد اور آرا مگاہ خان دوراں کندہ ہے۔  
لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی | متانت و سنجیدگی کے ساتھ خاندوراں نواب ذوالقدر کی  
طبیعت لطافت و ظرافت سے بھی چاشنی گیر تھی۔ شیریں بیانی و لطیفہ گوئی کی وجہ  
سے جس بزم میں موصوف شریک ہوتے وہاں بے تکلف احباب خان موصوف  
ہی کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ چنانچہ مولوی شاہ علی صاحب اورنگ آبادی کے

لہ میر غلام علی نام ارشد تخلص سادات رضویہ سے تھے۔ بمقام اجین صوبہ مالوہ میں پیدا ہوئے۔ نیک بخت ازلی  
تاریخ تولد ہی۔ میر محمد سعید والد ماجد اور میر محمد شاہر جد امجد منصب داران عالمگیر اور خدمات عالیہ مثل فوجدار بہار گنہ گین  
پر سرفراز تھے۔ ارشد نے اپنا سبب مع نام اپنے والد و جد خوب نوزوں کیا ہے شاکر بخت سعید کہ غلام علی ام میر محمد جعفر  
ارشد موصوف کے ناما عہد عالمگیر میں اولاً برار میں خدمت صدارت پر فائز ہوئے پھر مالوہ کی صدارت پر ممتاز ہوئے۔

آخر میں اجین کی صدارت سے سرفراز کیے گئے۔ میر ارشد بھی عرصہ تک بادشاہ کی جانب سے اجین میں عہدہ قضاہ پر

مأمور ہے۔ مسئلہ میں وارد اورنگ آباد ہوئے اولاً نواب ذوالقدر کی رفاقت اختیار کی بعد انتقال نواب موصوف، نواب

اشبح الدولہ بہادر خیر جنگ نے اپنی رفاقت کی عزت بخشی تاریخ گوئی میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ قصائد مدحیہ آئمہ اکثراً

وارد و دونوں بانوں میں نظم و نثر میں تمیز اساکین فی دلائل محی الدین۔ رسالہ آپ کی تصنیف ہی کل عن قلمی <sup>مطلع</sup> میں

سنہ اورنگ آباد کے عہدہ شامیں سے تھے۔ اولاً کچھ عرصہ سلسلہ ملازمت میں رہے پھر ترک ملازمت کے بعد زیارت حسین بن علیین  
(باقی صفحہ آئندہ)

صاحبزادے کی محفل عقد نکاح منعقد تھی۔ معززین، اُمراء و مشائخین وغیرہ کا مجمع تھا۔ علامہ آزاد بلگرامی جناب شاہ محمود، سید غلام حسن، نواب اشجع الدولہ اور خاندوراں نواب ذوالقدر ہم نرم تھے۔ قاضی صاحب کبیل عروس کے منتظر کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مشرف ہو کر سجادہ شہنیت پر رونق افروز ہوئے اور ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ مسجد و کلیہ و نہر تعمیر کرائی۔ ۱۰ رمضان شب یکشنبہ ۱۲۸۵ھ میں انتقال کیا۔ حسب تجویز خاندوراں روبرو مسجد یکمہ میں جانب شرق دفن ہوئے بھی نارائن شفیق نے حسب ذیل تاریخ رحلت کہی۔ ۷۷

سید اہل کشف شاہ علی گشت رونق فرمایا بزم بہشت سال فزونی شفیق کرد در تم قطب عالم نمود عزم بہشت لہ شاہ بابا مسافر کے مرید خاص اور درنگ آباد کے مشائخین کبار سے تھے۔ شاہ بابا مسافر کی رحلت کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آپ نے اکثر عالیشان عمارتیں مثل بہرہ روضہ، پل، کلیہ اورنگ آباد میں تعمیر کرائیں۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ روز چہار شنبہ بوقت اشراق انتقال کیا۔ حسب وصیت گنبد شاہ بابا مسافر میں دفن ہوئے۔ علامہ آزاد بلگرامی نے تاریخ فرمائی۔ ”مسافر شہید یگانہ شاہ محمود“ حاکم بیگ خاں حاکم نے ”خلایا یا مژد محمود“ سے تاریخ رحلت نکالی۔ گل رعنا منہ مظفر

۱۷ اورنگ آباد کے مشائخین عظام سے تھے۔ آپ کا سلسلہ منصب شیخ عبدالقادر جیلانی تک پہنچتا ہے۔ یوموف کے جد بزرگوار سید محمود اسحاق بغداد سے وارد ہند ہوئے اور ہند سے دمشق آئے۔ خیر میں مقیم ہوئے شاہ صاحب موصوف کی مقام خیر بسندہ میں ولادت ہوئی اور یہیں نشوونما پاکر سن رشد کو پہنچے۔ بعد انتقال اپنے والد (سید شہاب الدین بہرہ روضہ سیاحت نکلے احمد آباد گجرات پہنچے۔ شاہ علی رضا بن خواجہ فرخ شاہ سے فیوضات حاصل کیں۔ دکن و گجرات اورنگ آباد ہوئے اور یہیں قیام اختیار کیا۔ مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی۔ بھی نارائن شفیق سے (باقی صفحہ ۵۶)

خواجہ و کمونبات فروش وکیل عروس ہو کر مع گواہ محفل میں رونق افروز ہوئے۔  
خان دوران نواب ذوالقدر نے خواجہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

”ہمیں آج معلوم ہوا کہ آپ بنات فروش ہیں“

اہل بزم اس لطیفہ سے نہایت محظوظ ہوئے چونکہ بنات بمعنی پارچہ ریشم اور ”بنت“ کی جمع بھی ہے۔

لطیفہ دیگر۔ مولوی شاہ علی صاحب خان دوران نواب ذوالقدر کی خدمت میں حاضر ہیں مخصوص احباب کا مجمع ہے۔ شاہ علی صاحب نے نواب صاحب سے کہا کہ ہم غیروں کے لیے صرف ”دنیا“ کی دعا کرتے ہیں اور آپ کے لیے ”دین و دنیا“ دونوں کی دینی دعا کا محل مسجد ہے اور دنیوی دعا کا مقام بیت الخلا کہ مقام قضائے حاجت ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ آپ مسجد میں کتنی مرتبہ تشریف لے جاتے ہیں؟

شاہ صاحب نے کہا ”پانچ وقت!“

نواب صاحب۔ اور بیت الخلا میں کتنی مرتبہ۔

بیت صاحب مولانا گزشتہ  
خاص ربط و ضبط تھا چنانچہ مولوی نے لکھا ہے شاہ صاحب کی سی شان جبرتی و جاہت ظاہری اور اقبال کلمی میں مرتبہ کا ہر شے کا  
جلسہ بیخ و بزم امیر ہو یا غریب شاہ صاحب موصوف جاتے یہ مجلس ہوتے تھے۔ شاہ صاحب کو ذوق شاعری بھی تھا۔

سالک خاص کرتے تھے۔ یہ دو شعر آپ ہی کے طبع ازاد میں سے نشا پرداز و از دماغ شہد کہ میر لہو دہی بادان کشتی ماچا درمنابتا  
صرف راہ دوستیہا شد دل پر در دماؤ میچکہ غون محبت گرفتاری گرداؤ ہر جا دل در دماؤ غون محبت گرفتاری گرداؤ ہر جا  
منظر

شاہ صاحب - ایک یا دو مرتبہ !

نواب صاحب نے فرمایا کہ

میں جناب الہی میں دعا کرتا ہوں کہ حضرت کو اس سال ہوں کہ بار بار بیت الخلا  
جائیں اور دنیا کی دعا بھی بہت کریں۔ شاہ صاحب پر قہقہہ پڑا اور حاضرین  
خوشوقت ہوئے۔

تاریخ گوئی | خانِ دوراں نواب ذوالقدر کو تاریخ گوئی میں بھی کمال حاصل تھا  
عبدالوہاب دولت آبادی نے بزبانی علامہ آزاد بلگرامی ایک واقعہ اپنے تذکرہ  
بنظیر میں نقل کیا ہے جس سے تاریخ گوئی کے علاوہ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے  
صفائے ذہن اور ذکاوت طبع پر بھی خاص روشنی پڑتی ہے۔ اقتباسی ترجمہ  
ملاحظہ ہو۔

آزاد بلگرامی کا بیان ہے کہ ان کے زمانہ قیام سندھ میں ایک شخص نے ایک  
شادی کی تاریخ ”مبارک باشد و باشد مبارک“ کہی موصوف جب سندھ سے ہندوستان  
آئے اور سندھ میں بغرض حج سورت پہنچے۔ محمد حسین بیچو دے ملاقات ہوئی  
برسبیل تذکرہ معلوم ہوا کہ بیچو نے بھی ایک شادی کی۔ تقریب میں یہی مصرع  
مادہ تاریخ میں کہا تھا۔ حج سے واپس ہونے کے بعد جب وارد دکن ہوئے او  
اورنگ آباد پہنچے۔ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے یہاں ایک شب محفل مشاعرہ  
تھی۔ خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے ایک تولد کی تاریخ سنائی کہ اس کا مصرعہ تاریخی

بھی ”مبارک باشد و باشد مبارک“ تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی مصرع کا تین شاعروں میں توارد ہو گیا۔ باوجودیکہ ایک دوسرے سے نہایت دور دست (یعنی ایک سندھ میں دوسرا گجرات میں، تیسرا دکن میں) مگر مولود کا نام مبارک علی ہونے کی وجہ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کی تاریخ میں زیادہ لطف پیدا ہو گیا ہے۔ ۱۲۶۶ھ میں وزارت خاں اورنگ آبادی دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے تو بعض احباب کی فرمائش پر حسب ذیل چاروں مصرع خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے تاریخ فرمائے۔

شد بحکم تو بزم نورانی      بامصباح یفصل یزدانی  
از برائے صلاح خلق اللہ      باز رونق گرفت دیوانی

شاعری و بزم افروزی | خانِ دوراں نواب ذوالقدر دہلی کی بزم آرائیوں، شعراء کی محفلوں کا لطف اٹھائے ہوئے تھے۔ خود کو بھی شاعری سے خاص ذوق تھا اُردو و فارسی زبان میں نہایت خوب شعر فرماتے۔ بنا بریں ہمینہ میں دو یا تین مرتبہ باغ و گلشاں میں مجلس منعقد ہوتی۔ شعراء علماء اور خاص احباب مدعو ہوا کرتے علمی مذاکرہ اور شعر و سخن کا چرچا رہا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ خاص احباب کی مجلس منعقد تھی۔ علامہ آزاد بلگرامی نے خواجہ حافظ شیرازی کی مشہور غزل

صبا بلطف بگو آں غنرال رخنار  
کہ سر بکود و بیاباں تو دادہ مارا

طرح کیا اور خود فرمایا

صبا پیام رساں آں بہار رخنار  
کہ داد بوئے تو سرمایہ جنوں مارا  
لچھی نارائن شفیق نے بھی خانِ دوراں کی خواہش سے مطلع کہا۔

فزود جلوہ اوسیل گریہ مارا  
طلوع ماہ کند ہمیش آب دریا را

زاں بعد خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے بھی فی البدیہہ مطلع  
نصرایا۔

صبا پیام رساں آں جنوں تمنارا  
بہار آمد و سر سبز کرد صحرا را  
اب ہم مختلف تذکرہ نویسوں نے جو اشعار خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے  
انتخاب فرمائے ہیں وہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔



## نمونہ کلام فارسی

(❖)

کیسکہ در صد و وصف آں دہن باشد چوں شخص ہیچیدال در پے سخن باشد  
 شرک محض است گمان من تو من و تو نیست میان من تو  
 معاشرانہ سولے بد و ستاں داریم برائے ما و شما این ہوا چہ نیخواہد  
 نگاہش دیدہ صہبا آفریدند قدش دیدند طوبے آفریدند  
 ب عالم ریخت آنکم رنگ طوفان ز جیب قطرہ دریا آفریدند  
 میچکد رنگ بہار از خالہم وصف رخسار کہ انشائی کند  
 حکم آصف این غزل را تازہ کرد کار ہا را کار فراموشی کند  
 باغوش آید آں دلدار افاہے چنین باشد خدا گر راست آرد دولت بجایے چنین باشد  
 چہ نتہاست بدل از صبا گر نگہبت نلفش حیات تازہ می بخشد ہوا ہائے چنین باشد  
 مصفا ساقم بہر قد و ش حضرت دل را براہ شاہ والا جاہ در گاہے چنین باشد  
 سوائے حیدر کرار شاہ مرواں کبیت کہ ذوالفقار باو داد حق نبی خستہ  
 دلم را فرقت آن نامسلمان ساخت سیپا نمود از ہم جدا اجزائے قرآنے کہ من دلم

کر دیم نثارِ ہجر طاقتِ رباعی اے صبرِ بیاچارِ کردی  
 باکے نبود ز تیغِ اعدا گر صاحبِ ذوالفقارِ کردی  
 نوروز کہ روزِ سعد عشرت افزا ہے رباعی مولائے جہاں تختِ خلافت آرا ہے  
 از مقدمِ گلِ نماند آثارِ خسراں سالے کہ نکوست از بہارش پیدا ہے  
 کونینِ شدا بجا دبرائے ایشاں حاشا کہ کسے رسد بجائے ایشاں  
 اسرارِ نبوت اند اولادِ علی درگاہِ قلی است خاکپائے ایشاں

## نمونہ کلامِ اردو قصیدہ

پڑی ہے آکے گلے ناگہاں بلائے سفر سفر نہیں ہے سفر بل سقر سے ہے بدتر  
 زبانِ خامہ ہے اس کے بیان میں عاجز ہے جس کا شمعِ کلفتِ حسابِ صد دفتر  
 اسیرِ نیچہ تغذیبِ صامت و مطلق غریقِ لجزِ تخریبِ ہیگا سب لشکر  
 نہیں ہے تختہٴ بازارِ پراناج کی جنس نہ غلہ بلکہ سبھی نقد و جنس ہے کمتر  
 گیہوں کی جنس ہے نایاب مثلِ دمِ خوب مثالِ ہنِ نظر آتی نہیں ہے اب تو رہے  
 مگر ذخیرہ کیا ہوئے ماشِ خوروں نے ہے دال ان کی رکاکت پہ باکمال ہنر  
 ہوا ہے قحط سے دیکھو دو باجرا عالم نہیں ہے ہمت اک جو کسی میں بل کمتر

نظر بچا کے نکلتے نہ ہو ویں قرب و جوار  
 جوار رحمت حق میں ہوئے ہیں سب با  
 غنی فقیہ سبھی بہت لا برج برج  
 نکل گیا ہے رئیسوں کا بھی پتہ تین اب  
 خراب حال ہوا ہے دواب بجا سب  
 ہوا ہے تلی و آسی کا تیل گھی کے عوض  
 نہ دیکھی خواب میں ہرگز کسی نے ترکاری  
 ہوا ہے قحط سے سب ذبیحات کو ہرکا  
 غرض کہ سخت مصیبت میں ہیں وضع و ثمر  
 تمام روز کمر بستہ سب غنی و دنی  
 علاوہ گولہ توپ و تفنگ و زبورک  
 ہوا ہے حیف عجب روزِ نحس قائم جنگ  
 رئیس وقت ہے قائم نفیر و ہمہ وقت  
 ہوئی ہے خلق پہ کیا شاقِ مرہیت غیر  
 اسی تردد و افکار میں لگی تھی نیند  
 کھڑا ہے آکے سر ہالے پہ پیر نورانی  
 کہا۔ کمال عنایت سے کیا ہے فکر تجھ  
 فقیر وسائل و محتاج نوکر و چاکر  
 کہیں جوار جوار از جوع جوع بقتہ  
 دھیان ہوش نہیں ہے کسی میں سب مضطر  
 تلاش دال اڑاتے ہیں دوڑتے گھر گھر  
 زبون خستہ و مجروح لنگ اور لاغر  
 بجائے روغن بادام ہیگاتیل کرر  
 پچنے کا ساگ کھجوا اور کرر کھجوا جسر  
 بشر کو جوع بقر اور بقر کو جوع شتر  
 غنی فقیہ سبھی احتیاج میں مضطر  
 ہے زیر بار دواب غریب شام و سحر  
 صدائے بان سے سب کان ہو گئے ہیں کر  
 نہ فتح ہے نہ ہزیمت چو بازی نشدر  
 بسان طوطی بے لفظ طائر بے پر  
 ہزار حیف میجا صفت میں تابع خر  
 کہ ناگہ خواب میں دیکھا قریب وقت سحر  
 لطیف عنصر و خوش منظر و خمستہ سیر  
 ہے تیرے کام کا حامی امام جن و بشر

شبہ سریر کراست، امیر کل امیر ولی حضرت مولے وصی پیغمبر  
 امام جن و ملک تاجدار ملک و ملک کہا ہے لمحک لہجی جسے شبہ سرور  
 فزوں جو حد بشر ہے ہے نقبت اسکی ہوا ہے مشرقِ خاطر سے مطلع دیگر  
 جناب اقدس جی رہے وصف سے برتر

بیان وصف سے عاجز لب و ہاں بشر

ہیں سنا ہے مخالف مگر حدیث صحیح نبی مدینہ علم و علی ہے اس کا در  
 کہہ کسی نے قدم دوش پر نبی کے رکھا کہو کسی کا بھی مولد ہوا خدا کا گھر  
 شریک کون ہے روزِ مبارک میں دیکھ کہا ہے انفسکم حق میں کس کے خیر بشر  
 کہا ہے کس کو نبی وقت جنگ کے کرار کیا ہے کس نے کہو فتح قلعہ خیبر  
 ہے کس کے حق میں نزول حدیث قدسی ہے آفتاب سے نادِ علی منور تر  
 رفیق کون تھا معراج میں نہ رکھ پروا سنا ہے قصہ شیر و برج و انگشت  
 سوائے اس کے کہو کون شاہِ مرداں؟ خدا نے سیف دی اور دی رسول نے خنجر  
 خدا رسول کی سو گند کھا کے کہتا ہوں بحر خدا و رسول اس سے کون ہے برتر  
 ہوا ہے پھر کے میری مشرقِ طبیعت سے طلوع مطلع شفاف روش و انور

ہزار شکر بامداد ساقی کوثر

جمال شاہد مقصود پر پڑی ہے نظر

ہوئی ہے طرح اقامت شہ کل خاطر خواہ ہوئی ہے دفع یکا یک سبھی بلائے سفر

گرے نظر سے دو ہا ہوں کوہ اور صحرا سوادِ شہر و عمارت ہو اہے جلوہ گر  
 تخیِ نچتنِ پاک و چہار دہ معصوم خدا ہمیشہ رکھے شہر میں بہ فتح و ظفر  
 نہر مرتبہ بہتر ہے بادشاہوں کے کمینہ بندہ درگاہ صاحبِ قنبر  
 مراد بندہ درگاہ زود ہے کہ کرے  
 ابو تراب کی تربت کی خاک کحلِ بصر

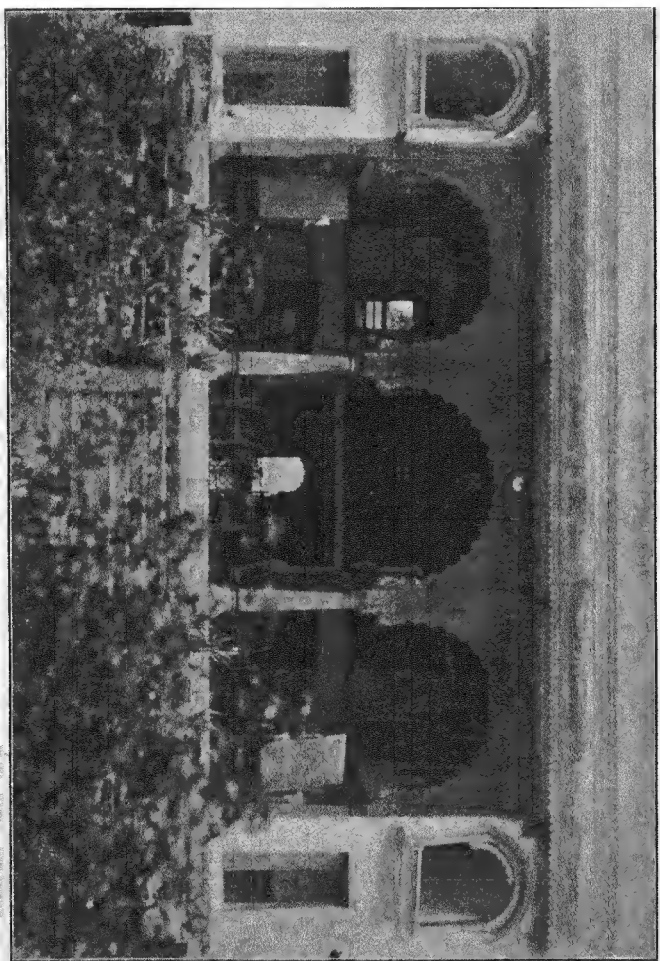
صاحبِ تذکرہ تمنائے مرثیہ کے مندرجہ ذیل دو شعر نقل کیے ہیں :-  
 بکھر جارج غم سے زرد زمر دہے زہن پوش موتی کے دل میں چھید ہے نیلم سیاہ پوش  
 اس دکھ سے آتشِ دل یا قوتِ ہر نموش مر جاں ہو و لعل بدخشاں لہو لہو  
 شوقِ عمارات | خانِ دُورِاں نواب ذوالقدر تعمیرِ عمارات و آبادیِ قصبات  
 و دیہات کے بھی بہت شایق تھے۔ اورنگ آباد میں اکثر عمارات و ابنیہ آپ  
 کی یادگار ہیں۔ باغِ دلکشا جانبِ جنوب آپ ہی کی ایک بہترین یادگار ہے  
 ملاحظہ ہو عکسِ باغِ دلکشا و عکسِ دروازہ جلو خانہ قدیم۔ اسی باغ کی سیلابی مُشاواری کی غرض  
 سے ۱۸۳۷ء میں ایک نہر کھدائی گئی تھی۔ مولانا آزاد بلگرامی نے اس کی تاریخِ نظم فرمائی ہے۔

خانِ دُورِاں امیرِ عالیجاہ موردِ عاطفاتِ ربانی  
 نہرِ آبِ حیات جاری کرد خضر آں را کند نگہبانی  
 کامیاب زلالِ احسانش مردمِ شہری و بیابانی

یہ شعر مولانا آزاد بلگرامی کی کتاب "تاریخِ نظم فرمائی" میں درج ہے۔



دروازه جلوخانه، قدیم واقع اورنگ آبا



وایح د اکشاد مو سوم هر گایو تر سی سا ار چاگ

کرد ایں نہر را رواں در باغ      تازه شد آب زنگ بستانی  
 کند حوض وسیع در بستان      کہ تو اں گفت کوثر ثنائی  
 ایں عمل اختیار خاصے یافت      از قبول جناب سبحانی  
 سال تائیں او طلب کردم      گفت دل نہر خانِ دورانی  
 ۱۶۹ء میں ایک نہایت کشادہ حوض جو باغ و لکشائیں بنوایا تھا اس کی  
 تائیں خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے خود نظم فرمائی ہے۔

در جہاں ہر چند گشتم کو بچو      اینچنین حوضے ندیدم ہیچ سو  
 فیض عاشق بہت جاری صلح و شام      می برد ہر شہ لب مشک و سبو  
 ساقم سال بنا آمدندا      می دہد ساقی کوثر آبرو  
 اولاد و ازواج | نواب حنیف الدین خاں کی صاحبزادی سید النساء بیگم  
 خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے جہالہ عقد میں آئیں (جنہوں نے خانِ دوراں  
 نواب ذوالقدر کی حیات ہی میں انتقال کیا) مغطہ کے بطن سے صرف ایک  
 صاحبزادی بہجت بیگم (جو نواب اشبح الدولہ کے جہالہ عقد میں آئیں) تھیں  
 اور دو صاحبزادے امام قلیخان و وصی قلیخان (یہ خانِ دوراں کے دوسرے

لہ امام قلیخان انجانب بہر توتمن الدولہ سالار جنگ خان عالم جاگیر دار بہار و اورنگ آباد منسوب چہا بہار  
 ذات و پاکی جہالہ دار مع علم و تقارہ سے سرفراز تھے ۱۲۳۲ھ میں انتقال کیا مقبرہ خانانی میں دفن ہوئے ۱۰۸۰ھ میں شہنشاہ عالم  
 (بقیہ صفحہ آئندہ)



محل سے تھے) جو توجہ و امداد شیخ الدولہ حیدر یار خاں شیر جنگ (جد امجد نواب  
 مختار الملک سر سالار جنگ اول) جاگیر و منصب و خطابات سے سرفراز ہوئے۔  
 لہذا بسلسلہ مندرکہ بالا خاندان نواب ذوالقدر نواب مختار الملک  
 سر سالار جنگ اول کے جد مادری ہوتے ہیں۔ (توضیح کے لیے شجرہائے  
 نسب ملاحظہ ہوں۔

## حکیم سید مظفر حسین چھتہ بازار۔ حیدر آباد دکن

(بقیہ حانیہ صفحہ گذشتہ) مزار پر تاریخ رحلت کا کتبہ نصب ہے۔

نعت مؤمن الدولہ امیر والا ہم خطاب پدر خود زبان عالم  
 کرو رحلت زجاں اتق ضعی فرمود جائے فردوس بود بودن خان عالم  
 موصوف کی صرف ایک صاحبزادی سماءہ کالی بیگم جو نواب میر علی خاں سے منسوب تھیں ۱۲۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔  
 مقبرہ خانہ دانی میں مدفون ہیں۔ حسب ذیل تاریخ رحلت کتبہ مزار پر کندہ ہے۔

بیگم کالی لقب عالی گہر قدسی جناب رفت ازین دار فنا در قریب العالیس  
 مصرعہ تاریخش از عرش بریں آید چنیں مرقدر پر نور بیگم جلوہ روئے زمین

موصوف کی یادگار سے عاشور خانہ اور گنگ آباد میں اب تک موجود ہے۔ ملاحظہ ہو عکس عاشور خانہ خان عالم  
 و قلعی قلیجیاں الخاطیہ درگاہ قیانیان شہسوار الملک جلالت جنگ بمنصب سہروردی انت و علم و فقارہ سرفراز تھے  
 نواب نظام الملک صفیہ ثانی نے جلوس کے چھبیسویں سال خدمت دار و لگی منازل نزول بیت المال (خزانہ) بلکہ نجمتہ دنیا  
 سے بعد عزل جمعیت طلب خاں سرفراز کیا۔ ملاحظہ ہو نقل سند مظفر

# شجرہ نسب اندوڑا نواب درگاہ قلیخان

خاندان قلیخان

درگاہ قلیخان

نوروز قلیخان

خاندان قلیخان

درگاہ قلیخان سالار جنگ صاحب مقع دہلی

وصی قلیخان مخاطب درگاہ قلیخان  
خان اس خاں قیصر جنگ

لا ولد

امام قلیخان مومن الدین خان عالم  
کالی بیگم

بھیب بیگم زوجہ نواب جمع الدین  
محمود صفر خان غیور جنگ





عاشور خاں خاں عالم خاں





نواب خا فعالم فزند خواب درگاه قلی خان سالار جنگ



# نقول اسناد

العمل  
کے تحت پروانہ یا پروانگی کے نقول بھی منسلک ہیں چونکہ سند و پروانگی متحد  
قریب المعنی اور اعتبار میں بھی مساوی ہیں۔ صرف فرق اس قدر کیا جائیگا  
کہ سند ذات خاص سے مختص ہوتی ہے اور پروانگی میں نقل سند کے نسخہ  
عمال کے نام اس کی جسدائی کے احکام بادشاہ یا وزیر یا ہر دو کی جابجاء  
صادر ہوتے ہیں۔

فہرست مضامین میں نقل سند نظام آباد یعنی پروانگی قائم مقام سند  
حسب معنی مذکورہ بالا ہی تصور کی جائے۔

نقل سند دھواویرہ (جوسٹ میں عطا ہوئی ہے) کے بعد تعلقہ دھواویرہ  
ہی کے متعلق ایک اور پروانگی دو مہری (یہ ہیں بعد طباعت کتاب  
دستیاب ہوئی ہے) جوسٹج میں عطا ہوئی۔ جس کی بنا پر کہا جائیگا  
کہ سند مذکور میں حسب پروانگی مذکورہ خاندوراں نواب ذوالقدر کی جاگیر  
میں مزید اضافہ کیا گیا۔ مظفر





# پروانگی بہر کین الدلہ جو موضع نظام آباد کہہ رہے تھے نوابہ القدر بطریق انعام التمتع اعطاء شدہ

نقل پروانگی بہر کین الدلہ بہادر مرحوم ہندوستان مبارک ہجری ۱۱۸۸  
امر عالی صادر شد کہ موضع نظام آباد وغیرہ دیہات پرگنہ جوبلی تپال وارڈی سرکارندہ کو  
صوبہ برار بالا گھاٹ بمجموع کمال چار ہزار و شصت و شصت و چار روپیہ دہشت و بیس سہ از  
قدیم بطریق انعام التمتع بنام متعلقان خان و دران بہادر مرحوم بلا قید قسمت مقرر است و زیو لا  
بنام خیر النساء بیگم صبیہ مرحوم مذکور معہ فرزندان بہتہ بغیر گیری متعلقان بلا قید قسمت مقررہ شدہ دیوان  
دکن و قتل ہوا فی ضابطہ نوشتہ از نظر نگہبانند۔

لکھنؤ لکھنؤ  
۲۰۸

۱۔ التمتع۔ وہ سند جو رنگ سرخ ہر شاہی سے مزین ہو۔ اسناد التمتع جس میں سلا بدل و بدل و بدل و بدل و بدل و بدل کی صراحت ہو  
اس میں کسی قسم کا گورنٹ کو حق تصرف نہیں اگر یہ قید نہ ہو تو گورنٹ قیض و تبدل کو جائز سمجھتی ہے۔

دولت علیہ آصفیہ کی ذرہ فوازی نے سند ثانی الذکر کی وقت بھی قانوناً و جی برقرار رکھی ہے جو سلاطین ماضی نے

سند اول الذکر کی تھی ۱۲ م

۲۔ سید محمد یار خان الحافظ میر موسیٰ خان مشتمل جنگ کین الدلہ۔ ابن میر موسیٰ خان بہادر نادات موسوی صاحب  
مشہدی آپ کے اجداد کلید بردار و رضہ حضرت امام موسیٰ رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ میر موسیٰ خان کے والد سید  
محمد خان کسی امر میں بہائی سے اختلاف اور املاک و خدمت سے دست بردار ہو کر براہ بخارا دار و درہلی چلے گئے دربار عالیہ



باسمِ رفعت و دعا الی پناه درگاهِ تیلخال آنحضرت خدمت کو تو الی ملکہ نخستینیا و فوجباری  
افواج ملکہ مذکورہ از تہذیب حفاظت خان موجب شد و تکلیفی کہ شرح آں محرف تقابل ملکہ از رفعت پناه  
مقرر گشت باید کہ از چوکی شب گشت بواقعی خبردار باشد و تفقد نماید کہ از نرس از منہیات و سکر  
و بدعات و دزدان و دایک لگہ بر نمازد و زمان تمنا و مکار و دستورات شہنشاہ باغوا و انظار  
از جا نتواند برد و در تہذیب و تادیب فسادان سر باں و مدتم تطلاع از دوق و حفظ و حرمت  
بیرستان مالکداران و ذی آہنگداران از ساختن بدوق بواقعی کوشد و جمیع را تہنجات محال  
فجذاری و واسطہ بندوبست محال فوجباری بندوبست ضبط و ربط تعیین کند تا نگید نماید کہ چو  
بیسندہ آب معرکہ و در محضر منہیات و سکر تذکرہ محافظت شاہ راہ نوعی نماید کہ مسافرین  
خاطر و طمانین آمد و رفت می نمودہ باشد و در پیچ جاوزی در ہر ترے وقوع نباید و اگر مال گسے  
بزدی یا تجارت رودال را بادزدان و در ہر نال پیدا ساختہ مال با ملک آنجماعہ بدال بزل  
رساند و در صورت پیدا نہ شدن آن از عمدہ جواب مال برآمد۔



شیخ محمد تقی نظام الملک لکھنؤ  
نشد بنده کا  
شیخ سال و خطی و در ذی الحجہ ۱۲۸۱  
میشاد افغان قوم و از حبیب بیگ  
شمتیکہ کی بر مانی صادر شد خدمت کو تو  
خجندیہ دار قریب افغان غلام  
مددی گریز احوال خدمت شتر و غنم  
غلامان و غنم یک یک گزارید کہ خدمت کو  
تقلیم آمدہ در باران و در غنم و غنم

بقیہ فط صفحہ ۱) میں باریاب ہوے دیگر اعزاز و عطایا کے علاوہ شیخ عالمگیری میں پانصد فی مئصبت خطاب ترک کیا  
سے سرفرازی پائی۔ نوآغلائی دیکھاں اول قدیم مراسم کی بنا پر ہر طرح کیفیل ہے۔ مدت المر سفر حضری ساتھ پھوڑا منفرد  
حضرت آصفیہ اول کے ساتھ میر سوانے دکن آئے ابتداء میں وقائع نگاری دیور کندہ و دارونگی ہرکار سے سرفرازاں

# کیفیت انیسٹ

کہ خدمت کو تو اتنی جلد بخستہ بنیاد و فوجداری بلکہ مذکور از تفسیر سید نجم الدین خاں بہ شرط یکھد سوار بتخط نواب منفرد تھا  
 بہ سیر عبد اللہ خان مقرر شدہ ثانی لال از تفسیر خاں مطور بہ میر محمد سی مقرر گشتہ سوال خدمت بنام مومی الیہ بدتخط نواب منفرد تھا  
 ۲۴ ربیع الثانی ۱۱۰۰ از تفسیر مشا را لیلہ۔ امان الدین بیگ کہ خطاب خطاقت خاں مقرر سراز ی یافتہ مقرر گشتہ من بعد  
 الارجادی ۱۱۰۰ اللہ سوال خدمات مطور مشروط یکھد سوار بنام خاں مذکور بہ تخط نواب خطاب علی القاب خورشید اشہار  
 نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ رسیدہ سند خدمت تحریر ۲۲ شوال ۱۱۰۰ لیلہ حاصل مانتہ در نیولا در باب و ادون خدمات مذکور  
 بنام در گاہ قلی خاں پرواگی میر شاہ نواز خاں شرح صدر رسیدہ۔

نواب محمد علی خان  
 خدمت کو تو اتنی جلد بخستہ بنیاد و فوجداری بلکہ مذکور از تفسیر سید نجم الدین خاں بہ شرط یکھد سوار بتخط نواب منفرد تھا  
 بہ سیر عبد اللہ خان مقرر شدہ ثانی لال از تفسیر خاں مطور بہ میر محمد سی مقرر گشتہ سوال خدمت بنام مومی الیہ بدتخط نواب منفرد تھا  
 ۲۴ ربیع الثانی ۱۱۰۰ از تفسیر مشا را لیلہ۔ امان الدین بیگ کہ خطاب خطاقت خاں مقرر سراز ی یافتہ مقرر گشتہ من بعد  
 الارجادی ۱۱۰۰ اللہ سوال خدمات مطور مشروط یکھد سوار بنام خاں مذکور بہ تخط نواب خطاب علی القاب خورشید اشہار  
 نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ رسیدہ سند خدمت تحریر ۲۲ شوال ۱۱۰۰ لیلہ حاصل مانتہ در نیولا در باب و ادون خدمات مذکور  
 بنام در گاہ قلی خاں پرواگی میر شاہ نواز خاں شرح صدر رسیدہ۔

بقیہ نوٹ صفحہ (۲) نواب ہدایت محمد الدین خاں کے ہمراہ ادھونی کے کاروبار میں شریک و مشیر کا مقرر ہوئے رکن الدولہ و  
 شرف الدولہ ہر دو بہائی ابتدائے سن سے شاہزادگان کے ہمدرس ہونے کے شرف سے ممتاز تھے حضرت منفرد تاجہ بیگم  
 اول کی رحلت اور نواٹا صاحب جنگ شہید و نواب ہدایت محمد الدین خاں کے بعد مہمد نواب ملاقات جنگ جب صوبہ علیچور برابر

شرح فقرہ سوال و ستغلی کہ ۲۲ جمادی الثانیہ بخط سید انور  
سوال و دفتر متضمن بدیں کہ در باب اجرائی ابائی خدا

دستخط از غرض کتاب نظام الدوله منظر جنگ تهیهید و پروانجات و انموده تنخواه جاگیر سابق و عمل عند الدوله و حرم  
که مردم و خواست ینا سید هر چه دستخط مزین شود و بلبل آمد و دویم ربیع الثانی سلسله دستخط و انبساط علی القاب نشینها  
سید محمد خاں بهاد و صلالت جنگ شده اما و قلعه داران بعد رسیدن فرموده راجه رگنهاده و اس و پروانجات تنخواه  
جاگیر و دوله و دوله بوجه صدارت بعد رسیدن فرموده صاحب ساله بر طبق دستخط سابق سند جاری نمایند بر وفق  
آن سند درگاه قلی خاں جاری نموده شد که

والا فستح چند سبیل  
و بآوردن تعهد و ضمانت چکا بکر  
درگاه لایحان بیجا و دوما و قوم  
وزیرم و بکر الکریم

ملاحظہ

تیارنج دم شعبان المعظم  
داخل سیاحہ حضور نموده

بقیہ فوٹ صفحہ (۳) کلیئہ حضرت غفرلہ آب کے متعلق ہوا تو موصوف جلیلہ فوج نظامی کی سرکردگی پر ملینڈ و امورات مکت میں میٹرو شریک رہے۔ یہاں تک کہ شاہ شہزادہ جگ راکش بیوں میں وٹھل مندر پر تاب کے مارے جانے کے بعد منصب مفتہرا کشش ہزارنوار وٹھکا ماری مراتبہ خطاب رکن الدولہ عثمان جنگ سے سرملینڈ اور خدمت جلیلہ الامانی

# منقل پر گنہگاروں

نہند  
صوبہ  
پنجاب  
لہور

بدیگھان دسینا نڈیان مقدمان در عیاد و مزار عان پر گنہ و عاویرہ



مبلغ شش لک ہفتاد و سہ ہزار درم از پر گنہ مذکور از محال سرکار

حسب الفصن الطبرین عہدہ بجایگرہ گاہ غلی حسان بہادر کو توان



نخبہ بنیاد و فوج دار فوج بلدہ مزبور تنخواہ شد۔ باید کہ

محال مطورہ را بتصرف گماشتہ خان مشارالہ و اگر ارادہ د



بعد از ایں کہ سند تنخواہی ہوائی ضابطہ برسد۔



بقیہ نوٹ صفحہ ۴، پر سر فراز ہوئے۔ موصوف نے اپنی مدت دار الہامی (۱۲ سال) میں اپنے اعلیٰ تدبیر و شجاعت سے ہمیشہ دشمنان دولت کو مقہور و پامال رکھا۔ ان کے سرکاری سازش کی وجہ سے فیضونامی کا ٹڈی کے کاٹھوں جام شہادت نوش کیا ۱۲ مظفر ماہ نامہ قلمی دول۔ بعضی محبت ۱۳

مقرر این سخن برگزیده و خاوند سرکار تالباری صورتی را از نعل سرکار بجایگذاشته و نگاه قیامان بپاورد که تو الی بلده خجسته بنیاد و نوح بلده مذکور بطریق عهد و تنخواه گرفته باید که محال مذکور را ببندد و خاستار الیه و اگر او را ند و بعد رسیدن شد موافق ضابطه غسل آرند۔

۱۰

منفتحة

مذہب اور دین پر واہ

وہاں ان حضویرِ فوز و تباری کے

بیجا: سرشاہ و اعظم مدعو

انسان بہت دیر سا مکی کا :-

تحریر: زکی احمد بدین

...

67

میں نے

1/2

عالمی

۱۰۰

مستطاب

دوروی  
سوار

دادہ طلب

١٠

مصدقہ طلب

11

مزار و انصاف کی ذات  
ما ارحم الراحمین  
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپہ جیوری

کے

—

2

11

۱۳۳۵  
 ۱۳۳۶  
 ۱۳۳۷  
 ۱۳۳۸  
 ۱۳۳۹  
 ۱۳۴۰  
 ۱۳۴۱  
 ۱۳۴۲  
 ۱۳۴۳  
 ۱۳۴۴  
 ۱۳۴۵  
 ۱۳۴۶  
 ۱۳۴۷  
 ۱۳۴۸  
 ۱۳۴۹  
 ۱۳۵۰  
 ۱۳۵۱  
 ۱۳۵۲  
 ۱۳۵۳  
 ۱۳۵۴  
 ۱۳۵۵  
 ۱۳۵۶  
 ۱۳۵۷  
 ۱۳۵۸  
 ۱۳۵۹  
 ۱۳۶۰  
 ۱۳۶۱  
 ۱۳۶۲  
 ۱۳۶۳  
 ۱۳۶۴  
 ۱۳۶۵  
 ۱۳۶۶  
 ۱۳۶۷  
 ۱۳۶۸  
 ۱۳۶۹  
 ۱۳۷۰  
 ۱۳۷۱  
 ۱۳۷۲  
 ۱۳۷۳  
 ۱۳۷۴  
 ۱۳۷۵  
 ۱۳۷۶  
 ۱۳۷۷  
 ۱۳۷۸  
 ۱۳۷۹  
 ۱۳۸۰  
 ۱۳۸۱  
 ۱۳۸۲  
 ۱۳۸۳  
 ۱۳۸۴  
 ۱۳۸۵  
 ۱۳۸۶  
 ۱۳۸۷  
 ۱۳۸۸  
 ۱۳۸۹  
 ۱۳۹۰  
 ۱۳۹۱  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۳  
 ۱۳۹۴  
 ۱۳۹۵  
 ۱۳۹۶  
 ۱۳۹۷  
 ۱۳۹۸  
 ۱۳۹۹  
 ۱۴۰۰  
 ۱۴۰۱  
 ۱۴۰۲  
 ۱۴۰۳  
 ۱۴۰۴  
 ۱۴۰۵  
 ۱۴۰۶  
 ۱۴۰۷  
 ۱۴۰۸  
 ۱۴۰۹  
 ۱۴۱۰  
 ۱۴۱۱  
 ۱۴۱۲  
 ۱۴۱۳  
 ۱۴۱۴  
 ۱۴۱۵  
 ۱۴۱۶  
 ۱۴۱۷  
 ۱۴۱۸  
 ۱۴۱۹  
 ۱۴۲۰  
 ۱۴۲۱  
 ۱۴۲۲  
 ۱۴۲۳  
 ۱۴۲۴  
 ۱۴۲۵  
 ۱۴۲۶  
 ۱۴۲۷  
 ۱۴۲۸  
 ۱۴۲۹  
 ۱۴۳۰  
 ۱۴۳۱  
 ۱۴۳۲  
 ۱۴۳۳  
 ۱۴۳۴  
 ۱۴۳۵  
 ۱۴۳۶  
 ۱۴۳۷  
 ۱۴۳۸  
 ۱۴۳۹  
 ۱۴۴۰  
 ۱۴۴۱  
 ۱۴۴۲  
 ۱۴۴۳  
 ۱۴۴۴  
 ۱۴۴۵  
 ۱۴۴۶  
 ۱۴۴۷  
 ۱۴۴۸  
 ۱۴۴۹  
 ۱۴۵۰  
 ۱۴۵۱  
 ۱۴۵۲  
 ۱۴۵۳  
 ۱۴۵۴  
 ۱۴۵۵  
 ۱۴۵۶  
 ۱۴۵۷  
 ۱۴۵۸  
 ۱۴۵۹  
 ۱۴۶۰  
 ۱۴۶۱  
 ۱۴۶۲  
 ۱۴۶۳  
 ۱۴۶۴  
 ۱۴۶۵  
 ۱۴۶۶  
 ۱۴۶۷  
 ۱۴۶۸  
 ۱۴۶۹  
 ۱۴۷۰  
 ۱۴۷۱  
 ۱۴۷۲  
 ۱۴۷۳  
 ۱۴۷۴  
 ۱۴۷۵  
 ۱۴۷۶  
 ۱۴۷۷  
 ۱۴۷۸  
 ۱۴۷۹  
 ۱۴۸۰  
 ۱۴۸۱  
 ۱۴۸۲  
 ۱۴۸۳  
 ۱۴۸۴  
 ۱۴۸۵  
 ۱۴۸۶  
 ۱۴۸۷  
 ۱۴۸۸  
 ۱۴۸۹  
 ۱۴۹۰  
 ۱۴۹۱  
 ۱۴۹۲  
 ۱۴۹۳  
 ۱۴۹۴  
 ۱۴۹۵  
 ۱۴۹۶  
 ۱۴۹۷  
 ۱۴۹۸  
 ۱۴۹۹  
 ۱۵۰۰  
 ۱۵۰۱  
 ۱۵۰۲  
 ۱۵۰۳  
 ۱۵۰۴  
 ۱۵۰۵  
 ۱۵۰۶  
 ۱۵۰۷  
 ۱۵۰۸  
 ۱۵۰۹  
 ۱۵۱۰  
 ۱۵۱۱  
 ۱۵۱۲  
 ۱۵۱۳  
 ۱۵۱۴  
 ۱۵۱۵  
 ۱۵۱۶  
 ۱۵۱۷  
 ۱۵۱۸  
 ۱۵۱۹  
 ۱۵۲۰  
 ۱۵۲۱  
 ۱۵۲۲  
 ۱۵۲۳  
 ۱۵۲۴  
 ۱۵۲۵  
 ۱۵۲۶  
 ۱۵۲۷  
 ۱۵۲۸  
 ۱۵۲۹  
 ۱۵۳۰  
 ۱۵۳۱  
 ۱۵۳۲  
 ۱۵۳۳  
 ۱۵۳۴  
 ۱۵۳۵  
 ۱۵۳۶  
 ۱۵۳۷  
 ۱۵۳۸  
 ۱۵۳۹  
 ۱۵۴۰  
 ۱۵۴۱  
 ۱۵۴۲  
 ۱۵۴۳  
 ۱۵۴۴  
 ۱۵۴۵  
 ۱۵۴۶  
 ۱۵۴۷  
 ۱۵۴۸  
 ۱۵۴۹  
 ۱۵۵۰  
 ۱۵۵۱  
 ۱۵۵۲  
 ۱۵۵۳  
 ۱۵۵۴  
 ۱۵۵۵  
 ۱۵۵۶  
 ۱۵۵۷  
 ۱۵۵۸  
 ۱۵۵۹  
 ۱۵۶۰  
 ۱۵۶۱  
 ۱۵۶۲  
 ۱۵۶۳  
 ۱۵۶۴  
 ۱۵۶۵  
 ۱۵۶۶  
 ۱۵۶۷  
 ۱۵۶۸  
 ۱۵۶۹  
 ۱۵۷۰  
 ۱۵۷۱  
 ۱۵۷۲  
 ۱۵۷۳  
 ۱۵۷۴  
 ۱۵۷۵  
 ۱۵۷۶  
 ۱۵۷۷  
 ۱۵۷۸  
 ۱۵۷۹  
 ۱۵۸۰  
 ۱۵۸۱  
 ۱۵۸۲  
 ۱۵۸۳  
 ۱۵۸۴  
 ۱۵۸۵  
 ۱۵۸۶  
 ۱۵۸۷  
 ۱۵۸۸  
 ۱۵۸۹  
 ۱۵۹۰  
 ۱۵۹۱  
 ۱۵۹۲  
 ۱۵۹۳  
 ۱۵۹۴  
 ۱۵۹۵  
 ۱۵۹۶  
 ۱۵۹۷  
 ۱۵۹۸  
 ۱۵۹۹  
 ۱۶۰۰  
 ۱۶۰۱  
 ۱۶۰۲  
 ۱۶۰۳  
 ۱۶۰۴  
 ۱۶۰۵  
 ۱۶۰۶  
 ۱۶۰۷  
 ۱۶۰۸  
 ۱۶۰۹  
 ۱۶۱۰  
 ۱۶۱۱  
 ۱۶۱۲  
 ۱۶۱۳  
 ۱۶۱۴  
 ۱۶۱۵  
 ۱۶۱۶  
 ۱۶۱۷  
 ۱۶۱۸  
 ۱۶۱۹  
 ۱۶۲۰  
 ۱۶۲۱  
 ۱۶۲۲  
 ۱۶۲۳  
 ۱۶۲۴  
 ۱۶۲۵  
 ۱۶۲۶  
 ۱۶۲۷  
 ۱۶۲۸  
 ۱۶۲۹  
 ۱۶۳۰  
 ۱۶۳۱  
 ۱۶۳۲  
 ۱۶۳۳  
 ۱۶۳۴  
 ۱۶۳۵  
 ۱۶۳۶  
 ۱۶۳۷  
 ۱۶۳۸  
 ۱۶۳۹  
 ۱۶۴۰  
 ۱۶۴۱  
 ۱۶۴۲  
 ۱۶۴۳  
 ۱۶۴۴  
 ۱۶۴۵  
 ۱۶۴۶  
 ۱۶۴۷  
 ۱۶۴۸  
 ۱۶۴۹

برآوردی



۱- وزارت  
معاونت و امور  
معاونت و امور  
معاونت و امور

11/19

شیر و خدشت که تو را می بخشد  
میوار دوداچ

علی بابا

طالبان کے لئے تعلیم کے سلسلے میں

غفر الله له

[illegible]

10

تمت طلب مشروط  
لا ص

1/2

23/3

پیشو بہار کا راجہ گورو جی سنگھ بنیاد  
میں ۱۱ محرم  
۱۱۱۱ھ

11/11/11

باب بیست و نهم

Q

✓

سید کریم علی خان صاحب

*21*



سید عالم علیہ السلام

محمد طه

از این کتاب در مسکن الباز معی به شرح الفیاض

~~مجلس~~

100

المجلس الأعلى  
للشؤون الإسلامية

1136

تجارت

لئے سہ لکھ  
۱۲۰

三

فہما ساری کلرڈ اور صوبہ پیر  
دربارہ شہر  
مکملہ

11/12

100

رئیس بلایای طبیعی

دوا دیرہ کار و صوابیہ

26

از چپ

2

2/2



119

از برگزیده بارید هر که در میان این کتابها گشت  
 طالعش خوش و روزگار او درخشان شد  
 آصف الدین میگوید که این کتاب را هر که بخواند  
 همه چیز بر او آسان شود

10/10/10

# نقل پروانه دوهری بابتہ اضافہ کیرعلقہ صاویر

نقل  
پروانه دوهری بہر صلاجاتک بہر محمیر خیر خان بہادر مقرر بہر بہر خیر خان بہادر

بدیکھان و دیپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزار خان برگنے متیا لواری سرکار مذکور صوبہ برابر داند  
مبلغ و ولایت و نود و ستہ ہزار و نہ صد دام از برگنے مذکور از محال سرکار حسب الضمن بطریق عہدہ بجا گیر  
در گاہ قلیخان کوتوال بلکہ حجتہ بنیاد و فوجدار نواح بلکہ مسطورہ تنخواہ شدہ باید کہ محال ہر قوم را بتصر  
گماشتہ خاں مشارالہ و اگر آراء و بعد ازین کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بداند موجب عمل آرد  
المرقوم صد شہر مذکور السہ شجہ دستخط آئے  
مص

شجہ دستخط آئے  
ضمن بہر خیر خان بہادر

مقرر ضمن از برگنے متیا لواری سرکار مذکور صوبہ بہار از محال سرکار بجا گیر در گاہ قلیخان کوتوال بلکہ حجتہ  
و فوجدار نواح بلکہ مذکور در طلب بلا شرط بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بہر خاں  
مومی الیہ و اگر آراء و بعد رسیدن سند تنخواہی موافق ضابطہ عمل آرد۔

مسئله  
دوم

شیخ فزوز قرار تبایح ۲۰ در جیب مستقیم آمد  
از پرتیال وارسی نکند و در صورتی که پرتیال  
شیخ در خط نواب مستطاب معطی القاب قرار گیرد  
نیز پرتیال بخان بنبار در صلابت جنگ آید

الحاصل

مختصاف ده سرد  
الحاصل

الحاصل

مختصاف ده سرد  
الحاصل

الحاصل

شیخ سوال از قرار تبایح ۲۰ در جیب مستقیم آمد  
از پرتیال وارسی نکند و در صورتی که پرتیال  
شیخ در خط نواب مستطاب معطی القاب قرار گیرد  
نیز پرتیال بخان بنبار در صلابت جنگ آید  
وکیل خان نکند و کو تو ال مکده و فوجدار نواح  
مختصاف نیا و بیانی سند التماس دارد

در باب آوردن پروانه دایمی از حضور پرتیال وارسی شد  
بسیار ششماه و ده خفا مرد موجودات تا زمان بسیار چهار ماه  
محلک د - تحریر ۲۰ در رضا ان کلمه بنویسید الحق

ہزار پانصدی ذاتہ ماریہ  
سء

۱۰

20

ہشت صدی ذات

13/3/2015

۱۸۳۱

بلا شریک  
مشتصدی زرات

7

11/16/61

1

نظام الدوا  
الاسم

السلامة

افسانہ بدستخط مظفر خاں

6

10

مستشرقین و مستشرقین  
مستشرقین و مستشرقین

۱۸۸۵

١٠

فانما

16

१५/५/५५

1

سید و طاعت

15

5.

افغانستان پر نکلنے والے طالبان سید محمد خان، دو لاکھ شہری  
مقتصد ذات  
ایک لاکھ

**کتاب**

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دینو لا مدشر و خدمت کو قوالی دینو جاری  
دینو لا مدشر و خدمت کو قوالی دینو جاری  
دینو لا مدشر و خدمت کو قوالی دینو جاری  
دینو لا مدشر و خدمت کو قوالی دینو جاری

~~مسلم~~

تاریخ: ۱۳۰۲/۱۲/۱۵  
محل: کابل  
موضوع: ...

تاریخ ۱۳۰۲/۱۰/۱۵  
محل وقوع ۱۳۰۲/۱۰/۱۵  
محل وقوع ۱۳۰۲/۱۰/۱۵

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله

فان

۱۱۱

1

باق در بلاغ  
لک لک







آصفی نظام الملک نظام الدولہ مظہر علی خان بہادر فتح جنگ پسرالار



تعلیمی شاخ

نقل از استاد طب و اشیاع الدوله محمد مصطفی خان دینو جنگ و دیار کن از فراتج نیز محمد علی اکبر هندی  
و سبک باسم رفعت و عوامی پناه درگاه عالی خاں بهادر آنا که خدمت دار عوکی منازل نزول  
و بیت المشاکل بلده حجتہ در جمعیت طلب مال بموجب فرد و خطی که شرح آن محرف تعلیقه آمده بعهدہ  
آن عوامی پناه مقرر گشت باید که آن بتقدیم آں پرداختہ دقیقہ از وقایع حسرم  
و هو شیاری مهال و غیر مرعی بگزارد

۱۰۰ منازل نزول۔ بمعنی کروڑ گیری یا پانچگی (۴۰)

۱۰۱ بیت المال۔ اس کا وجود مسلمانوں میں بہت خلافت راشدہ پایا جاتا ہے۔ زان بعد اس کا تمام لازم حکومت سے ہو گیا۔ ہر قسم کی رقبی آمد و خرچ اسی محکمہ سے متعلق تھی مختلف زمانوں میں اس کے نام بھی مختلف مثل دفتر استیفا، دفتر سیاق، دفتر وجہ آمدنی رکھے گئے، ہندوستان میں شاہان خیلہ نے اس محکمہ کو دفتر سیاق استیفا سے موسوم کیا۔ اس دفتر میں جملہ آمد و خرچ کا اندراج (خواہ از قسم نقدی خواہ اراضی و انعام یا وظیفہ وغیرہ ہو) رہنما ضروری تھا۔ اسناد کی تقسیم اور تصدیق اسی دفتر سے کی جاتی تھی دکن میں حضرت مغیرت اب طالب شہزادہ کے عہد میں یہ محکمہ اپنے قدیم شرعی نام بیت المال سے موسوم رہا۔ جس کے صدر خاندان تھے (جیسا کہ اساتذہ فرما رہے۔

۱۰۲ موجودہ زمانہ میں ان امور کا تعلق محکمہ فینانس سے (جس کی سرسی صدارت پر علی الحجاب نواب سرحد نواب



از روی شہادت و فرست  
 دارنگی منازل نزول بدو جنبہ تبارک و تعالیٰ  
 محمد بن ابی خال بن خط زوایت ظلال سرافراز  
 از روی بیت الیال بدو سرکار شدہ بود و سرحد دیوانی بدین  
 چل ساختہ بن خط زوایت خطاب و ادب مجاہد  
 بنام جمیت اللغات مقدرہ شدہ خال بہادر پسر خاندوران لا غایت  
 در باب سرفرازان مذکور شرح صدر پس است کہ  
 شرح فرد بن خطی از تبارخ در رمضان المبارک ۲۶۰۰ ہجری  
 در گاہ دارنگی منازل نزول بیت الیال بدو جنبہ تبارک و تعالیٰ  
 تکلف دارنگی شدہ بنند مرتبت شود لہذا کیفیت دفتر تحریف بنم  
 آمدہ در باب داد بن سند ہر چہ امر کہ  
 بیت دارنگی الیال  
 خدمت دارنگی منازل نزول  
 محمد

(نقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بہادر جلوه فرمایں (جو اپنی فطری سخاوت کے باعث دکن میں ہمارا  
 چند ولعل دیوان دکن کی طرح ضرب النیل ہیں) اس کے تحت دفتر صدر محاسبی و خزانہ عامہ سرکار عالی  
 ہیں۔ مگر اب بیت المال کا اطلاق خزانہ عامہ سرکار عالی پر کیا جاسکتا ہے۔ (منظفر)  
 ملہ یار و نادر۔ خاندان علیہ آصفیہ کے ارکان کو خطاب بھی شاہان مغلیہ نے عطا فرمایا تھا جو شل  
 دیگر خطابات کے اس خاندان عالی کا آج تک طرہ امتیاز ہے (منظفر)



وقتے نواب درگاہ تیلخاں بہادر سالار جنگ موتمن الدولہ برفاقت  
نواب نظام الملک آصف جاہ بجاں آباد (در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ یک  
ہجری) رفتہ بودند خصوصیات آنجا انچہ بنظر در آمدہ بود بقید قلم آوردہ اند چون  
خالے از کیفیت نیت لہذا مسطور میگردد

ذکر قدم شریف آب و رنگ گلشن بمیامن برکات قدم شفاعت  
تو ام جناب حضرت نبویست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گرد آستانش توتیائے  
ارباب بصیرت است و غبار راہش ضمیر مایہ اہل فطرت بہت عاصیا  
از کثرت سجود آئینہ وار امتیاز دیدہ حاجتمندان بدریوزہ گری خاک جنابش  
سرہ طراز بارگاہ کیوان پایگاہش واجب انعطیم و علی الدوام کافہ انام سرگرم  
مجاہد تسلیم

بر زمینے کہ نشان کف پائے تو بود سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود

روز پنجشنبه از هجوم زائران صحن این درگاه قسمی مملو میشود که عبور این کس تا مقصد مطاف بهزاران صعوبت دست می دهد و در ماه ربیع الاول روز و شب همیں جمع است - فقراء و زوار از بلاد و امصار دور دست بغزیت زیارت می آیند - چمن گل مراد بدامن آرزو میکنند مرض از شربت آبی که از شست و شوی دار الشفای قدم مبارک نصیب تشنه لبان تنما میگردد برائے عافیت میگیرند و تیننا بخت دور دستان می برند سعادتمندان با حراز ثوابت اخروی در حوالی این درگاه مکانهای مبلغ خطیر خریده طح مسکن آخرت میکنند چنانچه اطراف آل چندین مقبره است و قبور غربا از دایره حساب بیرون در ایام عرس شریف در دیوار این مکان از کثرت طائفان نوعی بریز میشود که جابرائے نشستن بهم نمی رسد مگر از صبح بوقت نمایند - مطعومات و تنقلات که اغنیا بر سبیل نذر دین ایام ارسال می دارند - صرف فقراء و مساکین می شود و ذخیره چندین روزه می گردد - سبحان الله عجیب مکان فیض نشان است که انوار کرامت و اعجاز از در دیوار می بارد - حوض که در پیشگاه دروازه رخصت واقع شده - ماء المعین کرامت است - و عین احیات حشره رافت - منتعشان بکام دل ازین زلال سیراب می شوند بادشاهی که در زمان سابق وفات یافته - بموجب وصیت او قدم محشر شیم را در سینه اش نصب کرده یزار و تیرک بر قدم گاه امام مفترض الطاعه، یعسوب المسلمین، امیر المؤمنین

علی علیہ السلام از قلعہ بادشاہی بفاصلہ سہ کروہ واقع شدہ۔ زائران باحراز  
 سعادت اخروی روز شنبہ جوق جوق عازم زیارت میشوند۔ وگلِ مجرا و تسلیم را  
 زیب گوشہ دستار اعتقاد می سازند۔ خاک جنابش ذریعہ شفائے درد منداست  
 و زلال چشمہ سار محبتش آبروئے حاجتمنداں۔ اکثرے تحصیل متمنائے مافی الضمیر  
 نذر با می بندند۔ و بکام دل میرسند۔ دوازدهم محرم کہ روز زیارت حضرت  
 خاتمس آلِ عباس است۔ ارباب تغزیہ بادلِ مخروں و چشم گریاں برسم غزا پرسی  
 در آں مکان خلد آستان مجتمع می شوند۔ و شرائط زیارت بہ تقدیم میرسند  
 بیچ منفی نیست کہ دریں روز بہرہ ازیں سعادت بر ندارد۔ از کثرت سواری  
 و ضعیف و شریف طرق و شوارع بسان چشم مور تنگ می شود۔ اہل حرفہ بترتیب و تزیین  
 دکاکین پرداختہ۔ اقسام منافع بر می دارند۔ در چوکی خانہ کہ مکان معین ارباب ایماست  
 منقبت خوانان باہنگ بلند قصائد غزائی خوانند۔ و منشور نجات از آنجناب  
 بمعزانتساب حاصل می نمایند۔ مصرع ”گر عقبی خواہی زیارتش دریاب۔“  
 در گاہ لاکہ بارگاہ حضرت قطب الاقطاب از قلعہ بفاصلہ ہفت گروہ  
 واقع شدہ و مرقد مبارک در صحن مسجد بے سقف زینت ترتیب یافتہ۔ مطابق  
 زائران خطہ ہندوستان است۔ و مرجع و مقصد جمیع حاجت طالبان  
 صفائی درو دیوارش یاد از سواد بہشت مبدہ۔ و فضائے برکات آثارش  
 بوسعت آباد رحمت ایمانی نماید در احیان صبح در حوالی قبر مبارکش تجلی

بلا کیف صورت می بندد۔ و کیف عجبے بردہاے زائران طاری میشود۔ ارباب  
 تمنا بعد از ادائے فریضہ صبح بطوافش پرداختہ گہاے مقصد می چینند۔ و در کمال  
 انبساط و انشراح معاودت میکنند۔ زیارتش در ہر روز ہاست۔ بتخصیص روز پنجشنبہ  
 طرفہ هجوم می شود۔ مردم با استعداد شب روی از دہلی غریبت میکنند۔ و بعد فراغ  
 زیارت بسیر تنزہات کہ از میامن قدوش ہر طرف سبزہ زار است۔ و در ہر جا  
 چشمہ ساری۔ بتخصیص جھروکہ و حوض شمس کہ از چشمہ ہائے متبرک انواع متغایات  
 حاصل می کنند۔ در اطراف مزار فاضل الانوارش جمعی از مردان خدا آسودہ اند۔  
 چنانچہ نگہت وجد و حال تا حال بمشام اہل یقین میرسد۔ و چاشنی درد بجام  
 ارباب ذوق سرامیت میکند۔ مکاہنہائے متبرک در نواح این سواد بہشت  
 واقع شدہ اند۔ بتخصیص مسجد اولیا حضرت قطب العارفین خواجہ عین الدین چشتی  
 قدس سرہٗ احداث کردہ اند۔ ہر کہ در آنجا نماز مینخواند۔ حلاوت عبادت  
 را می فہمد۔ غرض کہ از کثرت قبور اولیا رشک روضہٗ رضوان است۔ در عید گاہ  
 این مکان در ملفوظات نوشتہ اند کہ اکثر اوقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف  
 می آرند۔ قبر حضرت قاضی حمید الدین ناگوری ہم ہمسایہ مزار مبارکست  
 و بہادر شاہ ہم بذور طالع در کنف رافت و کراست جایافتہ شانزدہم ربیع الاول  
 عرس می شود و عالمی بہ نیت زیارت مستعد می شود و تا دور و ز سیرا میکنند  
 تو الان علی الدوام از دور روبروئے قبر مبارک گاہے ایستادہ و گاہے نشستہ

مجرمی کنند۔ شاہ شہید محمد فرخ سیر یک سمت در گاہ دیوارے از سنگ مرمر تراشیدہ  
نصب کردہ تشکله اش در نہایت نزاکت است و شفافیت سنگ در کمال لطافت و باعی

شاہی کہ بعالم علم فقر و فراخت از ہر دو جہاں بگوشہ عزت و خست  
در راہ خداست رہنما قطب الدین چون قطب کہ میتوان از وقبلہ نشناخت

ذکر سلطان شمس الدین غازی۔ مرقد مبارکش در اطراف در گاہ حضرت  
قطب الاقطاب دریں غارے واقع است۔ ہر چند کہ از سلاطین اندکیکن بصحبت آراہ  
ذوق و مواجید باریاب بہ ابراج قصوے ولایت عروج کردہ اند۔ چنانچہ شرح کمالش  
از ریاض الاولیاء کہ تذکرہ ایست بہمن می گردد۔ ہوائے زار و روضہ اش نمونہ است  
از روضہ رضوان و سواد سرزمین فیض آگینش انموذج خلعت شگفتگی عنوان۔ در موسم  
برسات از ہجوم سبزہ و ریاحین خود در ورشک گلشن کشمیر است و باعتبار ہوا و کیفیت  
فضا دھچپ و دلپذیر از ان را در ضمن زیارتش نزہت خاصہ دست می دہد و در  
اثناے طوافش کیفیت نگینی مشاہدہ می پیوند نور اللہ مضجعه اللہم اذقنا و اغفرنا۔

حضرت سلطان المشائخ معشوق الہی مرقد مبارک آنحضرت از دہلی کہند  
بفواصلہ نیم کرہ واقع شدہ زہرے روضہ کہ سلاطین را بجنابش التجاست و خواتین  
را بہ نسیم غیبہ علیہ اش دلیل مدعا از در و دیوار سراپا نورش فیض ہا ترشح می کند  
و از سواد خاک پاکش چشمہ سار سعادت می جوشد و دور بارش عظمت و جلال آن  
آستان زہرہ متکبرین را بگداز می دہد و سطوت فہرمان آن مکان فیع الشان سر

گردن کشاں را بے اختیار مائل سجود میگرداند - کیفیت با ازاں مرقده فردوس آمین محسوس می شود که ناطقه در ادایش ابکم است و رنگها ازاں چمنستان جنت آگین مرغی نمی گردد که خامه در گذشتن آن مقطوع الفم هر چهارشنبه جمہور خواص و عوام احرام زیارت می بندند و قوالان آباداب تمام ایستاده بتقدیم مراسم مجرامی پردازند بتخصیص چهارشنبه آخرین صفر طرفہ انبوہی و عجب کثرتی می شود - اشخاص دہلی خیلے تقطیع و تزئین کرده می آیند و بعد حصول زیارت بسیر حدائق کہ در جوار ایں روضہ مبارک واقع شدہ اند می پردازند ارباب محترفہ بہ ترتیب تزئین جابجا متکلمن می شوند و مرغوبات و مطلوبات تماشا بیان در ہر جا عرض می کنند از کثرت نعمات مطربان سامعہ گرانی بہم می رساند - در ہر گوشہ و کنار نقال و رقاص داد خوش ادایہا میدہند - عرس مبارک چہار دہم ربیع الثانی میشود باستدام سعادت آستان سدرہ نشان کلاہ مفاخرت بہو می فرستد و در اطراف و اکناف بسبب کثرت قیام خیام جاتنگی میکند - ہمہ شب نوبت بنوبت قوالان مجرا میکنند و مشائخ و صوفیہ را بوجد و حال می آرند و صحبت بواہیر باخیلے امتداد می کشد و طرفہ شور و شغبی برپا میشود ایں فرقہ علیہ و سائر زواراں شب را احیا میدارند و بیشتر در اطراف مرقد منور مراقب می باشند و برنخ بتلاوت شتہاں می نمایند - صبح آن شب طرفہ فیضی دارد و نماز فجر بحجب حلاوتی میسر می آید حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ پایان قبر گرانی آسودہ اند فاصلہ غیر از چند ذرعہ در میان

نیست کہ در عرس شریف ایشان ہم کیفیت خلاص دست میدہد و سماع میشنود  
 مجاوران در اطراف این روضہ خانہ با وکاشا لبتا دارند برائے خود معمورہ سہیت  
 و مدار معیشت اینہا برنذر و وجہ و کالت است خوشا حال سعادتمندانی کہ  
 در قرب این خطہ پاک مکان سکونت دارند علی اللہ و انتم خلیل فیوضات زیارت میکنند  
 حضرت نصیر الدین چراغ دہلی فرار انوار این بزرگوار از دہلی کہنہ بفاصلہ سہ کرہ  
 واقع شدہ سواد روضہ اش چوں روضہ ضواں در کمال دلکشانی و فضائے مرتعش  
 بسان خیابان بہشت در نہایت خوش ہوائی اشعہ کمالش از اس سرزمین  
 چوں نور آفتاب تابانست و لمعہ کرامتش از اس خطہ و نمشین برنگ پر شمع  
 از تہ فانوس نمایاں چراغ حاجمنداں بشعاع کرامتش روشن است دل  
 مستمنداں بہ ہوائے توجہش رشک گلشن در واقعہ چراغ دہلی است بلکہ  
 چشم و چراغ تمام ہندوستان زیارتش روز یکشنبہ معین است بہ تخصیص  
 در ماہی کہ دیوالی می آید طرفہ ہجومی می شود۔ و دریں ماہ در ہر یکشنبہ جمیع  
 سکنہ دہلی سعادت زیارت میروند و در اطراف چہنمہ کہ از مضافات این  
 درگاہ است خیمہ ہا و سراپردہ ہا ایستادہ کردہ غسل ہا می کنند و اکثری از  
 امراض مزمنہ شفاے کامل می یابند مسلمین و ہنود در تقدیم شرایط زیارت  
 یکسانند از صبح گرفتہ تا غروب آفتاب کارواہنہائے زائران متصل می رسد  
 در زیر ہر درختہ و در سایہ ہر دیوارے عالی بہ ترتیب فروش پرداختہ و



عیش و نوش دلی می دهند سیر عجیبی است و تماشاخانه طرفه در هر جا راگ و  
 زنگست و در هر گوشه و کنار صدای پچھا و ج و مورچنگ عرس مبارک  
 ہم بتوزک می نشود بادشاہ جم جاہ محمد شاہ در اطراف مرقد والا احاطہ پنختہ  
 ترتیب داده اند در صحنش وسعتی است کہ در هیچ درگاہ شاید نباشد قدس  
 روح و اصل الینافتم

حضرت شاہ ترکمان بیابانی علیہ الرضوان کرامات غریبہ مشہور و بخوارق  
 عجیبہ مصروف ثقات اینجا اتفاق دارند کہ بیش از بنائے دہلی در حین کہ صحرائے  
 بحث بود۔ ایشان در جایکہ آسودہ اند مقیم بودند و برنخے معاصر حضرت  
 قطب الاقطاب میدانند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال قبر مبارکش دروں شاہجہان آباد  
 است۔ بہت و سوم شہر حجب عرس می شود۔ خادمان و معتقدان باین سبب  
 در روز عرس توزکی میکنند از کثرت چہراغان و قنادیل صحنِ فلک نورانی میشود  
 و از وفور گلہا موج نگہت گل در روانی آرام گاہش جمعیت آباد است و رؤی  
 اش خلد اتحاد از نسیم صحنش انچہ کیفیت بمشام می رسد و از شمیم فضائش نگہت  
 حقیقت بدماغ میخورد و جمیع سکنہ اعتقاد خاصہ دارند و در مشکلات بہت  
 استعانت بروضہ شریفش می برند و ذرغور رسوخ اعتقاد فائز مدعا می شوند۔  
 حضرت یاقی باللہ مرقد مبارک ایشان مکان متعین و زیارتش  
 بزمہ ارباب ایقان معین نسیم فضائش گلشن اتحاد و شمیم ہوایش خلد آباد از

درو دیوارش پیخودی استقبال می کند و از سر زمین فیض آگینش عبرت آغوش  
 می کشاید در عین تموز که هوائے دہلی آتش بازی می شود و زمینها تفتہ می گردد در صحن  
 مزار کرامت آناش برودت می جوشد ہر گاہ قدم در صحنش میگذارند برینج  
 می خورد و بیرون از حرارت آفتاب برشتہ میگردد یکے از خوارق عجیبش  
 اینست سکان شہر بتلاش در جوارش مدفون میگردند کہ بجاییت همسایگی  
 از تب و تاب جہنم محفوظ ماند نور اللہ مضجعہ۔

حضرت شاہ حسن رسول نما قبرش آئینہ جہاں نما است و تربتش  
 چون خطہ بہشت و لکشا بصفائے اعتقاد اگر زیارتش نمائے بوسیلہ روح  
 پرفروش رویت جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممکن و بخلوص نیت اگر توسل  
 جویند حصول مآرب و مقاصد متیقن بہ بست و یکم شعبان المعظم مرآئم عرس  
 بتقدیم می رسد وضع تزئین و آرائش بکاری رود۔ صبح عرس جمیع نقالان دہلی  
 ناشام بمحرا پر داخۃ احتطاط وافی بر ایران میرسانند و عنان معاودت  
 میگردانند۔

شاہ بایزید اللہ ہو جلوه صفائے مشربش از درو دیوار پیداست  
 و انوار کرامتش از تربت بہشت صفت ہویدا آواز عرس مجلس رنگینی منعقد  
 می گردد و حلاوت خاصہ بہ ذائق زایران عاید می شود۔

قدوة اصفیاء معارف آگاہ شاہ عزیز اللہ قبر مبارک ایشان

در دہلی کہند در مکان مرغوب واقع است ارادتمندان بمقتضائے صفائے  
 عمارت مختصر نگین ساخته و ب تعمیر احاطہ آں پرداختہ نسیم فرائش از ہوائے  
 خلد باج میگیرد و رواج ریاحین خیابانش از حدیقہ ارم خراج عشرت گاہ  
 زرد بانست و تماشہ کدہ خلوت طلبان سپیچ و قتی نیست کہ از خلفائش  
 کے مشغول بجد رسیدن آن مکان بخودی تہبیدی کند و جلوه از خود رفتی بمعائے  
 آہنگش می رساند و زمان حیات ایشان حاصی بود کہ کلاش بآئین محصلان شدیہ  
 فرصت نفس کشیدن نمی داد و ہر گاہ کہ منمغر سر خود از کلبہ احزاں برمی آورد بصدقا  
 منتقار مجروح و مشکب می یافت در تمام شہر و جمیع مزارات ملتجی گردید شفاعت  
 بچکس در استغاثے جرائش معینہ نیفتاد اکابر عصر باستانہ کرامت آشیا  
 سراغ رستگاری دادند و بمیامن تو جہات عالیہ مستنظر گردانیدند - بیچارہ راجع  
 بخانقاہ فلک اشتباہ کردن ہماں بود و بکام دل رسیدن ہماں خواق عجیبہ ایشا  
 از حد و حصر زیادہ است و تا حال استمداد و استعانت از قبر مبارکش باقیست  
 روز عرس سماع خاص می شود و شیخ و شاب بعتہ مواحدی آیند مطاف مقصد ببرا  
 مرزا بیدل رحمۃ اللہ علیہ تربت موزوں ایشان در دہلی کہند در  
 محوطہ مختصر بربگ معنی خاص در الفاظ رنگین واقع شدہ سیوم شہر صفر عرس می  
 تلامذہ اش و جمیع موزونان شہر بجز میت متفادہ روحش حاضر می شوند و دور  
 قبر حلقہ مجلس ترتیب می دہند کلیاتش کہ بخطہ گرامی ترتیب و ترقیم یافته

ماہین حلقہ گذشتہ افتتاح بشعر خوانی می نمایند برعنوانش ایس رباعی مرقوم است.

## رُباعی

اے آئینہ طبع تو ارشاد پذیر در کسب فوائد نمای تقصیر

مجموعہ فکر مصلائے عام است سیری کن و سمت تسلی برگیر

بعد ازیں علی قدر مراتب بنتائج افکار خود را نقل مجلس می سازند۔ حلاوت طرفہ بحصول می پیوند و انبساط خاصے بحضور عاید میگردد۔ محمد سعید برادر زادہ اش کہ چوں معنی بیگانہ از نسبت معنوی میرزا بیگانہ است بتواضع حاضران مجلس و ترتیب شمع و چراغ دماغ خود را می سوزد و باتباع ہمہ معاجین و حبوب اختراعی میرزا کہ از قبیل کیمیا است و در ہمہ دہلی انگشت نما صرف معیشت می نماید طاب ثراہ و جعل النجۃ مشواہ۔

عرس خلد منزل بست و سیوم شہر محرم الحرام عرس مذکور ترتیب انتظام می یابد قبرش در جوار حضرت قطب الاقطاب است ہر پرور زوجہ خلد منزل باہتمام حیات خاں ناظر از یکجاہ بہ تزئین و ترتیب چراغاں بندی کہ ہیئت متنوعہ و اشکال غریبہ طرح می باید متوجہ می شود طراحان و صنعت پیشگان بادشاہی طراح غریب بکار می برند و ہنر ہائے عجیب بر روی کار می آرند بآئینی سر و چراغاں ترتیب می دہند کہ سر و شمشاد از خجلت بسان چنار خورد می سوزد و نیمطی روشنائی مشجر بجلوہ می آرند کہ از

ہر شجرش گل آفتاب گل می کند تا دو پاس شب سراز در بچہ مطلع بیرون نمی آرد  
 و آفتاب نفت خود دانستہ غیر از صبح دم متوجہ آفاق نمیگردد بر جہلے روشنی  
 بہ بروج آسمانی پیام انوار مینفرستند و بنگلہ ہائے تجلی آگین در ہر گوشہ و کنار  
 طرح وادی امین میکنند معاشران با محبوبان خود در ہر گوشہ و کنار دست در بفل  
 و عیاشان در ہر کوچہ و بازار بہول مشہیات نفسانی در رقص حل مے خواران  
 بے اندیشہ محسب در تلاش سیہ مستی و شہوت طلبان بے واہمہ مزاحمت سرگرم  
 شاہد پرستی ہجوم امارد نو خطاں تو بہ شکن زما و آہو پسران بعشق بے مثال  
 بر ہمن بر بنیاد صلاح و سدا و تا نگاہ پرواز کند مائل رؤیست و تا چشم و اشود  
 حلقہ فتراک کیسوے سامان نوحش بشناہ کہ یک عالم فراق یکام دل میرسد  
 و اسباب خباثت بدرجہ کہ یک جہاں فجا کسب تمتع می نمایند تا کسے بحال خود  
 وارسد امر دی چٹک میزند و تا چشم چراغ روشن کند ز نکہ پیام می فرستد  
 کوچہ و بازار از نواب و خوانین لبریز و گوشہ و کنار از امیر و فقیر شور انگیز  
 مطرب و قوال از گس زیادہ تر و محتاج و سائل از پیشہ افزوں تر قصہ مختصر  
 بایں ترتیب وضع و تشریف ایں دیار ہوا جس نفسانی ترتیب می دہند بمثلذات  
 جسمانی فایز می شوند در چنین ہنگامہ چشم بستنہا عین مصلحت و بصیرت نمودن  
 محض بصیرت -

ذکر میر مشرف قبر آں اشمع روزگار در جوار معشوق الہی در باغ کز بر کیدہ

آب و ہوا میں استنباط طراوت از ریاض رضوان می کند ترتیب یافته از پائین  
 احاطه اش نہر آبی در نہایت نظر فریبی و بجمال دیدہ زیبی جارست چوں ہوا  
 و فضائش بہ سبب اکثر حدائق در ترتیب دماغ نہ ہست طلبان اثر وافی دارد  
 و بسیارے از معاشران و قییش پیشگان نظر بر قدر دانی ہواے برسات در انجا  
 سری میکشند و بزم آرا شدہ سیر فضا و کسب ہوا می کنند خیالانش از گلہائے  
 رنگارنگ ہوارہ ملوست و نشیمنہایش از کیفیت نسیم بہار و شمیم گلزار بہتر  
 رنگ و بو۔ زاہد خشک مغز ہم اگر بسیرش پردازد تردد ماغیہائے ہوا نشے  
 کیفیت می بخشد خاکش بر سر و محتسب بخود ہم اگر بہ نہ ہست آبادش راہ یابد  
 نشے پیما ہائے فضائش سرشار می گرداند زہے بنجر رطوبت ہوا میں خواہان  
 نشے شرابست و سرور و رنگینی سوادش بے اختیار مال صلاے تار و طنبور۔  
 میر کلوپس رش بہ عجب طمطراقی و طرفہ شانے عرس می کند بآئینہائے رنگین  
 و وضعہائے دلنشین ترتیب چراغاں می کند اطراف خیاباں را تختہ بندی  
 کردہ در تابا ہما رنگیں می کرد و بشمہا روشن می کند و بر کنار نہر آب کہ  
 وسعت خاطر خواہی دارد برہما و بنگلہ ہا مرغوب و بر روش مطبوع بستہ  
 روشنائی می کند و جمیع عمدہ ہائے دربار بادشاہی و ارباب نشاط را دعوت کردہ  
 صلاے عام میدہد چوں خودش جوان است و باہمہ امیر زادہ ہائے  
 رنگیں آشنا بر عایت خاطرش ہمہ با ساز و نشاط و سامان انبساط می آیند

و مشوقه ہارا باخود می آرند در ہر بن ہر درختے و در سایہ ہر نہالے و در کنار  
 ہر چمنے خیمہ ہائے رنگارنگ چوں گلیائے رعنا ایتادہ میکنند و بتجرع میل  
 می نمایند ہمہ شب در ہر جا رقص است و در ہر طرف سرود و طعنا ہائے  
 الوان و سایر مایحتاج ہمانداری بقدر رتبہ در ہر جا میرسد شبے چوں شب برآ  
 مطلع الانوار و صبحے چوں صبح عید ہزار رنگ تہنیت و دلخوش در بارگشت  
 تماشا ئے غریب و سیر عجیب دست می دہد خیمہ ہمان خانہ بسان خیمہ دل بادل  
 مشرف بآب ایتادہ می شود و محفل منعقد می گردد ہمہ جامہ مند با و فرش ہا میکنند  
 و لوازم ضیافت آمادہ می سازند رقا صان با تعین سمت گرم رقا صی و نقالان  
 و قوالان بے تشخیص میزبان و ہمان متوجہ نغمہ پردازی فقرا و مشائخ و واجد میگردد  
 و اغنیا و ارباب تمول را خندہ غرض بے تکلف ہا کار ہا دارد و بیچگونہ مزاحمت  
 نیست از مشہیات و مرغوبات نفسانی ہر چہ آرزو کند مہیا است لیکن  
 تن بعلے و مایعرفی در کار ۔

### ذکر کیفیت چوک سعد اللہ خاں ہنگامہ اش حمادی دروازہ

قلعہ است و مجمعش در فضا ئے پیشگاہ جلو خانہ سبحان اللہ کثرت می شود کہ  
 نظر از ملاحظہ محسوسات رنگارنگ دست و پا گم می کند و نگاہ بمشاہدہ تجمد  
 امثال در تماشا و تعداد مثال مواد تمنا در آئینہ خانہ حیرت می نشیند ہر طرف  
 رقص ہا در خوش رو قیامت آباد و ہر سو شور افسانہ سبحان محشر بنیاد

راویانِ معتبر مثل اربابِ عامّ چندیں جا کر سی ہائے چوبیس از قبیلِ منا بر نصب کردہ  
مناسب ہر ماہ و ہر روز مثلاً در ماہ رمضان المبارک فضائلِ صوم و در  
ذیحجہ احکامِ مناسک حج و عمرہ و در ماہ محرم مقدماتِ روضۃ الشہداء ادا ہائے  
فصیح تقریر کردہ ذہن نشین عوام می کنند و ایں جماعت را بہ رفت می آرند  
و مبلغی مقدمہ بایں تقریب تحصیل می نمایند و ستا مزاجان بشغف تمام میل  
بایں مجامع دارند و خام طلبان بدوق مالا کلام بگردش حلقہ می بندند و اکثر با  
تا دو پاس شب ایں وعظ و تذکیر میکنند اہلِ تنجیم و رمال ابلہ فریب ہم معطل  
نیتند قرعہ معرکہ جداگانہ انداختہ از روئے پردہ سرا بر مخفیات در ضایر مغیبات  
برنی دارند مردم از اقبال و ادبار خود مستفسر می شوند و بمواعیدش دلخوش گردیدہ  
بقدر استعداد می گذرانند حکمت پیشگان عذر انگیز چندیں جا در فضاے  
چوک آب پاش کردہ و فرش لون گسترده اصناف دوار در خریطہ ہائے  
زنگین کہ در حقیقت خاک اہ باشد بر روئے دوکان چیدہ خود ہارا محتشم  
از لباس و چند ہا مقطع سترچی نمی نشینند و خواص ادویہ و منافع آزارتقریر  
زنگین و ادائے دلتشین بوجہ بیان می کنند کہ سفیہاں یریکہ دیگر سبقت کردہ  
خاک دوکانش نمیکند ازند و سفوف و ایارج و شراب و معاجین و اقراص  
و حبوب و ضاد ہمہ موجود طالب از ہر جنس کہ استدعا نماید مطلبش حاصل  
است خصوص جائیکہ ذکر معالجہ حلق و استحکام عضو تناسل و اساک و مداوای



آتشک و خیارک و سوزاک کہ مذکور می شود ہنگامہ عجیب است انفار و پواج  
 جاں کرد و جامہ کردہ ضماہ و اطلیہ خرید میکنند اتنا زور خوش ادائی تقریر مبلغ  
 گرفتہ بدست یکے نسخہ کیر خر میدہد و بدست دیگرے اجزائے قضیب انیل  
 و این قوسا قہابہ بہجت تمام راہ خانہ خود ہائی گیرند از فلذات کشتہ گرما گرم  
 ہرچہ خواہش نماید چندیں جا آتش شتعل و دود این نہ فلذات بسوئے  
 نہ فلک متصاعد سلطان و سائڈہ در پیپ ہا جزو اعظم است۔ چندیں جا  
 برشتہ ہا بستہ بخواہشمند ان عرض می کنند۔ نقالان و بادہ فردشان مکا نہائے  
 معین و سست ہائے متخص دارند و بوقت حاضر شدہ تمتع میگیرند از آمادہ  
 و نوخطان اطراف و اکناف ملو نگاہ ہمیں کہ بلند شود مہرہ کش صفحہ روئے  
 است و دست ہر گاہ کہ دراز گردد دست در گردن گیسوے اسلحہ فروشا  
 از ہر قسم سلاح از نیام علم کردہ جوہر احتیاج کامل می کنند تا خریدارش کہ  
 باشد و اقمشہ داران اجناس رنگیں بر دست گرفتہ صفحہ ہوا را آئین  
 شفقی می بندند تا چشم مشتری اہل کد ام رنگ کردد تنعمات و تنقلات  
 را در زیر بغل یکدگر میفروشند دست دراز کردن لقمہ حوالہ دہن کردن است  
 میوہ و فواکہ و لایبتی و ہندی دوش بدوش قسمت می کند پہلو گردانیدن  
 ذائقہ را بحکم رسانیدن گذر و خوش و طیور طایر حواس را بو حشت آباد پر و  
 میدہد افراط باز و جرہ و کبوتر و بلبل و سایر طیور قسمے است کہ تشخیص آنہا

پیش ادراک عاجز است مگر کسے کہ منطق الطیر خوانده باشد و بخدمت سلیمان  
و آصف صحبت داشته باشد چندین دشت و بیابان ویراں کرده هر روز  
اقسام جانوری آرند مشتاقان وحش و طیر بتخصیص جوانان نوخیز و امارد شور  
انگیز اکثرے در آنجا بصیدی آیند و صیادان تجربه کار ازاں مرغدار کمین  
می کنند قفسهائے رنگین و مصنوع خوشنما تر از قفس عنصری و پنجره بشری  
بر خواہشمند عرض می کنند احاصل سایر مایحتاج انسانی و تمتعات نفسانی  
در آن محسب آمده و ہیا است و از آنجا کہ پیشگاه قلعه و عبور مرور امر اعمدہ است  
ہمہ روز محشرے برپا۔

چاندنی چوک از ہمہ چوک ہارنگین است و از ہمہ گذر ہا سر پاترین  
سیرگاہ موزونان است و تماشا کدہ نزہت طالبان اقمشہ عمدہ از ہر باب  
در راستہائش آمادہ و ابواب امتحان ہر جنس بر روی مشتری کشادہ نوادر  
روزگار از ہر گوشہ اش گرم چشمک زدن و نفایس اعصار از ہر یک جنس  
در صد و دل بردن راستہ اش چوں پیشانی نیک بختاں در وسعت آغوش  
رحمت کشادہ و ہر شربچوں مار العین از آب زلال آمادہ۔ در ضمن ہر دوکانے  
لعل و گوہر بخرشاں بخرشاں و در روئے دست ہر کار گاہے سلک لالی  
و مر و ارید نیساں نیساں یکطرف راستہ اش جوہریاں باستغنائے تمام  
و یقین مالاکلام تکیہ بزبان دلالان ترغیب مشتری میکنند و یک سمت تجار

از اقمشہ و سائر مایحتاج در فضا ئے دکانین چیدہ بفریاد تمام خریدار تحریص نمی نمایند  
 کہ بشنود ورنه نشنود ما گفتگوئے میکنم رواج عطریات و طیب اقسام بے فصولی  
 گفتگوئے عطار و زمزمہ دلالاں و وسایط پیشکاراں بمشام ارباب خواہش پیام  
 رساں و موج شوخی لطائف ہر جنس بے تمہید با یع آرزو ہا را سلسلہ جنبان  
 بملاحظہ شمشیر ہا کہ بشکل ابروئے خمدار بناں نگاہ تماشا محرف می خورد دست  
 بقبضہ خاقل زدن برہان قاطع مصلحت و بمشاہدہ اقسام کٹار ہا کہ با سلوب  
 زبان مار جو یائے حرفیست نگاہ دزدیدن عینک مشورت کار خانہ چینی از اقسام  
 و انواع بوفوریکہ بملاحظہ اش شبیثہ خانہ حوصلہ برنگ جرمی خورد حقہ ہائے  
 شبیثہ مختلف الاشکال ملون و مطلقاً بآئین مرغوب بر سر دکانین قسے چیدہ اند  
 کہ چشم فلک حقہ باز شاید نظیر آں ندیدہ باشد و گلابی پیالہ ہائے مطبوع  
 وزگین با سلوبی در پیشگاہ دوکانہا گذار شستہ اند کہ اگر از اہد صد سالہ باشد بجز دمعا ئتہ  
 اش ہوس صہبا بہم رساند اقمشہ دوش بوش و دست بدست کہ در حقیقت نسبت  
 از دکانین حکم ابتذال دارد و بایں خوبی و لطافت کہ شاید در کار خانہ امرا بہم نرسد  
 و قطع نظر از ین در فضا ئے شام جلوہ رنگارنگ ایں الوان متعذر الاختصار شفق  
 را در خون نیشاند و کیفیت محسوس باصرہ میگردد کہ شاید از سیر چین بہم نرسد  
 در قہوہ خانہ ہا کہ در عین فضا ئے چوک واقع اند مستعدان سخن سنخ ہر روز فراہم  
 آمدہ داد سخن و بذلہ سنخی میدہند امرائے عالیشان با وجود علوئے مرتبت

سرے بہ تماشائے ایں چوک میکشد از بسکہ اشیائے غریبہ و نوادر نفیسہ  
 ہر روز درینجا بنظر میرسد اگر فی اشل بضاعت قدرتی بہر سہ شاید کہ وفا نکند  
 امیر زادہ فوجانی ہوس سیر ایں چوک بخاطر داشت - مادرش بعد تہمید معذرت  
 بے استعدادے لک روپیہ از متروکات پدرش حوالہ نمود کہ ہر چند ازین مبلغ  
 نفایس و نوادر ایں چوک تحصیل عنوان کرد لیکن چوں طبیعت عزیز العتدر  
 مصروف ایں معنی است ایں وجہ محقر یا صرف ضروریات پسند خاطر  
 باید نمود۔

ذکر حافظ شاہ سعد اللہ علو جلالت و سمو مناقب ایشان از  
 اندازہ تحریر و ترقیم بیرونست و شرح کمالات و بیان نزہت طلبان از  
 از احاطہ گذارش افزوں خلأق در اعتراف مدارج ولایتش متفق اند و بر خے  
 بہ مرتبہ قطبیت ایشان مقرر معاوضہ بصر ظاہر عدالت پیشگان قضا بعبیت  
 کرامت فرمودہ اند و در سیماوی ہدایت انتمایش انوار ارشاد بقیہ کردہ  
 اکثرے طالبان سلوک مبسک معنویت موطن شان رفتہ اکتساب کمال می نہانید  
 و تصفیہ و تزکیہ نفس مشغول ذکر اند مدار صحبت ایشان مبنی بر سکوت است  
 خیلہ مراقب می باشند و سلسلہ عالیہ نقشبندی ربطی دارند لہذا بسماع میلے نیست  
 حق تعالیٰ ہمکنار برکات صحبت فیض منقبت ایشان نصیب گرداند۔

ذکر شاہ غلام محمد داوول پورہ دور باش شکوہ فقر ایشان صولت اغنیاء

بر عثه می آرد و کلمات عظمت سالیش دولتندان را در لزه می افکند ثبات قدمش با وجود کثرت توابع که در دایره توکل مستقیم و استقلال و ضعیف با وصف افراط فقر و فاقه در ناز و نعیم جمعی از فقرا و صلے و جوقے از محتاج و ضعیفا همواره در حوالی نعمت متوالی ایشان بسر می برند و از صبح تا شام حاضر می باشند و از مواید فتوح ذلّه خاطر خواهی بر می دارند بمقتضائے عدالت و نصفت علی السویه تقسیم می فرمایند و احد الناس را محروم نمیکند از بعد یکپاس شب کچرے پنجه میشود و باتفاق همکنان تناول می فرمایند و بخند اندرون هم موافق قسمت حصه می رسد قوالان که بقبض المرام مجاورت آستان گرامیش متمنع پذیر فیوضات اند و شریک غالب فتوحات چون سایه از شخص جدا نیستند و بهمه روزگار بهنگامه وجد و حال گرم می دارند مکان شگفتگی عنوانش خالی از کیفیت نیست با وضع و تشریف با اغنیا، و غربایکسا سلوکست و از سرکار بادشاهی و امرا التماس یومیّه بسرحد مبالغه رسید لیکن مسموع نگردید از بزرگان زمانه اند و در فتوحات و جوال مردی یگانه -

شاه محمد امیر از مشایخ نقشبندیّه اند و متوطن شهر اند صیبت کلمات و شرح حالات با برکاتش مستغنی البیان است و خامه و تحریر اوصاف و ولایت انصافش حیران اوقات مهینت سمات مصروف کسب کمال و مزاج هدایت اقتراحش مستغرق و مستهلک وجد و حال غیر از وقت

قیلولہ چشم معنی بنیش آشنائیت و التزام صوم و دھر و قیام لیل از مہائے  
 صبح تمیز است و اوقات روز و شب منقسم است بہ چندین قسم برخے بطاعت  
 و دعوات و بعضے اذکار و اشغال و از مشاہد و مراقبات غرض تعطیلے در امور  
 مہمودہ ملحوظ احدے نگر دید بعد یکپاس شب بدر و ن محل تشریف برده  
 بہ تلقین و تعلیم پسران ارادت بنیان مشغول میشدند و قدرے موافق سنت  
 نبوی استراحت کردہ باز بہ تہیہ نماز تہجد تشریف می آرند و تا یکپاس روز بکوت  
 می گزارند اوقات تشریف خیلے معمور است و جہہ مبارکش لبریز تجلی و نور  
 جنانش مرجع اہل نور است و آتانش مقصد و مطاف کشمیریان اعتماد الدلو  
 و غیرہ عمد ہائے ہمراہیش خود را در حلقہ ارادت محسوب می کنند - حضرت  
 نواب صاحب باہم بارہ اکتاب فیوضات صحبت کثیر البرکت کردہ اند  
 ندور معتد بہ گذرانیدہ - دریں ایام طائر روح پرفتوحش بسیر عالم سلوی  
 پرواز کردہ پسرانش سجادہ نشین اند اللہم اغفر وارحم

شاہ پانصد منی از مردم توران است و بعظم جہت و شکوہ جہ  
 درویش عظیم شان از فقرائے فعلیہ جمعی با خود ہمراہ دارد و از امرائے  
 تورانیہ مبلغائے خطیر برائے دیگجوش میگردد و شہرت خرسواریش بسرحد  
 تشریر رسیدہ است و از فرط خواہش ہمیں سواریا پسندیدہ ہر شبے در خانہ  
 مہانست و ہر روز در محبے خراماں در ویش صلوٰۃ خوانی از ہمراہیان

مشہور بزرگی عامہ است و بہ طرز عجیبی بند و عمدانظر بغرائب ستارش  
اندرون محل می برند و این مخفی را وسیلہ تفرج میدانند بختل کہ در وزن بست  
آتا برسد سبکباری گردش موقوف بدرا کشید نیست خدا کند کہ نصیب شود۔  
**ذکر میر سید محمد جلالت نسب و حسب از چہرہ نمایاں سیماش**  
چون شعلہ آفتاب تاباں است و عظمت شکوہ مرتبہ فقر و عرفانش بذروہ  
عمیق و کیوان صولت و صنعتش کہ سبق از مادہ شجاعت است زہرہ  
زایران را بگداز میدہد و صدمہ گفتگویش کہ مستنبط از ہایت است  
جگر مخاطبین را خوں میکند جلال و جبروتش از ہیئت جلسہ شریفہ اش  
پیداست و کمال فقر و فاقہش از درو دیوار تجلی آثار ہویدا در استقامت  
وضع عظیم البدل و در اعلان کلمتہ الحق با سلاطین و امراضرب المثل از زبان  
خلد مکان ترک منصب کردہ بہ زہمت آباد گوشہ فقر کوس شاہی میزند  
و باستثنائے تمام تعین مالا کلام اوقات بابرکات بسر می برد دریں بین  
از سلاطین و امرائے کبار اقسام تضرع و انتہال در بارہ قبول سیور غال  
بعل آید لیکن بے نیاز بہائے منصب فقیر گوشہ چشم ملتفت نگردید و از  
قبول فتوح و ندو رہم ہمیں عالم است مگر از غریبے پسراں و خویشانش  
در سلک ارباب مناصب انظام دارند و آرزو میکنند کہ بفراش آبروئے  
دارین حاصل نمایند لیکن میر نیست محاورہ نفیش خیلہ رنگین است گفتگویش

نہایت شیریں ادائے کلامش مبنی بر لطافت و ترش خوسے احوال طائفین  
 ناشی از لطائف باعتراف کمالاتش جمہور سکنہ دہلی متفق اللفظ و المعنی و زبان  
 خاص و عام بجاہدات معنوی آماشش ناطق و گویا و این شعر موی نظامی  
 مصداق حال کرامت اشتغال است۔ فظہر

تا بعد جوانی از بر تو بدر کس ز رفتہ از در تو  
 ہمہ را بر درم فرستادی من نمیخواستم تو میدادی  
 فقیر بارہا کسب سعادت کردہ و دریوزہ ہمت و التفات نمودہ۔ بیت  
 آنانکہ خاک را بنظر کمیایا کند آیا بود کہ گوشہ چشمتے با کنند  
 بندگان نواب صاحب یکم تہ احرام ملازمت بستہ بودند بسبب بے توجہی  
 و بے اعتنائی و کلمات نصائح بے خط گردیدہ مراجعت فرمودند۔

ذکر محنوں نانک شاہی کہ در ضعف و نحافت مصداق  
 نام خود است و بخوش وضعی فقر شہرہ خاص و عام از جہہ اش استدراج  
 لایح است و از فحوائے کلماتش علامات برکات فایح تکیہ دل نشین دہنہا  
 تقطیع و تزیین برکنار دریا دارد و وقت معینہ در خلوت گاہ برآمدہ ملاقات  
 طلباں را بار میہد اکثرے از ہنود و مسلمین بداعیہ و یدنش سری بان  
 تفرج گاہ میکشد و در نہایت توقیر و تکریم با و ملاقی می شوند در حین جلو  
 او بمکرز معین پرستاراں مورچال طاؤس از دو طرف بہ پرواز می آرند۔



واقسام گلہا و انواع فواکہ و اصناف شیرینی در محافیش می چہنید بہ ہر یک  
 ازین اقسام بقدر تقسم میدہد و بہ تمکینی می نشیند کہ حاضر آنرا قدرت لطق  
 محسوس نمی شود و خود ہم بے ضرورت بحرف آشنائی شود و از انداز جلسہ اش  
 مہرہن میگردد کہ شغل باطنی دارد بے تکلف در محفلش جمعیت و سکوتے در  
 امرجہ مختلفہ حاضرین یافتہ می شد و ہر کس رغبت بسکوت میداشت۔ مگر  
 قوالان لایقطع مجرای کردند و با انعام مستونی متخطط میگردد ہنود ممتولین  
 بیار خدمت میکنند و سبلغ خطیری گذرانند و بعقیدہ فاسد خود ناک و قت  
 می دانند علم و فعلہ آن مکان در نہایت رفاه بنظر می آید جمع کثیرے  
 آبیاتش معیشت دلخواہ میکنند و غیر ازین از محتاجین ہر کہ بسر و قتش  
 وارد می شود بقدر قیمت کامیاب می گردد چون مسکنش برب آبست کوشی  
 پائیش مستعد ہر روز عجب ہجومی می شود و طرفہ تفرجے دست میدہد  
 لیلی نشان میانہ سوار زیادہ از شمار در آنجا می آیند و در سایہ اشجار سوار  
 گذاشتہ تفرج میکنند و نہا بجنون ملاقات می نمایند و مقاصد مستورہ  
 گذارش نمودہ جہت حصول ضمایر استہاد میخوانند زبان حالش ترغم  
 بایں بیت است۔ بلیت

شبے مجنوں بہ لیلی گفت لے معشوق بے پروا  
 ترا عاشق شود پیدا لے مجنوں نخواہد شد

در برسات حوالی تکیہ اش خیلے کیفیت پیدا می کند و انتخاش عجبے بنزہت طلبان دست می دہد و دہم محرم بتقریب تغیل شستن اعلام حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ و السلام طرفہ انبوہ می شود و سوادش عجب شکوہ ہے ہم میراند در صلح کل مکانش قابل گذشتن و خودش لایق صحبت داشتن۔

ذکر مشایخ مقدمہ آبجیش معرکہ وجد و حال شاہ کمال در علم فقر خیلے رنگین و میرزا واقع شدہ اند و در تقطیع لباس و خرقة پوشی نظیر ندارند لمبوس ایشان از پارچہ ہائے نفیس باریک ساختہ میشود و در غذا ہم طرفہ تکلف و صفای بکار می برد و باعتبار تناسب و تعادل قوی مطبوع طبایع خلایق اند و بوجد و حال و سماع زیادہ از حد شایق و اصطلاحات صوفیہ و استعارات مشایخ بعبارات رنگین و اشارات دل نشین ادا می کنند و در مجامع و عرایس اکثرے حاضر می شوند و از حرکات تواجد ایشان و سکنا تہائے بے تکلفانہ ایشان نظر اگیاں طرفہ حظے بر می دارند و از سناہ خوانیہائے اشعار فارس و ریختہ عجب تمتعے می گیرند۔ از خواندن حلاوتے بسامع می رسد و بے اختیار منلذذ میگرد و در فکر ریختہ مدلول اسم خود واقع شدہ اند صحبت ایشان غنیمت است و مجلس ایشان بکفایت۔

ذکر شاہ علام محمد متصل طوید در خانقاہ ایشانست ہر شنبہ مجلس سماع می منعقد شود و الا ان جمیع شہر دیگر ارباب بوق حاضر می شوند و متفید می گردند آثار کمالات روحانی

از ناصیہ مبارک لایح است علامات ملکات فضائل نفسانی از کلام بہاؤ متاش فایح  
 بیشتر اوقات بسکوت میگردد و اکثرے مراقب می باشد چوں ذوق  
 مفطرے بسمع دارند در خانہ تاج خاں قوال کہ پنجم ہر ماہ مجلس تریب  
 می یابد و نامبروہ عقیدت خاصے دارد مقدس رونق افزای شود بار بار  
 اعتقاد کہ جہت زیارت بخد متش میروند طرفہ عنایت می فرمایند و  
 حکامات رنگین و دیکچپ محظوظ می گردانند ملازمتش بظالمان اہم است  
 و صحبتش بہ مسترشدان منقہم۔

ذکر شاہ رحمت اللہ قدوہ مشایخ شہراند و بوفور اشتہا  
 در ہمہ عالم علم۔ عمدہ ہائے بمنقضانے صفای عقیدت بیشتر بخد متاش  
 مربوط اند و سائر الناس بتقریب ارادت در سلسلہ علیہ اش منوط۔ حلقہ ذکر  
 ہمیشہ معمور است و سماع در محفل کرامت منزل دستور چہار قبیلہ دارند و  
 ہر زور بنوبت در ہر جا بنوبہ می فرمایند۔ با وجود کبر سن قوت ہائے  
 جوانانہ از اوضاع گرامیش محسوس می گردد و ہر چندے کہ لبریز کیفیت  
 معنوی واقع شدہ اند لیکن بہ تجرع دوام میل خاطر میفروش می شود۔  
 غالباً بنا بر مصلحت باشد و ظاہر برائے حکمت۔ در تسطیر سخاںش ارباب  
 احتیاج قلم فیض رقتش بے اختیار است و در تحریک سلسلہ صدات  
 انال وجد شواہش در کار۔ وجود کرامت آموزش واجب لتعظیم

وقدوم سینت لزوش لازم التکریم -

ذکر اعظم خاں پسر فدوی خاں برادرزادہ خاں جہاں بہادر عالمگیری  
 از امرائے عظیم الشان است و بمقتضائے رنگینی مزاج و بہارت راگ  
 ممدوح مطربان ہندوستان طبعش امارد پسند است و فرجش بحبت سادہ  
 رویاں در بندہ داخل جاگیر اتش صرف اخراجات این فرقہ است و حاصل  
 روزگارش خرچ پا انداز مقدم این طبقہ ہر جا از امردی رنگینی خبر می یابد  
 بر رعایت دلخواہ در کند رفاقت خود می اندازد و ہر طرف از سادہ روی  
 پیامش میرسد بام احسانش میکشد جمعی ازین گروہ بحسن سعیش بمنصب  
 مناسب امتیاز یافتہ انیس بساط اند و بر خے بمراعات خانگیں اکتفا کردہ  
 رنگ افروز مخلص نشاط در سواری بشان تمام و تجمل مالا کلام بر اسپان باد پا  
 سواری شوند غرض ہر جا سبزہ رنگی بنظر می آید منسوب بہ اعظم خاں است  
 و ہر کجا نو خطے جلوہ میکند از وابستہائے آن عظیم الشان بہ پرتو خال  
 این گلر خاں صبح پیری را خضاب میکند و بواہمہ کم فرصتی ہائے زمان  
 فرصت حیات در استجلاب و خطوط نضائی در شتاب -

میرزا منو کہ از امیر زاد ہائے زمانہ است و درین فن سحر کاریہا  
 یگانہ اکثرے از امر ازادہ ہائے احکام ضروری این علم از ویاد می گیرند  
 و بشاگردیش فخر میکنند شیرازہ این مخلص است و باعث انتظام

ایں بزمِ علمانِ مشاغلِ خانہ اش بہشت شداد است و کاشانہ اش آشیایں  
مجمع پریزاد ہر نو خط رنگیں کہ با ایں محفلِ ربط ندارد فرد باطل است و ہر طبعی کہ  
با ایں مجمع مربوط نیست از حلیہ اعتبارِ عاطلِ مجلسش دارالعیار شاہدان است  
و بزمش محکم امتحانِ لکڑخانِ نقدِ قراضہ حسن تا بدار الضرب بزمش رجوع  
نکند کاملِ عیار نیست چہ شد کہ مثلِ طلایے دست افشار است و یمِ جال  
تا در کوزہٗ مجمعش گذار نیابد چاندی نیست چہ شد کہ اگر نقرہ خالص است۔

### قطرہ

یاراں بختِ خانہ زندے چندند بامردمِ عیار کم پیوندند  
رندی چندند کس نداند چندند برنسیہ و نقد ہر دو عالم خندند  
ذکر لطیف خالِ لطف معاشرانش دستور العملِ عشرت  
طراز است و ضابطہ بلایے بزمش معمولِ معاشرانِ از امر ازادہ ہاست  
ہمتش معصوف بزمِ آرائیست و جہدش مبذولِ نغمہ سرایے ہماراتِ رگ  
بمرتبہ کہ نعمت خالِ اکثر سخانہ اش می آید و طرزِ نغمہ راستخن میدارد  
و مزہ خواندش بدرجہ کہ عہدہ با تلاش باریابی محفلش دارند و محظوظ میشوند  
عطائے بے نظیر است و معاشرِ رنگیں تقریر علی الدوامِ بزرگ چشم  
سرشار نشہ سیہ سستی است و بان ساغر در خدمت مینا لا ینقطع سرگرم  
صہبایر سستی اشعارِ رنگیں در ضمن صحبتہا میخواند و نقلہائے شیریں را

در احیان نزہت بزم نقل مجلس میگردد اند دجیوہائے یاراں بمرتبہ ایست  
 کہ ہر کہ یکمرتبہ بہ صحبتش رسید خود را آشنائے دیریں خیال کرد و رعایت خاطر  
 احباب بمشابهہ کہ ہر کہ یک دفعہ مربوط گردید تا مدت العمر حق التفات او بزمہ  
 اش ماند تو اضغش باہمہ کس بزنگ تو اضع مینا با جام برش و خویش باہمہ  
 طبائع گیرائے نشہ بشام حقہ ہائے با تکلف با ظروف تجرع پیش ہر کہ ام  
 علیحدہ میگذازند و گللابی ہائے پاشاں با سامان تنقل بے شاہد مشارکت  
 بجاذی ہر یکے جدا گانہ می چیند۔ یاران نغمہ سنج بنوبت داد خوش ادائی  
 میدہند و حریفان خوشنوا بمراتب ترغم سرائی میکنند و دریں ضمن بطیفہ ہم  
 در میان می آید و بذلہ و بدیہہ نیز چہرہ میکشاید از دو گھڑی روز تا کیاس  
 شب اجتماع این محفل است ہمیں کہ وقت معہود رسید مشار الیہ ملتفت  
 استراحت است و تفرقہ دار آنجماعت بیشتر نوربائی و دیگر طوائف و خود ہا  
 و نوازند ہا و رقاص شیرازہ مجلسش بودند بحال کہ بضاعتہا صرف پا انداز  
 شاہی گردیدہ اینہمہ هجوم نیست لیکن مردم مخصوص جمع می شوند و کیاس  
 شب ہمیشہ بہ تعیش میگذازند۔ ایں شعر اکثر بزبانش میگذازد باین  
 یادگاری قلمے گردید۔ بیت

در حریم بزم مستان دور صبح و شام نیست  
 گردش جام است اینجا گردش ایام نیست

ذکر کیفیت بست در براسی کہ بست واقع می شود عذہ آنماہ در قمرگاہ  
 جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم طرفہ صحیح می شود و عجب ہنگامہ از  
 صبح آرزو جمیع سکنہ شہر بہ تقطیع و تزیین پرداختہ در راستہائے آن بہارستان  
 فیض رنگینی خیابان دو طرفہ فروش ملون گسترده و آرایش اماکن جلوہ گر میشوند  
 و در حوالی صحن آن سعادت کدہ بریکہ بگرہ سبقت جستہ بساط تفریح و انبساط  
 می گسترند و چشم براہ قوالان و مجرایان و زائران می باشند و انتظار می کنند  
 کہ دریں ضمن در صحن قوالان و نغمہ سرایان شہر تجل تمام و تزیین مالاکلام  
 اقسام گلہ سنہ بہ ترتیب دادہ دریاچین متنوعہ را در کوزہ ہا گذاشتہ بہتہ نیاز  
 روح مقدس سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰات بحال خضوع و خشوع در ہر  
 قدم زغرہ سنجان و در ہر خطوین ترانہ طرازان بہ تانی ہرچہ تمام تر رہ نوردد  
 می شوند و ہمراہ این جماعت زائران شیشہ ہائے رنگین گلاب و عرق بید  
 و عرق بہار و دیگر عطریات لبریز ساختہ تحفہ روی دست میگردانند و بر سر  
 روئے متوجہان آن کعبہ تحقیق گلاب پاش بعمل می آرند جلوہ شیشہ ہائے  
 چینی نژاد در دست پری بیکران نازنین شیشہ خانہ حوصلہ تماشا ئیاں را  
 بنگ می زند و عقل مصلحت میں را فرنگ بفرنگ می برد گرد راہ آن  
 راستہ از کثرت طیب و عبیر خیز است و ہوائے در و دیوار آن مکان فافض الا  
 از و فور رواج عطر انگیز جنوں بے اختیار بملاحظہ این حالت مستعد ناالہ

و فریاد و اضطراب طبیعت بمشاهده این جلوه گراں ہم پہ گرد بادِ مِطْر بآ  
 رنگین و نوخیز بجلوه ہائے عجیب و ادا ہائے غریب در فضا ئے آں  
 شفاعت گاہ صفہائے جداگانہ بستہ با ساز و نوا مراسم مجرا بتقدیم میرسانند  
 و قوالان معمر طرف دیگر شیرازہ بند مجموعہ نیاز گردیدہ جبہ خضوع بخاک  
 و کنار باطن ہار ضیاعت کہ در حقیقت طاعت میدانند بے تاکید احدی شغول  
 رقص و سرود اند و زوار ثقاوت آثار لایق قطع در اتصال اتحاد و ہدایار  
 درود نامعدود از طلوع صبح تا نماز عصر نوا سبجان نبوت مساعی حمیدہ  
 در تقدیم مجرا بکار بردہ بخانہ معاودت می نمایند و گلہائے قبول و تناد بہن  
 آرزومی برند و روز دوم بہ ہمیں ضابطہ نغمہ طرازان با ساز و نوا بزیارت  
 حضرت قطب الاقطاب میروند و وظائف بندگی مودی ساختہ در حین  
 مراجعت بطواف حضرت چراغ دہلی شمع امید روشن می کنند و روز  
 سوم بجناب حضرت سلطان المشائخ کہ بسبب قرب شہر مرجع جمہور  
 خلایق است و بسبب فرط عقیدت طوائف انام خیلے بطواف شایق  
 مجلس خاصے منعقد می گردد و بوجہ احسن بزم سماع ترتیب می یابد صوفیہ در  
 وجد و حال گوئی مسابقت از اقران و امثال می ربایند و مشائخ و فقراء  
 تمتع خاطر خواہ حاصل می نمایند تا ریخ چہارم نظر بر این کہ مرقد حضرت شاہ  
 حسن رسول نما در عین شہر واقع است و طوائف از باب نغمات راجوع



تماشا ست طرفہ مجمعی می شود کہ از کثرت اشخاص عبور و مرور زائران منعذر می گردد و حوالی آن مکان فیض آگین بسبب هجوم اہل غنا و کثرت نقالان بآن ہمہ وسعتی کہ دارد تنگتر از دیدہ مور می نمایند و روز پنجم سواد پیشگاہ فلک اشتباہ حضرت شاہ ترکمان بسبب انعقاد ارباب نشاط و حال و اجتماع اصحاب حسن و جمال رشک انجم و پرویں و محسود فضائے خلد بریں میگرد چوں اکثرے قوالان عمدہ در جوار آن کرامت آثار ساکن اند بادائے حقوق جوار بیشتر از جا ہائے دیگر نازکی و رنگینی ہا بعض می آزند و سامعین را ممنون می گردانند روز ششم بطریق مہود بخانہ بادشاہ و امراء رجوع نمودہ باستجلاب منافع و حطام دنیوی مشغول می شوند و شب ہفتم این ماہ ارباب رقص بہیئت مجموعی بر قبر عزیزی کہ در احدی پورہ مدفونست حاضر گشتہ قبرش را بشراب ناب می شویند و ہمہ شب بے اہتمام متنفسے مرتبہ بہ مرتبہ برقص و سرود پرداختہ صدور این حرکات را ذریعہ ترویج روحش میدانند قوالان ہم جستہ جستہ فراہم می آیند مجلس رنگینی می شود مردم حسین در آنجا وارد می شوند طرفہ خلوتے دست بہم میدہد و عجب صحبتے میسری آید غرض باین تقریب تاشش روز تماشا نمایان عشرت پرست و نظاگیان سُبک سیر چابک دست داد انبساط میدہند و ذخیرہ احتفاظ برائے یکسال در یکہفتہ می اندوزند خوشا حال ایشان۔

ذکر یاز دہم میرن نامبرہ ہر چند یکہ بوفور انکار و وسعت اخلاق  
 و کثرت تواضع و رعایت مہمان داریہا و ترتیب بزم آرائیہا محمود اقران  
 خود است لیکن بعلاقہ دار و نگلی ارباب رقص و نشاط و تقربیت حمیت  
 اہل طرب فی الجملہ مطعون است چوں وزیر الملک بتجرع میلے دارند  
 و با اہل حسن و جمال و اصحاب غنچ و دلال از انجا کہ توجہ خاطر این عزیز  
 بتقدیم حسن خدمات معزز و محترم است و در تلاش مردم حسین طرفہ دستے  
 دارد و ہر روز پیکرے تازہ بافسون تسخیر میکند از دیگر مصاحبانش کرم خان  
 اش از ہجوم جلوہ گر خان گلشن آباد است و کا شانہ اش از ورود جبینا  
 آشیانہ پریزاد ہر جا کہ گل رخسار است مال صحبت اوست و ہر کسے کہ  
 نشہ حسنے دارد شیفۃ بزم سراپا کیفیت او امارد رنگیں از کلاونت بچہ باغیہ  
 در حلقہ بزمش نخل درخیل و نوخطان دچسپ از ہنود و مسلمین در دائرہ  
 مجلسش جوق در جوق ہر ماہے یاز دہم میکند ارباب رقص بے اینکہ  
 تکلیف نماید از صبح در محفل او خبر گردیدہ و منت بردل دویدہ گذشتہ  
 بقرص و سرود اشتغال می نمایند و ہمیں قسم قوالان و نقالان بے شائبہ موقع  
 بادائے مجرامی پردازند چوں خیمہ ہامتعدو ایستادہ میکنند و فروش رنگیں  
 گسترده می شود و برائے اہل شہر صلائے عام است مردم خوب خوب چیدہ  
 چیدہ درال جمع میشوند و آنہمہ ہجوم اہل حسن می شود کہ نگاہ از کثرت

اشخاص حسین و افراط مردم دشمنیست دست و پاگرمی کند و چون نادیدگان  
خود را بعیب گرسنه چشمی نمایند اسباب طرب برائے ہر کس مفت است  
و سود تماشا جہتہ ہر کدام رایگان اگر مبلغ خطیری در خانہ بخرچ آرند این  
صحبت و تماشا امکان ندارد و این کیفیت میسر نمی آید ہمہ شب از وفور  
شمع و چراغ جمعی نور علی نور است و فضائیش ہمہ سوادوی طور در صحن  
آل بزمگاہ تجلی دستگاہ ارباب حرفہ اقسام دکاکین از اطعمہ و اشربہ  
مرغوب و نقلات و لچپ چیدہ ماکولات ضروری بنظار گیان عرض میکنند  
چون محفل از استطاعت درستی و توسعہ خاطر خواہی دارد در تقدیم مراسم  
ہمانداری تصور نمی کند و مردم ممتاز و مخصوص را در اماکن متعدّدہ کہ  
ہر یک ب رنگینی فرش و خوش ہوائے رنگ دیگر سیت تکلیف نمودہ بطعام  
و فواکہ و رواج تواضع می نمایند و نشہ سبازا ب جہتہ تروماغی صحبت و برطیب  
مشام ب صہباکشی ہم مختار می گرداند و عطریات بوفور پیش ہر کس می گذارند  
غرض در ہمان داری بے بدست و در بزم آرائی ضرب المثل خانہ اش  
ہیچو خانہ امرا جلوہ پری رخاں جہاں -

ذکر دوازدهم ربیع الاول در سرای عرب کہ از قلعہ  
بادشاہی بمسافت سہ گروہ واقع شدہ و بسبب توطن اہل عرب کہ  
ہمہ موظف بادشاہی اند آب و رنگ دیگر یافتہ و در ماہ ربیع الاول

خصوص دوازدهم طرفہ مجمعہ عجیب کیفیت دست می دهد قریب دو ہزار کس  
 از اعراب در مسجد کے کہ در وسط آں سرا واقع شدہ حوض وسیع و فضائے  
 دل کشائے دارد و بامش مکرم خال مرحوم است مجتمع گردیدہ تمام شب  
 زمزمہ سنج مولود می شنوند و قصاید عربی کہ در نعمت آنحضرت سلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم شعرائے عرب موزوں کردہ اند باہنگہائے خیرین و نشید ہائے  
 دلنشین میخوانند و محققین صوفیہ را بمصداق این شعر - بلیت  
 کسانیکہ یزداں پرستی کنند      باواز دولاب مستی کنند

بوجد و حال می آرند ہر طرف زمزمہ صلوات و از ہر سمت صدائے  
 تسبیح و تہلیل و بمسامع میرسد تمام شب باین ہیئت احیائی کنند  
 و ہمیں کہ آثار صبح ظاہر شد بنحتم قرآن مشغول می شوند چوں ہمگی حافظ اند  
 و از قواعد تجوید آشنا سامع را طرفہ احتظامی بہم میرسد و عجب نماز سبک و  
 حضوری میسر می آید اہل شہر خصوصاً صلحا و اتقیا بمقتضائے مناسب  
 نظرے باین صومعہ رسیدہ با کتساب ثنویات اخروی و احرار مقاصد  
 معنوی کامیاب مدعا می شوند و استیغائے لذت ذائقہ ہم میسکنند  
 چوں اہل عرب در تعظیم و تکریم مہمان ضرب المثل اند مقدم این اعزہ  
 را بہ ترحیب مبلغے ساختہ بما حاضر خرمائے تزکہ دراں سرا خوب بہم میرسد  
 استقبال می کنند و شب ضیافت مستوفی از الوان طعام سرانجام میدہند

دبیالہ ہائے کلاں قہوہ خوری کہ گاہے شیرینی ہم داخل میکنند علی الاتصال بر دم  
تکلف می نمایند چوں تہوع آور است ہمان در در و قبول سخت ازیت  
می کشند فقیر برفاقت خاں صاحب سرد فر اشفاق کیشاں سید حشمت جا  
وارد گردیدہ بود معنی این شعر را دریں محل صادق یافتہ بود۔ بلیت

روزے بخانہ عربی ہماں شدم (کذا)  
چنداں خورند قہوہ کہ من قہوہ داں شدم

غرض تفاوت منشاں معنی را ہم فال وہم تماشا در آنجا دست میدہد  
و برنے بجنہ دیدن ملیحان عرب ہم سری میکشد گواہاں باس مقطع با موافق  
ضابطہ نباشد حسن گرمی و ادائے دلچسپی بنظر نیاید و برائے مخلصہ تمک  
بایں شعر می شوند۔ بلیت

محقق ہماں بیند اندر ال  
کہ در خوب رویان چین و چگل  
صبح کہ غمان معاودت میگرددانند بملاحظہ فضا و کسب ہوا عشرتے و بمشاہ  
قبور متقدمین و عمارات عالیہ مندرسہ عبرتے حاصل می نماید۔ فرد  
ایں کما خانہ اقامت کدہ الفت نیست  
عبرتے کیرز کیفیت بام و در خویش  
اگرچہ دوازدم ربیع الاول عرس حضرت سرور کائنات علیہ اکمل التحیات

در تمام دہلی بسیار باب و تاب می شود و مجلس ترتیب چراغاں بندی بائین  
مرغوب بعل می آید و سماع خیلے بہ کیفیت منعقد می گردد۔ لیکن اسلوب  
بزم آرائی خان زماں بہادر کہ الزام راے عمدہ محمد شاہی است و بوفور  
حیثیت ہا سلسلہ محامدش تا مفتہائے طرز خاصے دارد در دیوان حنائے  
عظیم الشان کہ پیشگاہ صفہ اش در وسعت چوں پیشانی نیکبختاں کشادہ  
است و در ضمن صحنش حوضے بہار احیاء آمادہ این بزم دلنشیں صورت  
تزیین می یابد و بقالین ہائے رنگین باج از فضائے گلشن میگردد و در وسط  
این مسکن سعادت موطن صندوق آثار شریف جلوہ پیرا کردہ زایران در سمتہا  
اربعہ تنگن می شوند و باستعمال صلوات حلاوتے بکام امید میرسانند بعد از  
این کہ افتتاح آں حقہ سر بستہ کہ رشک حقہ فلک شجعدہ باز است۔  
در میان می آید مردم ہر سمت نبوت بشری تقرب آں بساط کرامت  
مناط بدست آویز صلوات بابرکات و تحیات زاکیات باصرہ را گلچین  
انوار سعادت میگرددانند و بملاحظہ آں متبرکات برائے رستگاری و  
نجات تحصیل می نمایند تا شام و ظائف زیارت و شرائط استعمال  
سعادت بعل می آرند و بعد نماز مغرب آں حقہ شفاعت شفقہ را  
مضبوط ساختہ متوجہ سماع می شوند تو الا ان خوش ہجہ و نغمہ طرازان رنگین  
زمرہ کہ منتظر ایمانی باشند بجز توجہ ارباب محفل زمرہ سنج گردیدہ صوفیہ صافیہ

را بوجد بسمل می آرند از هر طرف شور و شغب بلند می گردد و در هر سمت  
 بفریاد و افغان از اهل حال سر می زند به تعظیم تو اجد نشان ارباب مجلس  
 بقیام پرداخته هر طرفه سیر میکنند و از هر حلقه تملع فیض میگزینند از فرط  
 هجوم و کثرت خلایق انتظام محفل برهم میخورد و بقسمه کیفیت در جمیع طبایع سر  
 میکند که مطلق الغنان می شوند تماشای غریب و تفرج عجیب بملاحظه مصنوعات  
 الهی نصیب نظار گیان میگردد. بلیت

هر چه دیدیم از تو خالی نیست

سبزه شوخت و گل صفا دارد

ذکر کیفیت کسل پوره کسل سنگه از عمده بنزریان بادشاهی است

و باعتبار ثروت و دولت در امثال و اقران خود متفاخر و مباهاهی پوره  
 در نهایت تقطیع و تکلف احداث کرده و از هر قسم طوائف و فواحش  
 بازاری که عبارت از مال زادیها باشد آماده نموده و ارباب مناهای و سکران  
 را بحماییت خود جاداده با وجود کثرت جمعیت مختب در حوایش راه ندارد  
 و قدرت احتساب در خود نمی یابد در هر راسته مالش آنها بلباس  
 رنگارنگ خود را بمردم عرض میکنند و در جسم هر کوچه بیوساطت  
 میاخی اشخاص را تکلیف می نمایند حوایش شهوت آمیز است و  
 فضایش باه انگیز تخصیص در حوالی شام طرفه مجع می شود و عجب هنگامه

در ہر مکانے رقص است و در ہر جا سرود۔ ارباب فسق بے مخالفت و  
مراحت سری د راں کارخانہ کشید و گل چین خیارک دسوزاک دامن  
شہوت را بریز میکنند و چندے بنیازہ حسرت گذرانیدہ مشغول می شوند  
غرض طرفہ کار گاہے و عجب تماشا گاہ ہست۔

### ذکر کیفیت ناگل متصل سرائے خواجہ بسنت اسد خانی۔ احاطہ

در نہایت صفا و جلا ترتیب یافتہ و صاحب کمالے کہ موسوم بنا گل باشد  
مذون گردیدہ است و ہفتم ہر ماہ نسوان نقشب بنیان دہلی بکمال تقطیع و تزیین  
فرین و محلے گردیدہ جوق جوق بتقریب زیارت کہ در حقیقت مدعاے دیگر است  
سرگرم تفرج می شوند و با اشخاص کہ مربوط اند مجتمع گردیدہ داد دل خوش میدہند  
بیشتر اہل تجرید و غریب پیشگان با امید قبول و انتخاب آں جماعہ برنگ  
گلہائے چین خود را رعنا زیبا ساختہ بجلوہ گاہ عرض می آرند۔ مصرع  
تا دوست کرا خواہد و میلش کہہ باشد

و از خواص آں مکان نقل می کنند کہ اگر غریب وارد آں نزہت کہہ  
گردد فوراً بجنّت می رسد از کثرت تماشاے سواداں تماشا گاہ کہ وسعت  
آبادیست تنگتر از دیدہ مور میگرد۔ مردم از صبح عازم آں مکان گزیدہ  
طرف شام معاودت می نمایند و در ضمن بازگشت سیر حدایت و باتین کہ  
بر سر شارع واقع است می فرمایند غرض دل خوشی کار ہا دارد و چیسز ہا



اختراع می کنند تعالیٰ شاء نصیب جمیع دوستان و اجاب گرداند۔

ذکر رینی ہما بت خال در آن ریگستان کہ عرض کیفیت او طے دارد جوانان رنگین و معرکہ گیران سراپا تر زمین بتقریب گرفتن کشتی و اظهار قوت و پہلوانی فوج فوج فراہم آمدہ ہر کدام بہر یکجہ کہ مناسب قوت و صعب داشتہ باشد میگیرند و حرکات عجیب و غریب کہ موجب تفریح نظر اکیاں باشد بہ وقوع آوردہ ارباب تماشا را محظوظ می گردانند در ہر گوشہ و کنار صحبتے و در ہر سمت اجتماعی و اختلاطی صورت می گردد و شغفی بدہا سرایت می کند بعد فراغ این حرکات شیرینی ہا تقسیم کردہ ہر یکجہ بستے روانہ می شود و باز بروز موعود کہ یکشنبہ باشد حاضر آمدہ معرکہ آرامی گردد و سیراس مکان ہم خالی از سلفے نیست اکثر مردم حسین وارد می شوند و نظارگیان بتماشایش گلچیں انبساطی گردند۔

ذکر سخن سازان محافل صاحب کمالے و معنی طرازان جامع شیریں مقالے میرزا جان جانان نزاکت مزاج بہار امتزاجش کہ پروردہ آب و ہوائے گلشن معنویت از وسعہ کاری توصیف مستغنی است صبا بامید اینکہ گاہے در کار گاہ مداحش تار و پود اوراق گل بجا آید سر گرم سپین آرائست و نامیہ دریں اندیشہ کہ قلم زرگس روزی بتقریب نگارش مناقش علم افتخار برافرازد۔ مستعد گلشن پیرائے تار مسطر کلامش اگر از رنگ گل

ترتیب دہند برجاست و سودات افکارش بر پردہ چشم بلبل تحریر نمایند  
 فکر طبع رسا صفائی روز مرہ نجاست گفتگویش بشاہ نگہت گل مشام آرائے  
 سامعانت و عذوبت کلامش چوں نیم بہار شور انگیز جنون طینت است  
 ادائے سخن شوخی دارد کہ نا فہم مخاطب پے بمعیش برد برنگ تجدد ہنسا  
 سراز عالم دیگر برمی آرد و انداز تکلم عکسے میرزید کہ تا مستمع ہوش بغہش گارد  
 بے اختیار شور از ہنانش سر می زند کلام نمکینش نقل گزک محفل متانت  
 و نشہ فکرش صہبائے معنی پرتاں چاشنی دروش طبعی است و سوز عشقش  
 فطری بعد از تحصیل علوم بتحر یک جانبہ شوق محبت الہی بانقطاع علایت  
 پرداختہ قدم بجادہ فقر گذاشتہ و درویشی را بامیزانی جمع ساختہ عالمے  
 شیفۃ صحبت گرامیست تا کرا دست دہد و جہانے مشتاق ہم صحبتے تا طالع  
 کدام کس مساعدت نماید خواندن شعرش مزہ دارد کہ اگر جاں ہار آتش جنب  
 صلہ او بتواضع بگذرانند مفت ہمت است و لطف سخنش ناخن بدہانند  
 کہ نقد روانہا در کف تنگش آں صرفہ فطرت اگرچہ تقدس ذات ایں  
 نشہ سنج معنی ازاں رفیع تراست کہ در سلک موزونان مذکور گردد۔ لیکن  
 چوں دبانش بفکر شعر گل فتانی دارد ہذا قلم گستاخی رقم سری دریں  
 وادی کشید امرائے عالی شان بہ تمنائے ملازمت تدبیر با بکار می برند  
 و محبتش میسر نمی آید روز بخشب نہ در مسجد جہاں نما اکثرے از متر صدالین

سادت حضور دریں جا کامیاب مقصد می شوند در دہلی کہنہ اقامت گاہ  
 شرفیت لکین چمن طبیعت رنگین بہ نثرات مائل است و تبدیل مکان ہمیشہ  
 منظور نظر۔ بطریق ندرت صحبت والا کسے را دست میدہد از انجا کہ باراد  
 کیشاں صمیم گوشہ خاطر ہست بہ مقتضائے نوازش چون معنی بیگانہ بیک ناگاہ  
 ورود فرمودہ کلبہ محقر منتظران را نورانی می فرماید۔ اگرچہ اشفاق عمیم ایشان  
 نسبت بہ روضہ و شریف یکساں است و بہ مقتضائے عنایت توجہ  
 خصوصی بحال ارادت اتمال است فقیر اکثرے استفادہ فیوضات نمودہ۔

غریب خانہ ہم بہ نزول مقدم ضیا توام بیت الشرف تجلیات گردیدہ۔

معنی یاب خاں از چید ہائے بادشاہی است رنگینی طبعش بہ تائب است  
 کہ اگر بہار در یوزہ گری نایمی تواند گلشن امکان را زیادہ ازین رنگیں گرداند و شوخ  
 سخنش بہر تہ کہ اگر نگہت گل نکتہ آموز سبک روحی شود بیشتر از بیشتر شام آرا تواند گشت  
 در سخن غزال معنی یدریضا دارد و در ادائے لطف سخن اندیشہ ساغر ل بہ سامان تمام میگردد  
 وادائے طرفہ بکار می برد کہ سامع بوجد می آید سویم ما صفر کہ عرس میرزا بیدل مرحوم  
 است جمیع شعرائے دہلی بر مزار ایشان مجتمع می شوند و دیوان میرزا را  
 در میان گذاشتہ افتتاح شعر خوانی از انجا می کنند و بعد ازین بندیرج مسودات  
 اشعار خود را بعرصہ آورده از حضار مجلس متوقعہ تحسین می شوند اول کسی کہ  
 شروع بغرض خوانی میکند ہمیں عزیز است و در حقیقت تقدیمش مستحسن ارباب

معنی است شعرش از ابتدا تا انتها ناخن زن دلها است و از اندیشه نکتہ گیر  
 برابر مطلعے بآئین یادگاری دریں تذکرہ ثبت می شود و آں اینست - بدیت  
 گلشن چشم شہلایت چومی آشامی می گردد  
 دکان حسن خواباں تخمہ چوں بادامی می گردد

حریمِ مہمان دیار ہندوستان بہشت نشانت و بعلو طبیعت و  
 تقدس فطرت ممتاز سخنوران زمان است اصلش از ولایت ایران است  
 بمقتضائے وارثیگہا و آوارگیہا در عالم سیاحت بلباس ارباب فقر سری  
 بہ دہلی کشیدہ مقدمش ہمہ جا محترم است و قدم موزونی لزومش در ہمہ محافل  
 منقنم برجادہ استقامت و از و استقامت است و بحال استغنا در ہماں سر  
 توکل مقیم ارباب استعداد بسر انجام می حاج تحصیل سعادت میکنند و اغنیائے  
 معینہ بتقدم حسن خدمت ذخیرہ نیت بذمہ خود میگیرند معاشش در نہایت  
 پاکیزگی و رنگینی است و کاشانہ اش کہ بیت الشرف اخلاص نشان است  
 در کمال موزونی و کیفیت آفرین در احوال سہ پہر صحن آں مکان بہ صفائی  
 روفت و آب پاشی چوں پیشگاہ آئینہ جلوه پیرائے نظرها میگردد چوکی ہا  
 مفروش می شود - نکتہ سبحان و موزونان مقررے کہ جز ولایت تجری ایس صحبت  
 اند در خدمت شرفیش حاضر شدہ عندلیب آسا بر مزمرہ غزلخوانی تر زبان میشوند  
 و از بہار صحبتش گلہائے استفادہ دامن می برند طبیعت رنگینش در نہایت

شوقی و رسائیست و حرکات لطیفش در کمال رعنائے و خوش ادائے شعرش  
 شرق ارباب کمال است و سخنش ہنگامہ فروز بزم وجد و حال شمع از نتائج  
 افکار چین بہارش بفضیافت سامعہ منتظران گل افشاں جریدہ شوق میگرد  
 و آں اینست۔ رباعی

شعلہ شمع مسلسل زد دل آید بیروں آہ دل سوختگان متصل آید بیروں  
 ایں گہر نیست کہ نشمرده بخاک نشانم اشک گل رنگ بصد خون دل آید بیروں  
 سراج الدین خاں آرزو بتحریر کلام اتسا مش اوراق گل  
 منت پذیر و از نوائے شعر بلبل بہار چاشنی گیر رنگینی گفتگویش بیامدہ را  
 نرگس دان میکند و بہار روزمرہ اش فضاے بزم را چنتان۔ مسودہ  
 شعرش پہلو بکاغذ زر می برند و ناز کیہائے خیالش خوں از رگ اندیشہ می چکا  
 سفینہ اش مہیکل بازوئے عشاقست و جریدہ اش حامل ارباب وفاق فروغ  
 انجمن موز و ناست و چشم و چراغ محفل نکتہ سنجان جسیع سخنوران دہلی شیفنہ  
 صحبت اند و تمام عمدہ ہائے دار الخلافت آرزو مند موصلت چو در ضمن  
 کمالا تش شیدوہ مساومت مضمراست بار باب دول خیلے صحبتش گیر است  
 و در جسیع مجامع برنگ ہلال انگشت نما در بزمی کہ ورود مقدش می شو  
 نوائے تہنیت بلند می گردد و بمحفلے کہ رنگ افروز گشت صدائے مرجا  
 بہو امی بیچہ حصول صحبتش بہ مشتاقان اتفاقی است روز عرس میرزا بیدل مرحوم

بہ نسبت شاگردیش بزم آرا میگردد و عالمے را از صافینا ان افکار ذلہ چین  
منت می گرداند مطلعے بہ ترمین این گلدستہ یاد آوری جلوہ تحریری یاد

### بیت

زبس بردند با خود در لحد ہم رنج مخمورے

سزد لوسے مزار میکشاں از شیم انگورے

میر محمد افضل ثبات نشہ کلاش داغ آراے ارباب وجد و  
حال و نتیجہ فکرش سرشق اہل کمال افکار چین طرازش بزنگ نسیم بہار  
شور افزائے دیوانگانست و گلہائے خیالش ہنگامہ پیرے جنوں طینت  
برغایت انواع و اقسام دقایق سخن آشنا و بہتہید تمنانت خیال از اہل  
معاصر خود مستثنا جمیع نکتہ سبحان باعتراف استادیش تر زبان اندو بہ بہار  
کمالات معنویت آمالش گل افشاں بمقتضائے غنائے ذوقی و نجابت فطرت  
رجوعے باہل دنیا نیست و بر سائے نشہ فقر باز کستی باغیا بکلیہ بے نیازی  
مسند نشین توکل است و بذروہ بے احتیاجے سامان طراز عرض تجل شکوہ  
ہمنش پایے استقامت ہدامن درویشے پیچیدہ و خاطر استغنا مظاہر ش  
خود را از رسوم ابتذال کشیدہ غیر از فکر شعر و تالیف کتب صوفیہ التفاتے  
بامور دیگر نیست نسخہ مفیدے در علم تصوف از ہمہ کتابہا انتخاب نمودہ  
چوں عمر شریفش با تمام آں وفا نکرده اوقات برخے از تلامذہ اش در تسمیم

آل مصروفیست ارباب کمال همواره در خدمتش حاضر گشته تمتع وافی بر می داشتند  
و این معنی را وسیله سعادت می انگاشتند دیوان مرادف ترتیب داده و منت  
بر اهل روزگار گذاشته مطلع دیوانش چهره افروز بیاض است و نسیم کلام  
شگفتگی پیاپی نر است طراز این ریاض -

### رباعی

کشد چو صبح وصال تو شمع جان مرا به بر بمشهد پروانه استخوان مرا  
نگین ز صفحه چو برخاست نام چهره کشود جدا شدن ز تو پیدا کند نشان مرا  
ابر اهیم علی خاں راقم از لبش گوش خرد گلچین است پهنش  
نام خدا رنگین است - نسبت نسب دودانش سجای شفیع خاں عالمگیر  
میرسد و سخنش چو عالمگیر است - خواجه از اهل سخن میگیرد و فکرش چو طراز  
یک عالم بهار است و سخنش بمقتضای رنگهای گوهر نثار بدیده گوئیهای  
بر تامل شعر اتفوق میکند و بذله سخنش گویی مسابقت از اقران میر باید  
با وصف کم بضاعتی با اسباب معاش خانه اش از هجوم مستعدان رشک گلشن  
است و شکوه روزگار که دلباهو کرده است اصلا بزبان نیست همواره  
تر زبان شکر منعم حقیقی بوده باد و ستال سرخوش بهنگامه اختلاط است و شیرازه  
بند مجموعه ارتباط نمونه از بهار طبعش بهشتا قان چشمگی می زند و بتقریب یاد آورها  
بزم بیکسی را بخیاں آل رنگین خیال می آراید -

## رباعی

بیکسی گشت کے میخوام نفسے ہسم نفسے میخوام  
 نالہ دل چہ قدر ہرزہ در است آہ و سر یاد رے میخوام  
 میر شمس الدین مفتول نگہت زکش باوصف ساو گہا دماغ  
 آراے بزم یقین است و بے تکلفیہائے گفتگویش سرکن ارباب تعین  
 بقدر معاش زمانہ قانع است و بانداہ احتیاج از اہل رودگار خصلت مشق  
 سخنش بطور قداست و ربط کلامش بطرز قدیم آشنا شعرے دست آویز  
 یاد آوری رقمزدہ کلک انتخاب میگرد و آں اینست

در جہاں کار شعیل نگیر و صورت

بہ چہل روز سرشتند گل آدم را

میرزا عبدالحق و ارستہ باوجود منصب مناسب و مدخل معتد  
 و ارستہ گہائے درویشانہ از مزاج بہارا متزاجش محسوس می گردد خانہ در نہایت  
 تقطیع و تزیین بنا کردہ باوصف مرتبت مکان رعایت جمیع مراتب کردہ  
 چنانچہ تفصیلش ازین رباعی کہ ریختہ کلک رنگیں ادرست تراوش می کند۔

## رباعی

ایں خانہ کہ چوں خلد بہار آئیں است مانند مکاں دیدہ نور آگین است  
 فوارہ و حوض و نہر گل در نظر است ایں تازہ رباعی چہ قدر رنگین است



در وسط ایس کا شانہ آئینہ کلانی نصب کرده و در اطرافش ایس رباعی بستم  
چنیں مرقوم نموده۔

## رباعی

ایس آئینہ حلب نسب نور نژاد چوں مہر بروئے صبح آغوش کشاد  
جا کرد چو در چشم دلش صورت دوست حیرت زده شد پشت بدیوار استاد  
از فرشہاے ملون و پردہاے رنگیں و ظروف ہائے شیشہ کہ بہ ترتیب در طاق  
چیدہ تماشا خانہ ارباب نظر است ہمیشہ شعراے رنگیں خیال بنگ پر نژاد  
معنی درال شیشہ خانہ در و در نموده بگفتگو ہائے با مزہ زنک از دلہا بر می دارند  
و از تواضعات رسمی کہ قہوہ حقہ و معجون و عطریات باشد متمتع میشوند سفین  
متعدد از افکار قدما و نازک خیالان حال پیش رو گذار شستہ بہ شعر خوانی مشغول  
می شوند و داد معاشرت میدہند با فقیر عجب اتفاقی و طرز اختلاط داشت  
ہر گاہ کہ وارد می شدم بوجد می آمد و صحبتہاے مستوفی نگاہ می داشت و ز منہا  
اختراعی خود در میان آورده بنفقیر تکلیف می کرد مطلعے از مختصرات بہار طبعش  
رنگ افروز چمنستان یادآور می گردد و آں اینست۔ بلیت

رقیب آخر نماید بر شما جور بر ما ہسم

شمالے گلر خاں بندید بر نقش کمر ہم

گرامی از شعراے کشمیر نیست نظیر است و با وصف مولویت از مایہ

سمنوری چاشنی گیر سفینه اشعار خود ہمہ وقت در بغل نگاہ داشتہ بجنور سخن نہان  
 بشد و بد تمام آہنگ طرب پیشہ گان کشتیری خواند و باعث خودوش ہمہ دیوان  
 خود را منتخب میداند و بدعوائے تازہ گوئیہا قسمے رگ گردن بلند کہ مشاعرہ را  
 بسر حد مناظرہ میرساند نظر یا برکات ادا کثرے از موزونان بفضائے امن آب  
 سکوت می خرامند و تحمین تکلف تضمین خود را میدانند مطلعے کہ خوش آیندہ فقیر بود  
 دریں بیاض ثبت گشت۔ بلیت

در پس تانہ سادہ پارا

رنگت بر رونما ند گلہا را

میرزا ابوالحسن آگاہ۔ از رفائے عظیم اللہ خان است و  
 با جمیع شعرا بہ مقتضائے رنگینی طبیعت مختلط و ہمزبان روز عرس قاری یوان  
 میرزا بیدل است و ہوارہ در فکر سخن مستقل از انجا کہ جوان رنگیں دچسپ  
 بدل نزدیکست و با ہمہ ایں فرقہ بمقتضائے مناسب طبعیہ جوشش خاصے دارد  
 و مر بوبہ اختلاط است خالی از انہساط طبیعت نیست و عاری از پیرایہ  
 رنگین نہ برنخ از سخنانش ادائی دارد مطلعے کہ گوش خردہ بود چہرہ آراے  
 صفحہ تسوید است۔ بلیت

غم و درد تو از آرزو کہ ہمان من است  
 دل نمک سود کبابے است کہ بر خوان بست

حلیما۔ از عرب زادہ ہاست و طور کلاش بطور اسحاق الطعمہ آشنا۔  
 خیالش از ماندہ نان و فرنی با آب و تابست و مطبخ طبخش ہیا از سامان آش  
 و کباب از چاشنی سخنش گرسنہ چشما ز تسکینے بہم میرسد و بجلادت گفتگوئے  
 طعنا ہائے اقامش تہبید ستاں را ذلہ فراہم می آید تلاشہائے نمکین دارد  
 و فکر ہائے شیریں از خوان کلام ہر سخنوری ریزہ چین است و از ماندہ نغائے  
 سخنوری بہرہ آگین قریب پنجاہ ہزار بیت از متقدمین و متاخرین بیاد دارد  
 و در ہر محفل لطنطنہ طنین خود سامعہ را کر میکند مطلعے از افکارش بہ نمک چشی  
 منتظران تواضع کردہ می شود۔ فرد

چوں گس بر خوان ہر کس می رود

بے تکلف سخت مہرم پیشہ است

ذکر مرثیہ خواناں پسر لطف علیخان دیوان جاوید خاں۔ از  
 جسامت تزکیبش و از ضخامت مہبتش کمال معنوی کردہ نمی شود و خیلے  
 بد تراشش و بد اندام بنظر می آید لیکن در مرثیہ و منقبت گفتن شان و  
 شکوہ ہے دارد کہ محترم وقت باید گفت و مولانا حسن کاشی اعتبار باید نہو  
 و منقبت در ریختہ بططراق تمام و ساز و سامان مالا کلام می گوید و بنائے  
 مرثیہ بہ عجب سوز و گداز میگذارد معدن اندوہ است و کان الم مخزن  
 مصیبت است و گنجینہ غم میرا ہتمام عاشور خانہ جاوید خان است و بملقات

زاران و تغزیہ داران می پردازد حرکاتش برسن معنی دلیل است گو حسن صورت نباشد۔

مسکین و خزین و غمگین ہر سہ برادر اند و وے بزبان ریختہ  
مرثیہ گفتن ہمارے تمام دارند در ہمہ شہر کلام اینہا شہرت دارد و در واقع  
ہر سہ کس بسیار خوب مرثیہ می گویند و الفاظ الم آورد بمضامین حسرت آگین  
ایجاد می کنند نو اسجان مرثیہ بخدست اینہا طرہ رجوع است مسودہ اشعار  
بہ تلاش بدست می آرند و در امثال اقران افتخار می کنند طرز ہائے عجیب  
و تلاشہائے غریب در فکر این عزیزاں بنظر می آید حق تغزیہ را در کلام خود  
ادامی کنند و خلوص محبت طہیین و طاہرین بر ہمکنار ظاہر است صلہ مقتد  
کہ معاش و فائدہ از مکانہائے معین معین دارند و فکر غیر از سقبت بنظر  
نمی رسانند المے از استماع مرثیہ ہائیش بارباب تعازی می رسد کہ از  
روضۃ الشہداء متصور نیست و نہ از وقایع مقبل ممکن، قدر دان مراتب الم  
و چاشنی گیران مائدہ غم امتیازی کنند فرد

ماند انیم نسیم و نشا نسیم صبا  
ہر کہ آرد خیر دوست دل از باب برد

میر عبد اللہ از تغزیہ داران جناب حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام  
است مرثیہ ہائے ندیم و خزین را قسمے باہنگ ہائے خزین می خواند کہ

بے اختیار شور از ہوا دسامعان برمی خیزد و از کثرت نوحہ و فریاد گوش فلک  
 کر میگردد تنید رقت ہمیش در تجدید شیون و خلع تمام دارد و صدای جال  
 گزایش در متالم نمودن اثر الاکلام مصرعش تمام نشده است کہ فقرہ مستزاد  
 گر یہ خلایق موز و نست و بیتش اختتام نرسیدہ کہ بند ترجیع نوحہ با وجود کمر  
 ہماں تازہ مضمون استادان موسیقی متفق اللفظ اند کہ بایں خوبی مرثیہ خوانی  
 قدم بعالم ایجاد نگذاشته و بایں مواد تشبہ و بایں سامان آہنگ سری  
 از کار خانہ نکویں بیرون نکشیدہ در ماہ محرم مقدس ہمہ جا واجب الاحترام  
 بنوبت در تعزیه خانہائے مردم عمدہ دارد میشود و بتقدیم مراسم عزائی پرداز  
 خلایق در اماکن موعودہ بر یکدیگر سبقت جستہ هجوم می نمایند و باستماع فنانش فیخیر  
 متوہانت اخروی برمی دارند برائے خود از کثرت اعوان و انصار ابنوبہ دار  
 و مراقت جوانان مسکیل صاحب جمال شکوبے سوائے ماہ عاشورہ ہم خانہ اش  
 مورد امارد است و اکثرے برائے تحصیل و تحقیق مراتب مرثیہ خوانی آمادہ  
 دارند و کلا و نست و قوال ہم دارد و واقع می شوند نظر بجمال خود خالی از  
 یقین نیست و بیشتر زبان بتعریف خودش ناطق است بر خے بایں وضعش  
 مطعون می دارند لیکن در کار خودیکہ استاد است ۔

شیخ سلطان باوجودیکہ اصلش از پورب است لیکن در ادائی تلفظ  
 مثل فصحاء ہندوستان است و مرثیہ را خیلے آب و تاب می خواند

صدایش خاراگذاست و نشیدش قیامت طراز ہر چندیکہ بفنون مراتب موسیقی  
 آشنا نیست لیکن در سادگی پر کاریہا دارد و با وجود طرح ابتذال ناخن بدہا  
 میزند صدائے او و گریہ خلایق با ہم عہد بستہ اند کہ از ہم جدا نباشند بہر عاشوخوا  
 کہ وارد می شود مردم را محزون میکند و صورت ماتم میکشد حق تعالی جزائے خیر دہا۔  
 میر ابو تراب۔ طرز مرثیہ خواندنش در آمیز است و اسلوب ادایش  
 رقت انگیز چون در فن موسیقی بہارت دارد بسیار بمنزہ می خواند و ارباب تعزیه  
 را با اضطراب می آرد قدومش در ہمہ اماکن متبرکہ واجب التعمیم است  
 و درودش لازم التکریم۔

میرزا ابراہیم۔ خرنہائے صوتش جاں را میگدازد و نالہ ہائے درد آواز  
 زہر داسا سنا را آب میکند مواد رقت و سامان درد از طرز مرثیہ خواندنش بجوش  
 می آرد و ہبایع از فرط اضطراب مرتعش و بیہوش میگردد و قارش در غراخانہا  
 باید دید و اعتبارش در کاشانہائے مصیبت نشانہ ۔

میردرویش حسین از تعزیه داران جناب غاس آل عباست  
 و در تقدیم مراسم شیون بے ہمتا آہنگہائے برجستہ انتخابش پیش ہمہ کس  
 مسلم الثبوت است و ایراد را دخلے نیست۔ میر عبد اللہ با اینہمہ کمال و  
 تعین زباں را بہ تعریفش گفتاشاں می کند و بعد از خود حساب می نماید و در  
 استنباط آہنگ با میر ندبور معنان است و در مقام صوت و صدا با ہم

دست و گریباں با سماع مرثیہ اش خلائق خیلے برقت می آیند و شور و شغب  
از حد بلند می شود از ملتزمان جاوید خانست و مشمول عنایت آل ذیشان -  
جانی حجام صدائے مرثیہ درد آلودش نشتر بہا میزند و نوای خربس ماتم اندویش  
رگ قیفال سامعان میکشاید طرز خواندنش ناخن زن خاطر باست و اسلوب  
نشیدش خویر نزد ہا پر زور بہائے اثر صورت خرنیش بر سینہ تغزیہ کیشاں  
الف می کشد و سخت گیرائے صدائے اندوہ گنیش حوصلہ شبیون پیشگاز  
حجامت میکند ہر کہ یکمرتہ با سماع مرثیہ پرداخت تا بقیۃ العمر محتاج بقصد  
نیست و بخوش خون آشنائے سابقاً معشوق امیرے بود و طرفہ حسن و جمالے  
داشت و طرفہ جاہ و جلالے دستگاہ لک روپیہ ہم رسانیدہ بود چوں سری  
بنا و نوش دارد ہمہ در باخت حالانکہ در انتقام است لیکن چوں خوش صحبت  
است و رنگیہا دارد و امر ازادہ ہا مراعات می کنند و ہمیشہ در محافل تجرع و رقص  
تکلیف می نمایند خیال و جنگلہ را خوب میخواند و بخوشی اوقات میگذازند -  
صاحب سبج مستقیم محمد نعیم در موزوں کردن الفاظ رقت ناک و استعارات  
غم اندو سینہ چاک طرفہ دستی دارد و در مرثیہ ہا تضمین غریبہ می کند - خصوصاً  
در تضمین مسدس و حتی کہ بدلیت

دوتاں شرح پریشانی من گوش کنید  
قصہ بے سرو سامانی من گوش کنید

یدر بیضا دارد از هر لفظ مرثیہ اش درد میبارد و ہر کلمہ اش خون از دیدہ ہای چکاند  
مضامینے در ریختہ می آرد کہ فارسان مضمار فارسی زمین گیر می شوند شعرش چو  
ناشی از درد و اندودہ است بجز دشیندن طبائع را مقدار غم و الم میگرداند و  
بے اینکه بہ آنگے درست نمایند برقت می آرد و سخنش تا شیر عجبی است و در کلاش  
تصرف طرفہ -

ذکر ارباب طرب - نعمت خان بین نواز - در ہندوستان  
وجودش از نعمتہائے عظمی است در اختراع نغمات و ایجاد شعبات یطولے  
دارد و با نایکان پیشین پہلوی زند و موجود خیالہائے زنگین است در چندین  
زبان تصانیف دارد بالفعل ہر جمع مغنیان دہلی است و بمقتضائے تنائے  
ذاتی غیر از بادشاہ بہیکس سرفرونی آرد و در عہد محمد معزالدین طرفہ ساز و برگی  
داشت در عہدہائے بزرگان حاضر می شود و خود ہم یازد ہم می کند و روسا  
و اعیان شہر ہر ماہے روز یازد ہم بخانہ اش ہجوم میکنند بشابہ کثرت می شود  
کہ جا بہم نمی رسد - لہذا از صبح مردم سبقت می کنند و این صحبت تا سفیدہ  
صبح می کشد و ختم را گہا بریہا کش می شود در نو اختن بین مہارتے دارد کہ شاید  
در عرصہ وجود بہتر ازین خلق نشدہ باشد - بدیت

مطرب این بزم از بس راہ دہا میزند  
دست بر طنبور و ناخن بر دل ما میزند



زہے بین نازنینی کہ تا بردوشش نشست ہوش از دماغ چو صدا از تار بر جست  
 کہ دہائے بینش در نظر باریک ہیں چوں شیشہ ہائے بادہ مستی خیز۔ و تار ہیش  
 بشا بہ رگ کرد جاں ستاں شور انگیز مضراب ناخوش تا بساز آشنا شود نالہ ہا  
 چو صدائے تار از دلہا جستند و شعلہ صدا تا از حجرہ بلند شود قابلہا بسان  
 کہ وہتی گردیدہ شور تحسینہا بہو امی پیچد و نعمت دیگر طسج می گردد و آہنگ آہنگ  
 بفلاک می رسد و غفلتہ در بزم ناہید می افکند آشنایان عالم آب را در مجمع  
 امکان کہوئے بہ ازیں نظر نہ رسیدہ و مشتاقان نغمہ را آہنگی بہ از آہنگ  
 نعمت خاں گجوش نخوردہ۔ فرد

عالم آبست می گویم باواز بلند  
 آشنائی بادہ را باید کہ و برداشتن

بر او شش در تہید آلات طرفہ دستے دارد تا چہار چہار ساعت بچندیں  
 رنگ بہ نغمات مختلف و آہنگہائے بیشی مترخمی شود و بقوت استعداد  
 اعادہ باصل آہنگ می نماید ہوش در تضع آواز کلہ مغنیای می پرد و  
 ایں قسم صنعت و قدرت مقدور ہیکس نیست خواندنش بحقیقت است  
 برادر زادہ اش در نواختن سہ تار عجب ہمارتے دارد طرزے تازہ ایجاد  
 کردہ تلاشہائے کہ از ساز ہائے عمدہ بظہور می آید از سہ تار بتقدیم می رساند  
 از انجوبہ روزگار است مکرر اتفاق ملاقاتہا شد و صحبت ہائے مستوفی

دست ہم داد مشار الیہ بسیار رعایت خاطر منظور می داشت و بعد از انتشار کثرت ہم تا صبح بیک و تیر و سرگرم ترغمی بود و فرمایش ہائے اقبال می کرد و بانسراح خاطر مترغمی گردید۔

تاج خاں از قوالان است برنگے نمائش از عالم بخودی پیغام میداد و بان نے کوچہ داری راہ از خود می کشاد رنگینی نعمہ اش از آہنگ بلبل رنگیں تر و نوایش از ورق گل نازک تر سامعہ در وجد بے اختیار بود و فضولیہائے شوق مستعدی تکرار آہنگش چون خامہ ہزار ہزار نیزنگ در بغل و الفاظ صوتش با وجود تفصیل چندیں شعبات ہاں فقرہ مجمل طبعیت قسمی احتیاط حاصل می کرد کہ غیر از نعمہ اش بہ ہیچ چیز ملتفت نمی گردید و با کولات و مشروبات نمی پرداخت عمداً چندیں مرتبہ با امتحان رسید چون مذاقش بچاشنی فقر و درد آشنا بود اکثرے دین ترغم گریہ می کرد غرض کہ دش گیر بود و اثرش در دلہا رسا ہفتہ ہر ماہ بخانہ اش مجمع بود و اکثرے از فقر و مشایخ کہ قدر دان سمع بودند تشریف می آوردند و جمیع قوالان معتبر حاضر می شدند و بنوبت نعمہ آزمائی می کردند با اعتماد فقیر بر جمیع حاضرین ترجیح داشت پسرنش جانی و غلام رسول از شراب این بادہ روحانی خط وافر دارند و خلف الصدق پدران و باہدگیر اتحاد بمرتبہ تمام دارند کہ اصلاً فرقے محسوس خیال نمی شوند چون با اینہار بطے بود اکثر از صحبت با احتیاط بردا

پاقرطنبورچی تارطنبورش رگ جانست کہ تا بہ تحریک آمد دلہارا برعشت  
 میکرد و نغمہ اش سوہان کہ دلہائے گراں جانان، بمجد استماع خراشیدہ میشود  
 خزینے صدائے سازش اکثرے سامعان را برقت می آرد و خودش را بوجد  
 کاسہ طنبورش از ساغر بادہ در چشمستان خوشنما و گردن سازش در نظر با  
 رنگین تراز گردن مینا تلاشہائے جربتہ اش را صدائے آفریں ہتیا واداہائے  
 پرداختہ بے ساختہ را پیام تحسین در ہوا میرسد خرطنبورش را اگر بر خر عیسیٰ  
 ترجیح دہندی سرد و نغمہ اش اگر شعبہ لحن داؤدی تصور می نمایند می زیب  
 در سرکار بادشاہے منتظم است و در امثال و اقراں خود محترم۔

حسن خاں بابی قاتلش دیر فن بیان چنگ خمیدہ و درختگی مشق صبح  
 پیرہیا از جیب عمرش دمیدہ از غایت ضعف سرش چوں تار باب  
 رعشہ ناک و ہوارہ در غم میشت معین سینہ اش چاک پیچارہ در چنگ فلاکت  
 گرفتار است مگر رب الارباب بامداد او رسد در مستعدان این فن رباب فوری  
 او مسلم الثبوت و کمال مہارت وارد از مٹا ہیر دہلی است۔

غلام محمد سازنگی نواز ترزبانی سازش سامعہ نواز است و حزینی  
 آہنگ و نخر اش خارا گلدار۔ کما نچہ اش در ہر کشش تیرہائے متواتر بجا نہا  
 میرساند و مضربش متصل ناخن بدلہامی زند مشقتش در نہایت سختگی و فصیت  
 و نوائے سازش مستمعان را احتفاظ وافی ارباب این فن مستثنیٰ می دانند

بتوقیرش می پردازند بیشتر با مشایخ مربوط است و بخیاال خود نشه فقر دارد  
صحبتش با همه اشخاص گیر است و تعریفش همه جا پذیرا -

رحیم سمن و تان سمن از نبارستان سمن اند رسائی استعداد ایشان  
بر صحت نسب گواهی میدهد و در واقع مخدوم زاده جمیع مغنیان اند رسائی خنجرهایش  
غلغلہ در بزم ناہیدی افکند و قدرت لغاتش گره بر روی هوا میزند صدای مرتبه  
تاج گلو کہ ہر قدر بمزد و شد پردازند زورش کی آں ندارد و آہنگ بایستی ملوفت  
کہ ہر چند بترفع صوت پردازند خارج آہنگے صورت نہ بندد در عالم کبت اعجبہ  
روزگار اند و در عرصہ دہر پدمبار سپہ سالار آمد آمد نشیندش تعلیم خرام  
بیل بہاران میکند و معاودت آہنگش بمرکز اصول آواز تلامذہ امواج دریا  
می دہد یکمرتبه بحسب اتفاق اینہا و حسین ڈھولک نواز کہ نادار العصر بود  
و حسن خاں ربابی و گھانسی رام کپھاجی کہ بے نظیر وقت خود اند بہیئت  
مجموعی مجتمع بودند و ہنگام ابرہم بود طرفہ صحبت روداد در جنب لغات  
ایشان اصلا شور و رعہ سموع نمی شد و در عمارتے کہ طرح صحبت بود چنیس  
بتخیل میرسید کہ صدائے اینہا سقف را شکافتہ برمی جہد مہما فرہ ایں  
صحبت متکلم خاطر بود مصرع و یادایمی کہ عیش را یگانے داشتیم و  
قاسم علی از تلامذہ نعمت خان اند و اکتساب ایں نعمت از ایشان  
کرده ذلہ وانی برداشتہ اند آثار حسن رشادت از جبین اینہا لایح و نگہت

قبول از شمایم صورت فایح کبت بزمکینی تمام می خوانند و سامعان را ممنون می سازند در پیشگاه ظل سبحانی در امثال خود امتیاز دارند و امر را بیشتر توقیر می کنند چون عنفوان جوانی است و نغمه و صوت در کمال مناسبت مستبول جمهور اند و برد لها اثر نغمه اینها مترتب می شود یکمرتبه اتفاق شنیدن شد اشتیاقها مایل است لیکن بے استعدادیها حایل -

معین الدین قوال استاد زمانه است و در فنون قوالی یگانه نوع  
نغماتش چون گلهائے گلشن کشمیر خارج از دایره شمار و تموج سیل آهنگ  
چون دور و تسلسل روزگار متعذر الانحصار آهنگش بزرگ خامه بهر آید  
نغمه را بر صفحه هوا تصویر می کشد و غزال جرسته صدا را بدام نفس در تسخیر  
می آرد تردید غنا و البسته گلوئے اوست و تجوید نوا شیفته آرزوئے اوقصه  
مختصر صافی به ازیں سامعه را در عالم امکان نیست خدا گوش شنوا نصیب  
کرد انا -

برهانی قوال مطلق غنا هائے تصرفش در عالم موسیقی شنیدنی است  
و آهنگ نغماتش برائے ضیافت سامعه دوستان تمنا کردنی مشتاق از سختکی انظر  
خیال رسیده و در همین فن صبح پیری از مطلع عرش دمیده باشاه کمال که سر و قرار با  
وجد و حال اندر طرفه ربط است روز شنبه مجلس انعقاد می یابد و دست آویز عجب جهت  
تواجد بدست متصوفه می آید یکمرتبه این صحبت دست بهم داده بود و در همین مجلس چهل و هشت

دارد شدہ بود کہ در جنب صولت صدائش آواز کرناے افعال می کشد و بشد  
آہنگ خاج آہنگش و بر اعضائے حاضران قیام می نمود و از باب حال  
متواجد بودند و موقوف نمی کردند۔

برہانی امیر خانی آہنگش باعتبار است و صدائش متوسط بمذاق  
امیر خاں ترغمی دارد و در ادائے نغمات خیلے تمکین بجارمی برد و سامعان را  
منتظرمی دارد۔

رحیم خاں جہانی از منتبان سرکار امیر خاں است خیال را  
بمزمہ می خواند و تلاشہا بجارمی برد شنید نیست۔

شجاعت خاں نسبتش بہ کلاونت ہائے عمدہ اعلیٰ حضرت  
می رسد در کبت دعویٰ دارد لیکن اثرے در دلہا نیست و ضعیف تصدیقاً  
است و دستار را بہ ترتیب و تقطیع می بندد و التزام سرپیچ دارد چشمش ہمیشہ  
بسرمد آشناست لیکن با بے بصران اورا منظور نمیداریم۔

ابراہیم خاں کلاونت یکمرتہ در مجمع اتفاق شنیدن شد سامعہ  
آفندہ مخطوطا نگردید کہ اعادہ صحبت بخاطر بگذرد شل میر بود لیکن بخیہ ہندستان  
زالا معروف بودند۔

سواد خاں مشہور کولہ و سوادہ در وقتے از مشاہیر دہلی بودند الحال  
چون دہلی کہنہ اعتبارے نداشتند قدما را بصحبت اینہا شغفے بود۔ لیکن

جوانان ایں عصر اعتبار بہ کمال آہنائی کردند و احترامش در انائل و استرین بہاں و تیرہ بود۔

بولے خال کلا و نت از ملازمان بادشاہست و در جرگہ ناظران شاہی اعتبار دارد خواندش قدرا پسند است۔

گھانسی رام پچھاو جی در فن خود مہارت مالا کلام دارد اگر سازش را بجائے چرم از گلبرگ ترتیب دہند بجاست کہ حرکات دستش چون برگل بروئے ہوا خرام دارد گردش انائل با در کمال نازکی چون طیش نبض مستقیم در نہایت آرمیدگی است و جنبش اصابع از فرط ملایمی بزنگ اندیشہ ذوالعقول در مین ہمواری و سنجیدگی۔

حسین خال ڈھولک نواز نادرہ روزگار و اعجوبہ اعصار است رتبہ نواختن ڈھولک را بدرجہ اقصی رسانیدہ کہ زیادہ بریں متصور نیست اہل ہند متفق اند کہ بہ ازیں ڈھولک نواز از سرین دہلی نشو و نما نکرده در مجمعے باین تفاخر نقل می کرد کہ اگر تا شش ماہ در یک مجمع صحبتہا امتداد کشد میتواند ڈھولک را در ہر راگ بطریق شبے نواخت کہ شبابہ ابنڈال در آل نباشد و حاضران تصدیق این معنی میکردند و در واقع ید بیضا داشت اگر قرص آفتاب و ہتاب را بجائے خبر اش استعمال نمایند سزد و اگر انائل اوراکہ در سرعت سیر کرد از شوخی نگاہ می برد بچو اہر گرانیہ تر صبح

نمائند می سزد بے اندیشہ به تشخیص می پرداخت تبدیل گمت می کرد و بانال رجوع به تفهیم می کرد رنگ دیگر بر روئے کاری آورد۔ زبانها صرف تحسین بود و بیاہنا وقت آفریں۔

تہنا کہ از جملہ تلامذہ اوست بلیاقت خلیفت امتیاز دارد و از طرزنند ترک تاز است ہر چندے کہ با و نمی رسد چوں بہتر از در دہلی نیست نعم البدل می انگارند۔

شہباز دھمدھمے نواز پدرش در سرکار اعظم شاہ نوکر بود و ہمیں ساز را می نواخت بالفعل در تمام دہلی نظیرش نیست صنایعے بکاری برد کہ از پکھاوج و ڈھولک نواز امکان ندارد و بیعت خوانندہ ہر راگے کہ قتش باشد در ساز خود می نواز د چنانچہ آہنگش مفہوم مستمعان می شود اگرچہ بیشتر در طبیعت متبول ایں امر انکار محض داشت لیکن بعد از حصول صحت روایت تصدیق انجامید۔

نقد نام شاہ درویش سبوحہ نواز اعلیٰ مادر زاد است در نواخت سبوحہ قسمے تصرفات بکاری برد کہ از ناصبیہ پکھاوجی و ڈھولک نواز عرق خجالت می چکد و شیشہ جوصلہ از چاکدستی ہائش تن بشکستن می دہد معاشران بتوقیر تمام سواری بہ تکیہ اش فرستادہ می طلبند و صحبتہا می دارند و سازی اختراع کردہ کہ جامع چندیں ساز است ہمدے ڈھولک دارد و ہم پکھاوج



و در ضمنش صدای طنبور برمی آید هر چندے که بصر ندارد لیکن بصیرت دارد۔  
 ناینیائے دیگر بنظر آمد که شکم را موافق قانون و اصول با سلوب و دھلو لک و پکھاج  
 می نواخت و تلاشہائے نازک بظہور میرساند اکثرے از طول الف بدستکاری  
 ساز شکمش رقص می کردند و فتورے در ارکان اصول راہ نمی یافت شکمش از  
 کثرت ضرب چوں بختش سیاه شدہ بود۔

ن  
 تقی از عمدہ بھگت بازان است و سرخیل جمیع شعبہ طرازان ہندو  
 از منظور ان جناب سلطانی است و ارباب سرے خلوتخانہ خاقانی امرائے  
 عظیم الشان بجمال توقیر دعوت می کنند و خواہان صحبتش می باشند سامان بھگت  
 از اقمشہ و اسلحہ مناسب رسم ہر دیار و ہر فرقہ در خانہ اش موجود و ہیتا و  
 اسباب ہنر ار رنگ نماشا بفرآور صنعت او در کیسہ استعدادش آمادہ و  
 پیدا امارد متعدد چوں گلہائے رنگارنگ در گلشن کارگاہش حاضر و سبز  
 غیر ملیحے رنگ ریاحین نورس در چین زار اکھاڑہ اش مستعد بکھڑ و سترقہ  
 نو خطان بصید دل نظار گیان دام گرفتاری در زیر سبزہ پنهامی کنند و بیک  
 سمت جرگہ خوش بنگاہان بہ تیر غمزہ دلدوز تماشا ئیاں را بخیجری سر مایند  
 صبیحانش کیسہ خیر مایہ سفیدہ سج فطرت و ملیحانش بکھلم نمک مایہ نعمت خانہ  
 قدرت خانہ اش جلوہ گاہ پری خانہ است و کاشانہ اش رشک آئینہ خانہ  
 پیچ و تاب میان نازک کمر ان برگ گل را تاب می آرد و سلسلہ زلف

مشکبویاں نبض سنبل را در اضطراب - سہی قدان از خرام نازین در انداز  
 تسخیر دہا و سیہ چشمان با تماشای سخن گوچوں پیام جاہنا ہر جا امردی از طلیہ  
 مردمی عاقل می شود چشم آرزو روشن است دہر کجا طفلے طایم واقع شود  
 خانہ بمشالش رشک گلشن قبلہ حیران ہر صنف است کہ نسبت کمال را  
 بد و منتہی میگردانند و رب النوع مخنثان ہر نوع است کہ باضافت  
 بیعت او کلاہ تفاخر می افزا ز ند سخن مختصر رئیس المخنثین است و انیس الفوائد  
 عطائے عدیم المثال شاہ و انیال المعروف بہ سرخی - طوطی ناطقہ اش  
 باوجود نواسخی بان بلبل ہزار داستان بچندیں زبان آشنا است و در نقالی  
 و لطیفہ گوئی با سلوب ندما در عالم مصاحبت بے ہمتا از کثرت مشق و فرط  
 اختلاط در باب موسیقی در کبت و خیال وغیرہ اقسام این فن ہارت خاص  
 دارد چنانچہ ماہران این پیشیہ توقیرش می کنند و چوں دریں حالت خود را  
 بفقری منسوب می کند و آبا و اجداد خود را مشائخ میگرد و رعایت حرمتش  
 واجب می دانند کہ خواندش خیلے بہ سختگی و رنگینی است و در حقیقت باب  
 مجلس اکابر است و در نشید ہائے قدما نشید صوفی قریب با ہزار ہر عالم  
 یک نمونہ دارد و باین تقریب ساز و برگ معیشت فراہم می آرد و در  
 جمیع محافل دخیل است و در ہمہ مجامع دلیل با امر ازادہ ٹکے شہر  
 مربوط است و چوں مرد متحل و خوش گوشت عقد صحبتش در ہمہ جا منوط

ہر جا کہ وارد شد طرفے از جلب منفعت متصور گردید از مغتقات است و شہید  
طعاہم لے الوان در جنب اشتہائے صافش جوع البقر انفعال می کشد و بملا  
خوردنش طبائع او کیا مانع می گردد و در اکل طعام طرفہ کمشی دارد و درخواست حقہ  
عجب اضطرابی خوابیدنش ہم از خالی دہشتہ نیست و صبح بزحاستن و تنخخ در سوت  
کردن ہم بے وحشتہ نہ بایں ہمہ نظر رنگینی و صحبت و آرائش مراعات با عمل  
می آید و طبیعت مجوز مفارقت نمی گردد قابل مجلس و لائق مخلص۔

ذکر خواصی و انوٹھا از نقالان مقبرہ دہلی اند و در سرکار بادشاہ  
منسلک و منتظم در انشا بمضامین رنگین نشاط آورستغنی اند و در گزارش نقول تازہ  
ایجاد بے ہمتا خواندن خیال و رقص و ہم علمے دارد در محفل کہ اجتماع طوائف  
باشد نشہ رنگینی اینہا دو بالاست و دماغ تقریرش اوج کراستہ و مزہ ہم از  
نوبہ لان ہمیں چین اند و نو بادگان ہمیں گلشن در رقصہ طراز و در ادالم سراپا  
اعجاز در شوخی و تشنگی باب اختلاط و برے منادمت قابل ارتباط کا کلہائے  
رسائش چون عمر در از خوشناتر و دنبالہ ہائے چشم سیاہش از حد نگاہ ہم رسا  
ترقد ہائش موزوں و گفتگو ہائش ہمہ خوش مضمون۔ فرد

بہر طرف کہ نگہ می کنم تماشا میست

خدا کند کہ فلک فرصتہ دہد مارا

ذکر یاری نقال قلم را از پرطوطی ایجاد باید تا تعریف سبزہ خطش کہ

یکتلم خط نسخ بر صفحہ ریاحین می کشد شروع نماید و زنگار را بجا مرکب استعمال  
باید نمود تا سطری از کیفیت ہائے حسن سبزش بہ تحریر تواند رسید بلیت  
حسن سبز آفت جاں بود نمی دانستم

دام در سبز نہاں بود نمی دانستم

شکوه حسن نہ بمرتبه کہ نگاہ بے محابا مقابلش تواند گردید و صفائی رنگ نہ بدو  
کہ نظر در حوالی آں جا تواند گرفت انداز خرامش برنگ شاخ گل از نیم  
بہار در خم و چیم و عشوہ نگاہش بسان جلوہ پریزادان خیال در رم بہر کسیکہ  
دو چارش شد چوں پری زوہ مدہوش است و ہر کہ در کنارش راہ یافت  
آلفیۃ العمر حسرت آغوش سبز بہار در جنب سبز حش چوں موئے خمیر است  
و گلدستہ چین در مقابل طلقش زمیں گیر قطعہ

خوبی حسن خوبی آواز برد ہر یکے بہ تہا دل

چوں شود جمع ہر دو در یکجا کار صاحب دلاں شود مشکل

ہمگی طائفہ اش موز و نست و نقالانش سراپا خوش مضمون دوسہ نو نہال  
دیگر سمد رین چین مستعد قد کشیدن اند فلک حاسد فرصت نظارہ کراست  
فرماید -

ذکر معشوقہ ابوالحسن خاں پسر شریف خاں

خمیر مایہ فطرش ناشے از تمکین است و مزاج سراپا بہاج چون صحن گلشن

زنگیں اداے ہر حرفش مننے بخاطر می گذاشت و بہارت بسمش بطرح یک گلشن  
 بہمت می گماشت تکلم سنجیدہ اش از عالم متانت و وقار و روزمرہ صافش  
 جہانے مستنبط از حسن گفتار خواندش در نہایت خوبی و دلربائی و رقصش در کمال  
 خوش آیندگی و رعنائی و رودش در کاشانہ میاں محمد ماہ غفرلہ اتفاقی بود  
 ارباب محفل آنہمہ احتفاظ برداشتند کہ تا حال ہر گاہ ذکرش بر می آمد و حریت  
 تنہید صحبت از فرسہ سنج تا سب می شوند۔ کہتے و یک خیالے در سور تہ مسموع  
 گردید کہ اگر ہمہ عمر اعادہ اش نمایند طبیعت را سیر می ممکن نیست و استغنا متصو  
 بہ صحبتش نہ چوں تجلی برقی بود کہ تکرار صورت نہ بہست۔

ذکر جٹا قوال زیب مجامع ارباب وجد و حال و شمع محفل صوفیہ  
 تواجد اشتمال نصوص قرآنی را کہ شتلمبر وحدت وجود است با آنہنگہائے  
 خریں می خواند و متصوفہ را بسان مرغ نیم سہل مضطرب می گرداند اقوال  
 مشایخ سلف آل قدر مستحضر کہ اگر بترتیب کتاب سلوک پردازد و گنجائش  
 دارد و اشعار شعرائے صوفیہ آن ہمہ از بر کہ اگر بقید تعین آرد سفینہ ہمچہ کہ  
 منتخب و مستنبط جمیع دواوین قدیم باشد می تواند ساخت و وجد و حال فقر  
 فرغ نفہائے اوست و اضطراب دلہا متعلق ساز و نولے او مملوح جمیع  
 مشایخ کبراست و محبوب ہمگی فقر او در خانقاہ شاہ باسط کہ برادر زادہ  
 صمصام الدولہ اند و خود را در فقرا، محبوب می کنند و در ہر ہفتہ روز یکشنبہ

صحبت خاصه منتقد می گردد فقراء و اغنیاء را در باب تماشا هجوم می کنند و همه روز  
 سماع مستوفی دست بهم میدهند و از کثرت اشخاص حسین خانه ایشان مثل پرخیاء  
 می شود چون جثا از ازل زمان ایشان است بلکه از تربیت یافتگان همواره ملتزم  
 آن انجمن فیض نشان است و اکثری بر تصانیف ایشان که در فن قوالی طرفه  
 مهارت دارند رطب اللسان خصوصیات این محافل و جدانی است نه بیانی  
 مصحح قلم اینبار رسید و سر بشکست

ذکر رحیم خال و دولت خال و گیان خال و دود و ادلا  
 دلیل کمال اینها این است که از اخلاف کوه و سواد اند که شهرت خوانندگی  
 ایشان از فرط وضوح محتاج بیان نیست و در واقعه ای هر چهار برادر  
 در خواندن خیال نظیر ندارد و بایں نازکی و بایں پرداز می خوانند که طبعیت  
 سامع بے اختیار متلذذ می شود و باعتبار کمال تعینی دارند خصوص دولت خال  
 که نازک مزاجیهای معشوقانه اوقیامت می کند پنجم همراه در خانه اینها مجمع  
 است جمیع قوالان و ارباب غنا مجمع گردیده داد خوش نوائی می دهند و چون  
 آن هنگامه محضر ارباب کمال است سحر خستگی حاصل می کنند بعد فراغ دیگران  
 نوبت باینها میرسد خیلی انتظار کش باید گردید تا دولت خال زبانا را بر زمزم  
 آشنا گردانند چون صدایش باریک است و کثرت غلاتی مردم تلباش تقرب او  
 طرفه سیعها بکار نمی برند تا سماعه تند نباشد احتمال شنیدن نیست بیشتر مردم به صحبت

اشخاص محل لفظ تحمین استعمال ہی کنند و محروم می روند۔ و رحیم خاں کہ در سادگی  
 پر کارے دارد و نقش در کمال بختگی و خوش ادایست و آہنگش در نہایت خاطر  
 فریبی و دلربائی امرا باشتیاق و بتلاش اینہارا منتظم سرکار خود بانی کنند و  
 دست بدست می برند و حرکات ناملاہم اینہا کہ از افراط دادن شراب  
 سرزد می شود متحمل می شوند چون چشم سیاہ مست خواباں ہمہ روز مخمور می باشند  
 و غیر از گفتگوئے مینا و جام حرفے ندارند۔ کیاں خاں و ہڈو کہ برادران خورد  
 اند ایں بانی نیز در عالم خود تماشاء دارند و از اہل مجلس ذلہ آفریں بر می دارند  
 جمیع مشاہیر دہلی دریں ہنگامہ حاضر می شوند و عرض کمال می دہند و جمیع  
 خاطر خواہی است و صحبت دلچسپی۔

الہ بندی امر دیت مخطط مشتمل بر تناسب اعضا ترکیبش شبہا بسیار  
 خوب می نماید پدرش از مشاہیر قوالان بود خودش ہم خیال را بجزہ می خواند  
 و رنگینی بکار می برد منظور نظر ہاست و مقصود خاطر ہا۔

رجی احمد سیہ فامیست گلوش در نہایت نازکی پہلو بصدائے تار  
 می زند و از فرط تناسب متمیز نمی شود تا وقت ممیزہ درست نباشد فرق  
 از صدائے تار سازش کردن متعذر است و نجیالہائے مروجہ دہلی کہ  
 منصف بشارنگ است زبانش آشنا است و ناطقہ اش باین سلب  
 مرغوب زمزمہ پیرا۔

امر و ہنگامہ پیرامیاں ہینگارنگش چینی است و لباسش یاسینی  
 در پیشگاه قلعہ دارا خلفہ ہر روز بزم آراست و بعد عائے تماشا ئیاں ہنگامہ پیر  
 بملاحظہ رقص او اشخاص مقبہ تہید سیر چوک میکنند و بمشاہدہ حسن و اوقتیہ  
 ابتیاع نفائس و نوادہ بروئے کار می آرند و بے تکلف مشتریان خود بلا مشاہدہ  
 تصنع در اطراف مجمع او سوار اسپان باد پاکشتہ صنع الہی را معائنہ می نمایند  
 حلقہ اقبال و هجوم جہول در جانب این سیرگاہ متعذر الانحصار است  
 و کثرت خلایق از قایمین و قاعدین در دور این تماشا کہہ خارج از دائرہ  
 شمار امور ضروری ابتیاعی را مردم موقوف کردہ مشغول تفریح می شوند و وجہ  
 خرید و نقد فرصت را از کف دادہ خائن و خاسر بخانہ میر و ندادا ہائے  
 خرامش خانہ بر انداز عالمی است و اتفاہ تہائے مخصوص تاراج کن مردے  
 صباحت رنگش از ملاحظہ باج میگیرد و سبزہ خطش از سبز ان چمن خراج  
 از سفید پوشیہا بمشاہدہ خوشنامست کہ گویا در عین شام صبحی دمیدہ یا گل چاندنی  
 است کہ در فضا ئے چمن بے اختیار بالیدہ تا غروب آفتاب جلوہ گر ہیہا  
 کردہ مبلغے مقصد بہ تحصیل می نماید و راہ خانہ می گیرد و ہر چندے کہ اعزہ تکلیف  
 می نمایند بخانہ ہیج کسے اقدام نمی نماید ہر کہ شیفتہ او باشد می باید کہ بخانہ اش  
 برود و احتفاظ وافی بردارد۔

سلطانہ امر دیت سبزہ رنگ و در سن دوازده سالگی در رقص طرہ نوادہ



و شوخی ہا دارد سحر کا یہاںے خواندش علمے را مفتون و خلقے را محزون کردہ  
 دریں عمر قسے تحصیل علم موسیقی کردہ کہ مزیدے براں متصور نباشد در غنجگی  
 پہلو بگہاںے شگفتہ میزند و با وجودیکہ پر تو چراغے پیش نیست دعوی ہمسری نہاں  
 دارد سامعہ از کم وسعتے ہائے خود در حسرتست و باصرہ از کم ظرفیہائے نگاہ  
 در خلعت شبے تا صبا حے از صاحبان ما بزم آرا بود صحبت مستوفی دست داد  
 و ہمہ شب بعشرت و انبساط گذشت خار خار حسرت اعادہ صحبتش در دہاں  
 یاران باقیست شوق تحریکے می خواہد در گاہے نام ز نکولہ نوازی ہمراش بود  
 مراحل امر دیرا قطع کردہ چوں تعینے از مزاجش محسوس نمی گردید تا مل تہفیش  
 پر داخت معلوم گردید کہ در نواختن ز نکولہ در قص نظیر ندارد ہر چندے کہ  
 ہیئتہش مقتضی حرکات رقص نبود لیکن طبیعت بریں آمد کہ عیاش بجاک  
 امتحان رسد مامور کردند در واقع استغناء و تعینش بجا بود بمجرد تہیہ رقص  
 حسرت ہا دست داد ہمہ تن چشم گردید گاہے در عین رقص صدا از کیرنگ  
 برنی آورد گاہے ازدو و گاہے از ہمہ غرض طرفہ قدرتے و عجب مشقے داشت  
 شور تخمینہا بر صدائے ز نکولہ اش چربید و صدائے پہہ پہہ آفرینہا اصول  
 را معطل کرد و ہمیں قسم مورچک نوازی در ہمیں طائفہ معائنہ گردید  
 کہ ہمتا نہ داشت و برگ کاو را در دہان گرفتہ مثل بلبل نہرا در استا  
 شروع بنوا سنجی کرد و بہزار زبان گویا گردید بے تکلف از نوائے او

و چہ بلبیل داستان سرازیر فرق کردہ نمی شد منطق الطیر مجسم بمشاهده رسید۔  
 سرس روپ بمشاهده حرکات و لفریش چشم تمنا روشن و باندیشہ  
 خرامش صفحہ خاطر بارشک گلشن نسیم آہنگش بہار آفرین و شمایم نغمہ اش  
 عطر آگین رقص در نہایت رنگینی و محبوبے و خواندش در اقصا مرتبہ  
 پچسی و مرغوبی منتخب ارباب جاہ و جلالت و مستحسن اصحاب وجد و حال  
 شمعہ حنش نظر را خیرہ میکند و تصور لمعہ جلوہ اش عقل را تیرہ۔ دریافت  
 صحبتش بے وسیلہ تعرف متعذر است و نیل ملاقاتش تقدیم تواضعات مناسب  
 متعسر تعالیٰ شاذہ بسیر خاطر خواہی یاریاب ذوق نصیب گرداند و دست شوق  
 بدامن تمنا رساند۔

نور حدیقہ خوش ادائی خمیرمایہ روشنائی نوربانی از ڈومنی ہائے دہلی  
 است رفعت ثنائش بمرتبہ کہ امر ابیدیش التجا دارند و برنخے بخانہ اش میروند  
 خانہ اش چوں خانہ ارباب دول سامان ہزار رنگ تجمل در باو کو کتبہ سواری  
 عمدہ ہا پر از چاوش و چوہدار بیشتر سواریش سواری فیل است در خانہ عمدہ ہا  
 کہ وارد می شود یک رقم جواہر روزنامہ توضع میکنند و مبلغی مقدمہ سخاۃ اش  
 می فرستند کہ قبول دعوت می کند رنجستانہ را از ہمیں قیاس باید کرد کہ مزہ  
 صحبتش بمذاقے آشنائند باعث خانہ خرابی است و نشہ آشنائیش بدماغ  
 کہ سہریت کرد چوں گرد باد در کشائش بیتابی عالمے بضاعت ہارا در سہرین کار کرد۔

دخلفے سرمایہ مارا بغارت این ستمگر داد صحبتش تا کیسہ پراست گیراست  
 و الفتش تا نقدی باقیست پذیرا تمکنش با تمکین گوهر ہم تر از و آب رنگش  
 آب و رنگ گلشن ہم پہلو سخن فہم بے نظیر است و نکتہ دان خوش تقریر  
 صفلے روزمرہ اش سامع را در بے بہار غوطہ می دهد و ادائی محاورہ  
 اش زبا نہا از گلبرگ می تراشد مصاحبے باین رنگینی اگر نصیب شود  
 آرزوست و ہمدے باین شوخی اگر دست دهد ہرچہ باشد ہمہ از مراعات  
 مجلس و ادب بمرتبہ کہ چنداں ادیب می باید تعلیم گیرند و پاس خاطر جمیع حضار  
 محفل بمثابة کہ صاحبان تہذیب اخلاق می باید تلقین پذیرند خواندنش خالی از  
 مزہ نیست مستحسن ارباب موسیقی است جنگہ را کہ بالفعل راجع الوقت دہلی  
 است خوب مشق کردہ بموافقت جمعے از نسواں کہ ہر کجے بیگم و خانم نام دارد  
 بزم آرامی شود و برائے رعایت ہر کدام سفار شہامی کند چوں خاطرش ہمجا  
 عزیز است ہرچہ می گوید مبلغے قبول می شود احاصل دید نیست نہ شنیدنی  
 فقیر کیر تہ استفادہ صحبت کردہ۔

چھنی از شاہیر دہلی است و بادشاہ رس و بمقتضائے کسب کمال  
 موسیقی کہ پہلو بصاحب کمالان عصر می زند ہمہ جامعرز و محترم صحبتش بدو  
 بذل مبلغے لائق از ممتنعات سوائے این کمال خوش صحبت و خوش روزمرہ  
 است و سخن در نہایت پختگی می گوید چوں از بہار جوانیش تپا شیر صبح پیری

گل کرده غیر ازیں کہ کسے صرف بہ نشیدن سرور شوقے داشتہ باشند میل نمی کند  
 بادشاہ ہم گاہ گاہے یاد می فرماید و التفات می کنند نغمہ اش طائر مہوش را  
 بہ پرواز و دداع سر میدہد و آہنگش آب رفتہ آرزو ہمارا باز بجوئی می آرد۔  
 و ترانہ سنجی ز بانش از مقرض گوئے سبقت برودہ اکثرے معاصر و اعتراض  
 بحال او دارند خالی از اہلیت نیست مراعات آشنائی می کند یک شبے  
 در خانہ اش اتفاق صحبت افتاد تا صبح صحبتہا کوک بود۔

ادبیکیم در دہلی مشہور و معروف اند کہ پایجامہ نمی پوشند و بدن  
 اسفل را برنگ آمیزے ہائے خامہ نقاش با سلوب قطعہ پایجامہ رنگین  
 می کنند بے شبابہ تفاوت گل و برگ کہ در تھان کینجاب بند رومی می باشد  
 بقلم می کشند و در محافل امراء میر و ندہر گز امتیاز پایجامہ و ایں رنگ کردہ  
 نمی شود تا پردہ از کارش نیفتد ہم بچیکس بکنہ صنعت انہا نمی رسد چوں  
 خالی از ندرت و غرائب نیست مرغوب دلہا اند۔

بہمینائے فیل سوار از مشاہیر رقاصان و رئیس طائفہ دارانست  
 چو بداران نوکر اند بامرا بائین ہمچسماں ارتباط است رقعہ ہا در سفارش  
 می نویسند و اینہا در قبول می کنند۔ سابق با اعتماد الدولہ ربط خاص بود و ایشان  
 بخانہ اومی رفتند یکمرتہ برسم تواضع آلات و ادوات تجرع کہ عبارت از  
 گلابے و پیالہ ہا وغیرہ باشد گذرانیدہ بود چوں ہمہ اش ترصیع داشت

ہنقاد ہزار روپیہ قیمت گشت صدقہ ہذا علی التمول۔

خوشحالی رام حبی از ملازمان سرکار اعتماد الدولہ است طرفہ شانے دارد  
وعجب تعینے در مجلس کہ رقص می کرد و اکثرے از اعیان شہر مجتمع بودند و یکس  
را در نظرش وقعتے نبود و از فرط استغناء ہیچ سمت التفاتے و خطابے نمیکرد و خواندش  
بسیار رنگین و حرکاتش در نہایت تمکین بود آسا پورا از رام حبی ہاست و از شہرت  
کمال در ہمہ محافل محترم است و پیش جمیع نغمہ سنجان کرم کبت خوانیش بقاعدہ  
کلاوت ہائے قدیم در نہایت مضبوطی وزیر و بمش بقانون استادان با قصے  
غایت مربوطے نغمہ اش در ہمہ حال سر سبز جاوید و آہنگش در ہمہ جا رو سپید  
بسبب رسائی سن اندکی از دلہائے معاشران یکسو است لیکن بچشم قدر دانان  
نغمہ باید دید کہ چقدر در نظر آنہا واقعی دارد حرمت طلب است و مستحق حرمت  
خوانان عزت است و شاید عزت۔

چک مک و مانی در بہار جوانیہا طرفہ شوخے داشت مطبوع جہور بود  
و بادشاہ جم جاہ و رفعتگی داشتند چک مک خطاب دادہ بودند احوال کہ قدم کہ در  
شیب گذشتہ اعتبارش رو بہ نشیب است در آہنگش سامعہ پرور و شور  
نغمہ اش جنوں در سر مبلغا صرف تواضعش می کردند تا شبے میسری آمد و زربا  
سبیل را ہش می نمودند تا راہ مدعا و امی شد حالا ہم حصول صحبتش بے تواضع  
مستوفی متعذر است و رابطہ آشنائیش بے سماجتہائے رسامتعسر۔

کالی کنکا از معتبر رقاصان است و از فرقہ احترام کیشاں سیہ فاش  
 پو خال گلر خاں زیب افزا است و چوں سواد دیدہ سیہ چشمان مردک آرا  
 نمکینش بمرتبہ کہ سخن بہزار پیچ و تاب بزبان آشنائی گردد و خرامش  
 بتدریج کہ تا قدم بدائرہ مجلس گذارد اضطراب بدہا راہ می یابد خواندش  
 مشرق نغمہ بجانست و رقصش دستور العمل چابک خراماں خالی از تعین  
 نیست و می نرزد سما جہا می طلبند و می کنند۔

زینت و بہجی خوش ادائی ملیش در تہج مواد باہ و خیل نازک اندازے  
 ہائش ہیجان شہوت را کفیل نغمہ اش پیام تلاوت میرساند و آہنگش بصفائے  
 منتے بر سامعہ میگذازد نغمات را گش با صافی چہرہ او ہمرنگ و آہنگش  
 بصفائے رنگ او ہمسنگ طبایع لطیف را نظر بملاحظہ لطافتش میل طبعی  
 و امر جہ لطیف را نگاہ بمشاہدہ لطافتش خواہش فطری رقصش غیر از خرامے  
 بیش نیست و بدل نزدیک تراست و تعینش در قبول ہم آغوشی ہا بر نسبت  
 و خوش آیند تر ہر شبے ردیف آغوش حریفے است و ہر روز ہدوش ظریفے و از  
 ہجوم استدعا سرزشتہ قبول صحبت کم است کاش از سوراخے سر بدرمی آورد از  
 کثرت تکالیف قافیہ و قتش تنگ است خانہ اش بدوش یا راست و دعا  
 خانہ بدوش اورا سلم و کاشانہ اش در بغل معاشران است و ادعا کئے  
 بغل گیری با و مناسب و متحتم۔ فرد

می کشندش چو قدح دست بدست  
 می برندش چو سبو دوش بدوش  
 گلاب از خواندش رائحه گلاب بمشام می خورد و از ملاحظه حرکات  
 رنگینش کیفیت شراب دست می دهد بختگی های وضعتش مطبوع و حاضر  
 جوایش پیش همه کس منظور و مسموع نکته فهم است و سخندان خوش نغمه  
 است و مسلم نغمه بجان فرد

محو کدام آئینه سیما شود که  
 آئینه خانه ایست دو عالم ز روئے تو  
 رمضان خیالش چو صبح عید رمضان رنگ از دلها می برد و نغمه  
 در سواد خاطر معاشران اثرهای کار در محفل که وارد می شود حکم عید گاه بهم  
 می رساند و بجهت که ورودش واقع می گردد رسم تنهیت بعل می آید و آید و آید  
 قدر دانست و شایق ادا فهم و نکته دان سنش مانع کرم اختلاط است  
 هوس پیش پایی خورد و کھولتش باعث خودداری پهلوا از تکلف خالی میکند  
 رحمان بانی از دھاڑی زاده باست سیاهی رنگش بمنزل تصویق  
 سیاه قلمی منظور صاحب نظران و رسائی رنگش بنبابه نشر نقصا باعث تحریک  
 رگ جاں خال روئے استعداد است و سرمره چشم اتحاد سوادش چو شام  
 کشمیر در نظر ما خوشنما و سیاهی نویش چو سیاهی آب حیات در مرد کھاروح افزا

سکناش شوئے آمیز و حرکاتش فتنه انگیز بہر محفل کہ وارد می شود خود را از لطف  
می دزد و از دست برد ہوس محفوظ بدر می جہد می گویند نامہ اش سر بسته است  
و ہر ش ناشکستہ

خطش نہ کردہ مانی بہ نقش بہر اداست

کہ ایں سیاہ قلم کار خوب استاد است

پنا یابی از تلافی مخصوصہ نعمت خان است و بلبل زبان او  
غزل خواں اگر قلم زمرد بہ تحریر و صفش مخترع شود می سنرد کہ سر سبزی بہا  
آہنگ و ابستہ صدائے اوست و تریاق مارگزیدہ بے فراق ساز و نوا  
او استقامت اوج گرانی بے نعمہ اش بہ مرتبہ کہ تافس بلند شود در حین شد  
و بد نعمہ صدایش بان تار شعاع آفتاب آسمان می پیوند و قدرت  
موشگاہیہ بے انداز نصر فاش بشاید کہ تاہم سلیم ادراک نماید گرہ بر تار ہوا  
می بندد آہنگ رسایش بان اندیشہ ذوالقول فلک پیمایا و نعمہ بلندش  
برنگ فکر مخم اوج کراتقریر دلپذیرش سند معاشرت پیشگان و ہمہ گفتگویش  
دستور العمل عشرت طرازان در ضمن ہر سخن لطیفہ رنگینی مضموم و در ادائے ہر حرف  
طینتے خاصے مدغم و مستتر حسن ادایش از حسن دیگران چپاں تراست  
و لطف مقالش از غنچ و دلال این و آن خوش آیند تر سامعہ کہ آشنائے  
آہنگش گردید از مسموعات دیگر مستغنی است و ذائقہ کہ متلذذ بہ نغمائے



نفاش گشت از چاشنی نوائے دیگران منزوی مقدش در همه جا اعزاز کتاب  
است و خواندش در همه حال عشرت آفتاب -

طوطی شاخسار خشنوائی کمال بانی صافی مشقش در موسیقی چون  
نامش باقصے غایت کمال است و ترمیش در رقص خوش ادائی بجمال عظمت  
و جلال مدته در محل بادشاهی بزم آرا بود و در حلقه نوا سنجی سخن سرادری و لا  
که از سواخه نادرشاهی مزاج بادشاه دین پناه از استماع ساز و نوا انحراف  
ورزیده و نغمه ارباب نغمه یک قلم مترک و موقوف گردیده باین تقریب  
صحبتش میسر آمد و الا ممتنعات عقله بود و خواندش موافق ضوابط کلاوت  
بچی هاست بسیار برنگینی و خرمی میخواند و سامعه را بدائر تو اجد می نشانند  
بیشتر خیال نعمت خان که منسوب به بادشاه غازیست استعمال می نماید  
و ابواب انبساط بر روی مشتاقان می کشاید بشابه مشتاق که اگر تکلیف صحبت  
روز و شب نمایند چون بلبل بهار غزل خوانست و برنگ قطعه چمن از ترزبانی  
خود گلشن خالی از تمکین و ادافیت از شوخیها آشناست و باعتبار آداب  
و آئین در امثال و اقوان مستثنی هر که طلبیده خط مستوفی برداشت و رقم لغتش  
بر لوح خاطر نگاشت -

سرمشق رنگین و پخته روانی او با بانی رنگینی بهار و پذیرش  
برنگ نیم بهار چمن آرائی انبساط و بهار آسنگی نغمات منظر تر گلده بند

رایحین ز بهشت نخل طایفه گوی سبیل پیش در عالم بدایت چون فکر اسیر لبریز شوخی  
 و رنگینی و نقایحهایش بسان نقل شراب در نهایت خوش مزگی نمیکینی حرکات و  
 سکناش همه موزون و مرغوب خرام و ادایش همه خوش اندام و خوش اسلوب  
 در عالم کبیت کشتی گیر و در فضائی خیال چون خیال نظیر بے نظیر طبعش الفت  
 پیر است و مزاجش بونا آشنا کنور که نهال نوخیز همین چمن است و موزونی قد  
 رشک سرگوشن مشوقه صاحبی میان محمد ماه است که سند معاشرت پیگان  
 اند و سرآمد جمیع بزم آرایاں اکبری بدولت خانه ایشان صحبتها منعقد  
 می گشت احتیاط و آبی محصل می گردید -

پینا و تنو مقدم این طایفه باعتبار حسن سرشار و کمال و جاهت و  
 حسن غنا و تناسب جراح و اعضا و منظور جناب بادشاهی بود و مورد عنایات  
 نامتنباهای اکنون بطور خود بزم آرائی مشتاقانست و رنگ افروز بهتہ تکلیف  
 آرزو مندان خراش میهن که بحركات قص آشنا گردید شور تخمین در نغمه بلند  
 میگرد و صدایش هرگاه که با وج کشید غلغل آفرین فضائی هوatanگی می نماید  
 رنگینی روزمره آیش سامعه را بگلگشت بهار میسر و قوم های شیرینیش و حقیقت  
 جزو محاوره است انون بخودی بگوش و لها میخواند خواندن خیال به نزاکت و انداز  
 که حوصله سامعه بفریاد می آید و بے اختیار بهار موشاں بدایره وجد و حال می  
 گرسنه چشمان راگ را از مایه صحبتش سیری و نادیدگان حسن را و ام اختلاطش

رہائی نہ علی الخصوص اپنو کہ بزور سرخیہ غنج و دلال لبان طرفہ خود جانہا راستا  
 میدہد و با عانت سامان حسن و جمال کہ شوخی فقرہ مستزاد اوست و قہما  
 رنگین ہند بہ ترجیع او نظم لہا را یہ بند می رساند بادائی کافر با جرئہائی  
 نگاہش قلم چون قلم نرگس حیرت ایجاد و بگزارش سخنہایش نال خامہ رنگ  
 فی بریز فریاد کیے از اسارایش گل دستہ بند رنگینی میرزائی میاں محمد ماہ اند  
 کہ باو الفت با و انتقا و صحبتہایش و دوازد دلغ زندگی برمی آورد و لاعنشی  
 بے وزہ دارد

رفیقم در زلفت حسرت از دل  
 چوں آئینہ برآیم جلوہ بسمل  
 بارے اگر وصال نباشد خیالی و گر تو رشید نہ باشد ہلالی۔ وصف العیش  
 نصف العیش۔















